بعون صانع بیچون و فضل خلاق ذوالمنن

الحمد للہ کہ درین اوان سعادت اقتران ۱۳۱۵ھ ۱۸۹۸ء
کہ یہ رسالہ متبرکہ مسمی بہ



از کوشش جناب عالم علم ربانی و واقف اسرار یزدانی زبدۃ الواصلین عمدۃ المحققین
حضرت صوفی مرزا احمد اختر صاحب فریدی ادام اللہ فیوضکم

در مطبع جنوبی سرکار واقع دہلی زیور انطباع یافت

بار سوم تعداد ۱۲۰۰
حق تصنیف بحق مطبع محفوظ ہیں
قیمت فی جلد

کتب قابل دید [illegible] جو [illegible] اور [illegible]

سیرۃ محمدیہ – یعنے حضرت محمد عربی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سوانح عمری اور تعلیمات – نبی اکرم صلعم کے زمانۂ پیدائش سے وفات تک کے مفصل اور مورخانہ سچے حالات – اسلامی دنیا کے ہر طبقہ کے علماء کا مختصر حال وغیرہ وغیرہ – بڑے بڑے سچی مورخوں کی دھواں دھار نکتہ چینیوں کا کافی وشافی جواب مصنفہ مولانا میرزا حیرت دہلوی

قیمت عہ

الفاروق حضرت امیر المومنین فاروق اعظم عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری

قیمت عہ

پیر نابالغ – اول ودوم حصہ جوانوں کی رندانہ طبیعت تو سب نے دیکھی ہوگی لیکن اس پیر نابالغ کی رنگین طبیعت نے آجتک جتنے رند اس دنیا میں پیدا ہوئے اور ہونگے سبکی رنگینی کا ٹھیکہ لیلیا ہے ممکن ہے کہ کوئی بجھی ہوئی طبیعت والا بڈھا ہے اور رقص نہ کرنے لگے – مصنفہ مولانا میرزا حیرت دہلوی –

قیمت ۸

الف لیلہ شہر زاد بطرز معروف **پرستان حیرت** ناول یہ اس الف لیلہ عربی کا چربہ اور باقاعدہ ترجمہ ہے جس میں خلیفہ ہارون رشید کے عہد میں تیار کی گئی تھی مشہورہ قصے جو ارد ترجموں کو نہیں ملے ہیں وہ اس الف لیلہ میں بطور ضمیمہ لگائے گئے ہیں تاکہ ناظرین کو الگ معلوم ہوویں تصویریں نفیس – خط پاکیزہ چھاپہ صاف – کاغذ بیز –

قیمت عہ

الف لیلہ دنیا زاد بطرز معروف **مشاطہ بغداد** ناول شائقین قصص جو الف لیلہ کی سیر کر چکے ہیں شہر زاد و دنیا زاد سے ضرور واقف ہو گئے ہونگے – ہاں اسقدر ہمیں فخر سے کہنا چاہئے کہ جو قصے دنیا زاد نے بیان کئے تھے وہ ابتک کسی کو دریافت نہیں ہوئے تھے – اس میں جسقدر قصص ہیں وہ بلا کے پر مذاق – پر درد ہیں پرمغز اور پر نتائج ہیں سچ تو یہ ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کی پر شوکت سلطنت کا اصلی فوٹو اور حقیقی انبالمدری کے بیشال انصاف کا بیان اور دیگر شاہان عالی ہمم کے پر تاثیر اور پرمزہ کا دیکھنے والا لطف اسکے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے –

قیمت عہ

سوانح عمری عمرو عیار معروف **فسانۂ حیرت** تمام دنیا کے دلچسپ فنون کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قیمت ۸

نوجوان ترک اور نو عمر یونانی خاتون کے عشق بلا انگیز کا دردناک حال یونان کی گذشتہ دولت و عظمت و جنگ کا مفصل تذکرہ – پدمنی اور عمرو عیار کی پاک صاف محبت کی حسرت خیز رام کہانی – محبت کا آتار چڑھاؤ – غرض جہانتک کہ مذاق – درد – ناکامی کی نوعیت اور فطرت ہے وہ سب اس ناول میں موجود ہے –

قیمت عہ

قصہ ٹھگ – یہ میر علی ٹھگ کے واقعات کا نوٹو ہے – اگر نیرنگی – عیاری – اُتار چڑھاؤ – فریب ملاحظہ کرنا ہو تو اسے ملاحظہ فرمائیے

تاج کامیابی – یہ بڑا دلچسپ ناول ہے – ناول کا ناول نصیحت کی نصیحت طلبہ و شائقین علم کیواسطے نہایت ہی مفید ہے – ایک عورت کا اپنے بچوں کو مسٹر علم کی نگرانی میں چھوڑ جانا – مسٹر علم کا انکو ایک مکان آراستہ کرنے کے لئے دنیا – آخر کار ایک مستقل مزاج محنت کش علم دوست فرمانبردار بچہ کا تاج کامیابی انعام میں حاصل کرنا – نہایت ہی دلچسپ ناول نصیحت آمیز ہے –

ناول مسعود – مصنفہ حضرت [illegible] میرزا [illegible] صاحب دہلوی قابل دید [illegible] مذاق –

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعْمَائِہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی خَاتَمِ اَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الْفَانِیْنَ فِی الْحَقِّ بِفَنَائِہٖ وَالْبَاقِیْنَ بِبَقَائِہٖ اما بعد ملتمس ہے احقر العباد خاکپائے درویشان احمد اختر فریدی خلف اکبر حضرت میران شاہ محمد دارا بخت ولیعہد حضرت ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ طیب اللہ مرقدہما وبرد اللہ مضجعہما کہ جب یہہ ناکارہ خانمان آوارہ تحریر رسالہ ساہوسما چار اور تذکرۃ الفقرا فریدی اور معالجات مجربہ بالاسمار الٰہیہ اور رسالہ کلید حکمت وقرابادین ویدک وقرابادین سلطانی وچند المعالجات سے فارغ ہوا تو مطالبات واصطلاحات صوفیہ اور ترکیب اذکار واشغال برائے ہدایت وتعلیم برخورداران میرزا محمد شاہ ومیرزا مسعود شاہ ومیرزا محمود شاہ زاد اللہ علمہم وعمرہم بزبان مروجہ تحریر مین لاکر نام اس مختصر کا **مطالبات اصفیہ** رکہکر چار فصلون پر تقسیم کیا **فصل اول** مین مطالبات اصفیہ **فصل دوسری** مین اصطلات صوفیہ کا بیان ہے **فصل تیسری** مین وہ ادعیات ہین کہ جنکو حضرات صوفیہ کے کسی ایک فریق نے واسطے برکت ہر ایک کار کے ابتدا مین پڑہنی مقرر فرمائی ہین۔ اور خاتمہ مین چند رباعیات حضرت شاہزادہ دارا شکوہ قادری قدس اللہ سرہ العزیز کی لکہی گئی ہین۔ **فصل اول مطالبات اصفیہ** مین۔ اس فصل مین مطالب بحروف ہجی بسوال جواب تحریر ہین پس س سے اشارہ سوال اور ج سے اشارہ جواب کا ہے۔ **حرف الالف** س ادب کیا ہے ج وہ تمیز کرنا مرتبہ حق اور بندہ کا ہے س انانیت کیا ہے ج وہ عالی ملکیت ہے اوپر جوارح اور لطائف کے وہ اگر انتہا سے سیر الی اللہ ہے یہی ہے حق ورنہ عبد اور نزدیک بعض کے وہ رجوع بہدایت اور اخلاص ہے باوجود تعین کے س ایمان کی کیا تعریف ہے ج عالم کو معدوم بالذات جاننا س اسلام کیا ہے ج وہ پانا عینیت حق کو مین غیریت مین س انسان کامل کسے کہتے ہین ج انسان کامل وہ ہے کہ جسنے عروج ونزول اتمام کو پہنچایا ہو س امانت کیا ہے ج وہ اسرار الٰہی ہے س الوہیت کیا ہے ج وہ تقاضائے فنا عالم ہے عین بقا اسکی مین اور بقا اوسکی عین فنا اسکی ہین س ارادت کیا ہے ج وہ تجلی موجود ہے س اعیان ثابتہ کسے کہتے ہین ج مراد اس سے صورت اسمار الٰہی ہے س احسان کیا ہے ج وہ تحقیق عبودیت تماشائے ربوبیت ہے

س اسم کیا ہے ج وہ لفظ ہے ایک کہ دلالت اوسکی اوپر ذات کے ہے باعتبار صفات چنانچہ حی القیوم
س اسماء ذاتی کے صفات بیان کرو ج اسماء ذاتی وہ ہیں کہ غیر مین نہ پائے جاوین س اسماء صفاتی کیا ہین
ج وہ وہ ہین کہ غیر مین پایا جانا اونکا ممکن ہو س اسماء افعالی کیا ہین ج وہ وہ ہین کہ پایا جانا اونکا
اوپر وجود غیر کے موقوف ہو س اسم اعظم کیا ہے ج وہ وہ ہے کہ جمیع صفات کمال کا جامع ہو س
ایتہ الاسماء کیا ہے ج وہ منتہائے مقام قلب ہے س افق اعلے کیا ہے ج وہ منتہائے مقام روح ہے
س احوال کیا ہے ج وہ واردات ہے حق کی طرف سے بندہ پر کہ بخشش محض سے ہو یا جزاء اعمال
صالحہ سے یا پاکی نفس سے س احدیت کیا ہے ج وہ اعتبار ذات کا ہے ساتھ اسقاط صفات کے س
احدیت الجمع کیا ہے ج وہ اعتبار ذات ہے بلاحظ اسقاط او راثبات کے ہے س ایجاد کیا ہے ج وہ ظہور
وجود موجود ہے اعیان ممکنات مین س الہام کسے کہتے ہین ج وہ خطرات رحمانی ہین کہ دل مومن پر
نزول ہوتے ہین اور کلام حق ہے بے واسطے س القا کیا ہے ج وہ ظہور عالم غیب ہے دل مومن پر س
استجلا کسے کہتے ہین ج وہ ظہور ذات ہے ممکنات مین س اوتار کیا ہے ج وہ چہار ولی ہین چار جہات
عالم مین عبد القادر جنوب مین ۔ عبد المرید شمال مین ۔ عبد العلیم مغرب مین ۔ عبد الحی مشرق مین کہ محافظ
ہفت اقلیم ہین س افراد کیا ہے ج وہ اولیاء ہین مانند اقطاب کے نہ وہ زیر دائرے قطب ہین ۔ نہ
قطب اونپر متصرف ہے س اعتقاد کیا ہے ج وہ ایک صورت علمی باطنی ہے دل مین بوجود شنیات
کے اور سبب ادخال اسکا شنیدنا اخبارات صوفیہ کبار کا یا صحبت کامل وقت کی پس جبکہ اعتقاد درست
ہو جاتا ہے تو دل محبت دنیا و دون سے خالی ہو جاتا ہے اور دیدہ البصر نور یقین سے روشن اور منور
ہوکر مکشف ہو جاتا ہے س ادب حضرت ربوبیت بیان کرو ج جان لو کہ ادب بہی ثمرۂ محبت
او تخم محبت چاہئے کہ جسقدر سالک کمال کو پہنچے محبت حضرت محبوب بہی زیادہ ہو جیسا کہ حضرت
عثمان حیری نے فرمایا ہے اذا صحت المحبت ما کدت علی المحب ملازمت الادب یعنی
جس بندہ کے دل مین محبت الہی راسخ ہوتی ہے اسکا اہتمام مراعات ادب بحضرت عزت زیادہ ہوتا ہے
س ادب حضرت رسالت کیا ہے ج نزدیک اہل تحقیق اور عرفان صدیق کے تحقیق ہے کہ دوست
دوست کا دوست ہوا کرتا ہے اور چونکہ دوست کے دوست کو دوست رکھنے تحقیق وہ دوست
اپنے نفس کا ہے محبوب کا کسواسطے کہ جو محب صادق ہوتا ہے مراد اور مراد نفس سے صاف ہوکر مین

اپنے کو دوست پر فدا کرتے ہین اور مراد دوست کو اپنی مراد پر مقدم رکھتے ہین بلکہ آپ کچھہ مراد
نہین رکھتے الا مراد محبوب پس نزدیک اہل ایمان کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب آن
ہین محبت خدا کی تقاضی ہے اور محبت رسول مقبول کے جس جگہہ محبت ہے برعایت ادب حضرت
محبوب لازم ہوگی پیا عموما اہل ایمان اور ارباب کشف پر مس آداب مرید پیر کے بنا تہہ کیونکہ ہین جو
رعایت ادب صحبت شیخ تمام جہان سے زیادہ لازم تر ہے سوائے آداب حضرت حق و حضرت رسالت
بقول صاحب عوارف رحمۃ اللہ علیہ آداب پیر مرید پر واجب ہے جو مرید صحبت شیخ مین مؤدب رہتا ہے
شیخ کے دل مین اسکی محبت ہوتی ہے اور وہ منظور نظر رحمت آلہی ہوتا ہے اور اللہ تعالی مرید مؤدب
کو رحمت اور عنایت اپنی سے اپنے بندون کے دل مین عزیز کر دیتا ہے۔ ادب کی پندرہ قسمین ہین۔
اول اعتقاد تصرف شیخ بتربیت اور ارشاد و تادیب و تہذیب مین پیر کو دوسرے پر ترجیح ہے جو شخص کہ
اس رستہ سے خلاف ہوجاتا ہے احوال شیخ کی اوسمین تاثیر اور سرایت نہین ہوتی طالب کو چاہئے کہ فتح لباب
ملازمت اور خدمت شیخ مین جانے۔ **دوسری** یہہ کہ خدمت پیر مین جان تک عزیز نکرے خدا چاہے
تو مقصود کو پہونچے اگر مشائخ کبار مرید کا امتحان یہی کرتے ہین جیسا کہ ابوعثمان حیری اور خواجہ ابوحفص کا
معاملہ گزرا ہے پس مرید کو آداب پیر مین ہر گز خطرات کو دخل دینا نہ چاہئے۔ **تیسری** یہہ کہ حکم عدولی
مرشد کی نکرے ہمیشہ مستلم اور راضی رہے کیونکہ جوہر ارادت اور محبت سوائے اس طریق کے روشن
نہین ہوتی اور اعتبار صدق سوائے اس معیار کے معلوم نہین ہوتا جیسا کہ کلام اللہ مین حق سبحانہ
تعالی شانہ نے فرمایا ہے **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا
يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا** ۔ **چوتھی**۔ ترک اعتراض ہے چاہئے
کہ کسی طرح ظاہر و باطن مجال اعتراض کی اوپر تصرفات شیخ کے نہ دے **پانچوین** یہہ کہ کوئی کار دینی یا دنیوی
جزوی یا کلی بے ارشاد مرشد کے کبھی شروع نکرے۔ **چھٹی**۔ یہہ کہ پیر کے اخلاق اور علم اور عبادات کو
حقیر نہ جانے اور جس کام سے شیخ کراہت کرے مرید اوسپر اقدام نکرے۔ **ساتوین**۔ یہہ کہ رجوع کرنا
ہے اگر اسکو کشف خواب یا بیداری مین ہو علم شیخ سے رجوع کرے۔ **آٹھوین** یہہ کہ ہر وقت منتظر
کلام شیخ کا رہے کہ کیا فرماتا ہے اور زبان شیخ کو واسطہ کلام حق جانے اور یقین کرے جو شخص یہ اپنی
عادت کر لیتا ہے وہ عوائد اور فوائد کلام شیخ سے محروم نہین رہتا ہے۔ **نوین** یہہ کہ صحبت پیر مین آواز بلند

نہ بولے کہ نہایت بے ادبی ہے۔ **دسوین**۔ منع کرنا نفس کا ہے تبسط سے یعنے شیخ کے آگے ہنسی مذاق نکرے کہ یہہ بہی خلاف ادب ہے اور باب فیض مسدود ہوجاتا ہے۔ **گیارہوین**۔ جبتک شیخ کسی معاملہ مین اپنی طرف متوجہ نہو عرض ومعروض نکرے اور پیش از مکالمت مرشد کلام کرنا بہی داخل بے ادبی ہے **بارہوین**۔ یہ کہ محافظت حد مرتبہ نگاہ رکہنا اور جو حال کہ پیر پہ پوشیدہ ہو اوسکو انکشاف نکرے اور ضرورت سے زیادہ بات نکہے کہ اس مین فائدہ نہین بلکہ ضرر متصور ہے اور احوال اپنا ضرورت سے زیادہ نہ پوچہے جیسا کہ فرمایا ہے **لَا تَسْئَلُوا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ**۔ **تیرہوین**۔ پوشیدہ رکہنا اسرار مرشد کا ہے چاہئے کہ ہر حال اپنا شیخ کہ مرید سے پوشیدہ رکہتا ہو اگر مرید از راہ کرامات وواقعات وغیرہ سے اطلاع پاوے اوسے افشا نکرے کیونکہ اخفا بنظر مصلحت دینی یا دنیوی ہوا اسکے اظہار سے فساد پیدا ہو۔ **چودہوین**۔ یہ کہ اسرار اپنا شیخ سے نہ چہپاوے اور جو کرامت موہبت کہ حق سبحانہ تعالےٰ ارزانی فرماوے بہ تصریح تمام عرض کردے ورنہ فتوح اور استمداد شیخ مسدود ہوجاتی ہے اظہار کرنے سے فوراً عقدہ کشائی ہوجاتی ہے۔ **پندرہوین** یہ کہ جو کچہ شیخ سے نقل کرے موافق فہم مستمع کے چاہئے اور وہ بات کہ جس مین دقت اور باریکی ہو کہ مستمع اسکی حقیقت کو نہ پہونچ سکے نکہے۔ **ص** آداب مرید کہ شیخ کے ذمہ ہین بیان کردہ بعد درجہ نبوت کے نیابت کے درجہ سے بہتر کوئی درجہ نہین دعوت خلق باحق بطریق متابعت رسول علیہ السلام ہے اور مراد شیخ سے یہی نیابت ہے شیخ کو چاہئے کہ زنگ شرک وبدعت مرید کے دل سے پہلے دور کرے کہ انوار جمال احدیت اسکے دل مین منعکس ہون اور محبت الہی پیدا ہو آداب مرید جو شیخ کے ذمہ ہین وہ بہی چندہ ہین **اول** تخلیص نیت **دوسرا** معرفت استعداد یعنی اسے اللہ کی طرف رغبت دلاوے اور تعلیم کرے۔ **تیسرا**۔ یہ کہ مرید کے مال کی طمع نکرے اگر مرید مال اور املاک سے یکبارگی متنفر ہوکر شیخ کے سپرد کرے اور اسے کسی طرح کا ہوش نرہے اسوقت شیخ کو اجازت ہے مگر وہ مال کل اپنے ہی صرف مین نہ لاوے بلکہ محتاج اور یتیمون کو گوشہ نشینون کو بہی دیوے۔ سبحان اللہ ہمارے شیخ بالکل مال مریدونکو جائز نہین رکہتے بلکہ خود مریدون کی امداد فرماتے ہین۔ **چوتہا**۔ یہ کہ شیخ قطع خطوط اور قطع تعلقات ظاہری کرے کہ صدق مرید زیادہ ہو اور جو کچہ کہ فتوحات ہو قدر ضرورت سے زیادہ مساکین کردے۔ **پانچوان**۔ یہ کہ قول وفعل شیخ کا یکسان ہو اور غنا پہ فقر کو ترجیح دے یا دونون کو برابر جانے۔ **چہٹا**۔ یہ کہ اگر مرید کے کار فقر مین کچہ خلل واقع ہو

سوم

چہارم

ششم

ہفتم / ہشتم / نہم / دہم / یازدہم دوازدہم / سیزدہم / چہاردہم / پانزدہم

تو متنفر نہو بلکہ باردگر تعلیم فرماوے۔ **ساتوان**۔ یہ کہ تصفیہ کلام کرے اور شوائب ہوا سے پاک
رہے تاکہ مرید مین اثر منفعت ظاہر ہو۔ **آٹھوان**۔ یہ کہ جب مرید سے بات کہے دل اپنا خدا سے
مشغول کرے۔ **نوان**۔ یہ کہ اگر مرید سے کوئی بات مکروہ دیکھے تو اُسپر سختی نکرے بلکہ اشارتاً
سمجھاوے۔ **دسوان**۔ یہ کہ اسرار اور معاملات اور مکاشفات مرید کے معلوم کرے اونکی محافظت
مین رہے۔ **گیارہوان**۔ یہ کہ اگر مرید سے قصور ہو جاوے تو اُسے معاف کردے۔ **بارہوان**
یہ کہ تقاضا حقوق مرید سے نہ کرے۔ **تیرہوان**۔ یہ کہ خلوت اور جلوت توزیع اوقات مین کوشش
کرے۔ **چودہوان**۔ یہ کہ خود نفل زیادہ پڑھا کرے اور مرید سے پڑھواوے۔ **پندرہوان**
یہ کہ حاضر وغائب مرید کی بدخواہی نکرے نہ اُسے بددعا دے اور نزول رحمت کا امیدوار رہے۔
س اعمال کیا ہے ج مراد عمل سے اس جگہہ مبانی اسلام ہے وہ ادائے کلمہ شہادت اور صلوٰۃ
اور روزہ اور حج اور زکوۃ ہے اور معنی اس کلام کے قید کرنا نفس کا ہے اور قبول کرنا احکام
الٰہی کا۔ **حرف الباء**۔ س بصیرت کیا ہے ج وہ روشنی دل کی ہے نور پاک سے کہ اوسکی
قوت سے حقایق اشیاء یعنی کثرت عین وحدت مین دیکھتے ہین س برزخ کیا ہے ج وہ
پردہ ہے درمیان دو چیز کے جیسا کہ مثال جہان ارواح اور اجسام کے ہے س برزخ جامع
کیا ہے ج وہ تعین اول ہے۔ س برق کیا ہے۔ ج وہ ایک چمکارۂ نور ہے کہ جبتک سالک
کے دل پر چمکتا ہے طرف سیر الی اللہ کے کھینچتا ہے س بقا باللہ کیا ہے۔ ج وہ شہود ہے
اس طرح پر کہ غیر نظر مین نرہے۔ س بقا بعد فنا سے کیا مراد ہے ج وہ حصول مکارم
اخلاق ہے ساتھہ اُن اوصاف کے کہ اپنے تئین حق کے ساتھہ مسلم جانے اور ذلت اور عجز
نظر مین رکھے اور کثرت کو وحدت پر پاوے س بقا کیا ہے ج وہ دیکھنا عالم کو معدوم
اور دیکھنا حق کو موجود اور عالم برویت حق و برویت اشیاء کہ حجاب نہو س باطل کیا ہے ج
باطل سے مراد عدم ہے۔ س بسط کیا ہے ج وہ شہود حق ہے بہمہ اشیاء س بعد کیا ہے ج
وہ جہل اور غفلت ہے۔ **حرف التاء**۔ س توحید کیا ہے ج سمجھنا احدیت ذات کا بفرق اور
جمع کے کہ خودی درمیان سے اُٹھہ جاوے س تلوین کیا ہے ج وہ پکڑنا سالک کا ہر صفت کا
پکڑے اور ہونا اُسکا تابع حال کے س تمکین کیا ہے ج وہ قرار سالک ہے باتصاف اسماء وصفات

بیچ شہود اور ذات کے اور صاحب اختیار ہونا س توحید علمی کیا ہے ج شہود وید حق مین اور فہم
مین عالم جانے۔ س تعین کیا ہے ج اول ذات حق کہ اُس مین اپنے تئین اور عالم کو اجمالاً
پاوے اوسکو حب ذاتی اور ظہور اول اور حقیقت محمدی بہی کہتے ہین۔ س تعین ثانی کیا ہے
ج وہ ذات کہ اوس مین اپنے تئین اور عالم کو بہ تفصیل پاوے اوسکو حقیقت انسانی کہتے ہین۔
س تصرف کیا ہے ج وہ حاصل کرنا اخلاق نیک کا ہے موافق اخلاق خدا کے جیساکہ فرمایا ہے۔
تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ س تحقیق کیا ہے۔ ج مراد اس سے ظہور حق ہے بصور اسماء تجلی ظہور
نفس رحمانی کہ ظہور وجود باسم نور بیچ صور اسماء کے ہے۔ س تجلی کیا ہے۔ ج وہ ظہور ہے کہ
کہ اوپر دل سالک کے نازل ہوا سے انوار غیبی بہی کہتے ہین۔ س تجلی صور کیا ہے ج مراد اس سے
پردۂ خودی اور دوئی سے باہر آنا ہے۔ س تفرید کیا ہے۔ ج یعنی غیر حق نظر سے ڈال دینا
اور حق کو بحق دیکھنا۔ س تصفیہ کیا ہے۔ ج یعنے غیر حق کو دل مین جگہ نہ دینا۔ س تزکیہ
کیا ہے ج وہ پاک کرنا نفس کا ہے اُس کے عیبون سے۔ س۔ تعین کیا ہے۔ ج وہ نسبت
عقلی عدمی کہ محل ظہور وجود ہے حضرت عالم مین بمقابلہ علم کے ثابت ہوتا ہے۔ س تشبیہ کیا ہے
ج وہ اسم ظاہر ہے باعتبار تمثیل اور تجلی کے صور اعیان مین حسب تقاضائے صفات کے۔ س
تنزیہ کیا ہے۔ ج وہ لطافت اسم باطن کہ مجرد ظہور سے ہے باعتبار کنہ ذات کے۔ س تفرقہ
کیا ہے ج وہ دیکھنا کثرت کا ہے اور نہ دیکھنا حق کا۔ س توجہ کیا ہے ج وہ اپنے کو عدم اور
حق کو موجود جاننا۔ س تنزل کیا ہے ج وہ مراد مراتب ظہور نفس رحمانی سے ہے۔ س
تسلیم کیا ہے ج وہ سپرد کرنا نفس کا ہے اپنے خدا کو۔ س تفکر کیا ہے۔ ج وہ توجہ بصیرت ہے
صورت معنی سے۔ س توبہ کیا ہے۔ ج وہ پھیرنا منہ کا ہے ہستی خودی اپنی سے۔ س توکل
کیا ہے ج وہ رکھنا نظر کا ہے اوپر غیر حق کے۔ س تمیز کیا ہے ج وہ تمیز کرنا ہے عینیت
اور غیریت بیچ۔ س تجرید کیا ہے ج مراد اس سے ترک اغراض دنیوی ہے یعنے مجرد حقیقی وہ
ہے کہ تجرد دنیا سے طالب عوض کا ہو بلکہ اسکے باعث تقرب الٰہی حاصل ہو اور تفرید لازم تجرید
ہے یعنے وجود اپنے کو غرق مشاہدہ دیکھے۔ س تمکین اور تلوین کیا ہے ج تمکین عبارت ہے دوام کشف حقیقت سے
بسبب استقرار قلب کے محل قرب مین اور تلوین اشارہ ہے بتقلب قلب میان کشف اور احتجاب کے۔

حرف الجیم - س. جمع کیا ہے - ج یعنے دیکھنا حق کا کثرت مین یعنے از روے وجود سب کو یکسان سمجھے - س. جمع مع الفقر کیا ہے - ج یعنے دیکھنا حق کا کثرت خلق مین اور کثرت خلق کو وحدت مین - س. جمع الجمع کیا ہے ج وہ حق کو حق مین اور خلق کو خلق مین دیکھنا ہے س. جمع شہود کیا ہے ج یعنے دیکھنا حق کا ہے بے دید خلق کے س جنت الاعمال کیا ہے ج. وہ جنت ظاہری ہے کہ حور و قصور اور لذات اور نعمات سے معمور ہے اور واسطے پرہیزگارون اور عاشقان صادق کے ہے س جنت الوریہ کسے کہتے ہین ج وہ جنت نفس ہے کہ اخلاق نیک سے پُر ہے س جنت الصفات کیا ہے ج وہ جنت منوی ہے یعنے دل کہ تجلیات اسماء صفات سے معمور ہے س جنت الذات کیا ہے - ج وہ جنت روحی ہے کہ مشاہدہ جمال ذات ہے - س جمال کیا ہے ج وہ تجلی حق ہے یعنی حق کو مشاہدہ رایت ربی دیکھنا - س جلال کیا ہے ج وہ تجلی قہاریت جمال ہے بے مشاہدہ کے س جمعیت کسے کہتے ہین - ج وہ جمع لانا ہمت کا ہے بتوجہ الی اللہ کے س جلال ظہور کیا ہے ج وہ ظہور ہے خاص ذات مقدس کا س جبروت کیا ہے ج وہ مرتبۂ واحدیت ہے مقام کثرت اسماء اور صفات مین - س جسم کیا ہے - ج وہ ظہور حق ہے بے روح یعنے جسم محض کہ مرکب ہے ہیولا اور صورت سے - **حرف الجیم فارسی** - س چشت سے کیا مراد ہے ج چشت نام قصبہ ہے ولایت خراسان مین کہ اولیاء اللہ مثل حضرت خواجہ ابو احمد ابدل چشتی اور خواجہ ابو محمد چشتی اور خواجہ ابو یوسف چشتی خواجہ مودود چشتی قدس اللہ اسرارہم اُس قصبہ مین ہوئے ہین مرید اس خاندان کے چشتیہ کہلاتے ہین - **حرف الحاء حطی** - س - حال کیا ہے ج وہ ایک بھید ہے کہ بے واسطے عمل کے درود پاوے عنایات حق سے س حقیقت محمدی کیا ہے ج وہ وحدیت صورت مین مغلوبیت ذات اور شہادت صورت مین موجودیت ذات - س حقیقت حق کیا ہے ج وہ ہستی ہے کہ عین ذات مطلق ہے س حقیقت عبد کیا ہے ج وہ نیستی ہے کہ اسم با مسمے ہے س حقایق کیا ہے ج وہ جمع ہے حقیقتون کی س حقایق الٰہی کیا ہے ج وہ اسماء و افعال ہے س حقایق کیانی کیا ہے ج وہ اسماء انفعالی ہین واسطے سمجھنے حقایق اشیا با وصف و خواص اور احکام اور نظام موجودات اور ارتباط اسباب با مسببات کے اور تعمیل موافق

حرف الجیم

حرف الجیم فارسی

حرف الحاء

اسکے س حقیقۃ الحقایق سے کیا مراد ہے ج وہ ذات حق ہے س حجۃ الحقایق کیا ہے
ج مراد اس سے انسان کامل ہے س حروف عالیہ کیا ہے ج وہ اعیان ثابتہ ہے س
حُبِ اصلی کیا ہے ج محبوب خود محب ہو جاوے س جبروت دوام کیا ہے ج وہ ثبات
ہے عین جمع احدیت مین یعنی وہ حالت کہ ہیبت ورود تجلی کبریائی اوپر سالک کے واقع
ہوتی ہے س حقیقت کیا ہے ج وہ وہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام مشاہدہ فرماتے ہین اور
اونکی قلب پر وارد ہوتی ہے س حق کیا ہے ج حق موجود کو کہتے ہین س حق الیقین کیا
ہے ج وہ وہ ہے کہ عین الیقین سے ملتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے س حواس مظاہر کیا ہے
ج وہ جائے ظہور دل ہے جزئیات عالم مین و حقایق ایزاد وہ کچھہ کہ آپس مین ترکیب پایا
اور کیفیت اوسکی۔ حرف الخاء خطرہ کیا ہے ج وہ وہ خطرہ ہے کہ دل مین گذرے
اور دل کو ایک طرف سے دوسری طرف مایل کرے س خلق کیا ہے ج وہ جدید فیض
وجود ہے کہ ہر دم باعیان پہونچتا ہے اگر منقطع ہو اعیان معدوم اور لاشئے ہوتے ہین۔
س خدمت شیخ سے کیا مراد ہے ج شیخ سے مراد ہے س خلا کیا ہے ج وہ تحقیق عبد بصفات
حق ہے خاتم النبوت کیا ہے ج وہ وہ ہے کہ عالم مین ایک ہو اور نہ مرتبہ عروج اوپر ذات
کے کرے جیسے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ س خاتم الولایت کیا ہے ج وہ وہ
ہے کہ خوبی دین اور دنیا کی اوپر اُسکی ذات کے موقوف ہو اور انتظام اُسکی موت سے
ابتر ہو جاوے اور قیامت برپا ہو وہ صاحب زمان ہے س خود شناسی کسے کہتے ہین۔ ج
یعنی معلوم کرنا اپنے معدوم بالذات اور آئینہ ظہور اور نسبت عکس بہ شخص خارجی دنیا کے
س خلوت کسے کہتے ہین۔ ج وہ مراد گوشہ نشینی اور صبر اور قناعت اور شکر اور عدل اور
تواضع سے ہے۔ س خلیفہ کسے کہتے ہین ج قطب وقت کو کہتے ہین کہ نام اُسکا عبد اللہ
ہے اور امامان دو وزیر اُسکے ہین وزیر یمین عبد الرب کہ ناظر ملکوت ہے اور وزیر دوم
جانب یسار عبد الملک ہے کہ ناظر عالم انسان ہے اور خلیفہ اُسے بہی کہتے ہین کہ جو اپنے پیر کی
طرف سے اجازت یافتہ ہو اور پیر اُسے اپنا نائب گردان لے۔ س خرقہ کی تعریف بیان
کرو ج خرقہ جملہ رسوم موضوعہ صوفیہ کبار سے ہے وہ ایک لباس معہود کہ مشائخ ہدایت

تصرف اور احوال مریدون مین اسے مستحسن جانتے ہین۔ اور یہہ بہی مشہور ہے کہ خرقۂ فقر درگاہ
رب العزت سے جناب رسالت مآب خاتم المرسلین کو عنایت ہوا اور حضرت نے وہ خرقہ حضرت
امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو دیا بہر صورت اس مین بہت سے فوائد ہین اور یہہ مزاحم
سنت بہی نہین ہے دوسرے یہہ کہ جیسے کہانے پینے اور مکان مین لذت ہے ایسے ہی ملبوسات
مین بہی لذت ہے جسوقت ملبوسات مین تغیر عادات ہوتے ہین تو گویا دوسری عادات کے بہی بدلنے
کی امید ہو جاتی ہے اور خرقہ صورت ظل ولایت شیخ ہے مرید کے بدن پر اور شیطان سایۂ ولی
ولایت سے بہاگتا ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے ان الشیطان لیفر من ظل عمر۔ اور خرقۂ
مرید مین اظہار تصرف شیخ کا بہی فائدہ ہے اور خرقہ کی دو قسم ہین۔ خرقۂ تبرک۔ اور خرقۂ ارادت۔
خرقۂ ارادت وہ ہے کہ شیخ بنفوذ نور بصیرت اور حسن فراست احوال مرید اور آثار حسن سابقہ
اور صدق ارادت طلب حق مین جب دیکہہ لیتا ہے خرقہ عنایت کرتا ہے۔ اور خرقۂ تبرک وہ ہے
کہ بسبیل حسن ظن اور نیت اوسکی درست دیکہہ لیتے ہین خرقہ عنایت کرکے واسطے اتباع شریعت
اور محافظت اہل طریقت کے وصیت کردیتے ہین۔ خرقۂ تبرک سے یہہ بہی مراد ہے کہ جیسے بنیاد
سنت نبوی سمجھکر بیعت کر لیتے ہین اور پوشاک پیر کی سی اختیار کرتے ہین۔ اور خرقۂ ارادت وہ
کہ جو تارک ہوکر فقر و فاقہ اختیار کرے مگر خرقہ ارادت طالب صادق کو دینا چاہئے اور بعضے
مشائخ خرقۂ ولایت بہی کہتے ہین تو وہ ہے کہ جب شیخ مرید کو عاشق صادق اور محب واثق اور
صاحب راز و نیاز دیکہہ لیتا ہے اور سمجہہ لیتا ہے کہ اس نے تکمیل علم الٰہی کی کی اور آثار ولایت
ظاہر ہوگئے تب خرقہ عنایت کرکے اپنی نیابت مین قبول فرماکر کسی طرف واسطے ہدایت خلق
کے بہیجتا ہے۔ س خانقاہ اور اسکے فائدے بیان کرو ج خانقاہ ایک محل ہوتا ہے واسطے
سکونت صوفیون کے کہ وہ مشابہ ہے بمقام صفہ کے کہ زمانہ رسول خدا مین صفہ نام ایک مقام
تہا مدینہ شریف مین کہ اس مین محتاج اور مسافر بے یار و دیار اترا کرتے تہے چنانچہ اصل خانقاہ
اوپر وضع صفہ کے ہے اور اس سے بہی زینت اسلام ہے اور اسکی بنا مین کئی فائدے ہین ایک
یہہ کہ محل نزول اون فقرا کا ہے جو سکن نہین رکہتے۔ دوسرے یہہ کہ بسبب مساکنت کے خانقاہ
مین صوفیون کے بایکدیگر اجتماع اور صحبت بیشتر رہتی ہے ایک کا پرتو ایک پر پڑتا ہے اور عبادۃ

خصائص اور رسوم اہل خانقاہ

اچھی طرح ہوتی ہے اور بہ سبب برکت انفاس اُنکے بلا ہائے ارضی وسماوی اُس آبادی کی کہ جس مین خانقاہ ہے اور خدمت فقرا کی ہوتی ہے دفع ہوتی ہین ۔ تیسرے یہہ کہ ایک ایک کا نگران حال رہتا ہے اور تہذیب اخلاق اور اعمال مین اور اقوال وافعال کی درستگی مین کوشش کرتے ہین ۔ بس خصائص اور رسوم اہل خانقاہ بیان کروں ۔ اہل خانقاہ سے دو فرقہ ہین ایک مسافران دوسرے مقیمان ۔ مگر رسم صوفیون کی یہہ ہے کہ سفر مین جب ارادہ نزول خانقاہ کا کرتے ہین تو قبل از عصر منزل پر پہونچتے ہین اور اگر وقت تنگ ہوجاتا ہے کسی مسجد یا سرائے مین نزول کرتے ہین دوسرے روز بعد نماز صبح قصد خانقاہ کرتے ہین پس چاہیے کہ جب خانقاہ مین پہونچے دو رکعت نفل تحیت المکان گذارے بعدہ اہل خانقاہ سے سلام اور مصافحہ کرے اور خدا توفیق دے تو واسطے مقیمان کے کہانے کی کچھہ چیز لیجاوے اور بات کرنے مین سبقت نکرے بے پوچھے کچھہ نہ کہے اور تین روز تک خانقاہ سے باہر نہ نکلے سوائے حوائج ضروری کے بلکہ کہین زیارت کو بہی نہ جاوے تا ہیات باطن اور تغیرات عوارض سفر سے یکسو ہوجاوے اور اہل خانقاہ سے دوستی ہوجاوے جب تین روز گذر جاوین جب باجازت اہل خانقاہ باہر جاوے اور اونکی مرضی کے موافق رہے اگر ارادہ قیام کا ہو تو کوئی خدمت اپنے واسطے مقرر کرائے اگر اوقات اوسکی مشغولی بعبادت ہو تو ہر کار سے بہتر ہے اور سیاحی مین دیکہا ہے کہ اہل خانقاہ مسافرون کی عزت اور دلجوئی کرتے ہین اور اُسے حقارت سے نہین دیکہتے اور خانقاہ سے اُسے نہین نکالتے اگر اُنکو مسافر سے ضرر بہی پہونچتا ہے تو وہ مدارا کرتے ہین اور عیب پوشی کو کام فرماتے ہین ۔ زمانہ رسول خدا مین ایک اعرابی نے مسجد مین پیشاب کیا چند صحابہ نے اُسے نکالنا چاہا حضرتؐ نے فرمایا کہ جگہہ دہو ڈالو اور اعرابی سے نہایت مہربانی سے پیش آئے پس جو اُنکے تابعین ہین وہ بہی ایسا ہی کرتے ہین اگر مسافر سے حرکت ناشائستہ وقوع مین آوے اور بے حرمتی خانقاہ کی ہو پس پہلے اُسے کہانا کہلاوین پہر نہایت نرمی اور دلبری سے اُسے باہر نکالین اور مقیمان اہل خانقاہ تین طائفہ مین ۔ اوّل اہل خدمت ۔ دوم اہل صحبت ۔ سوم اہل خلوت ۔ اہل خدمت وہ ہوتے ہین کہ جو مسافرون کی خدمت کرتے ہین اور فائدہ دارین اُٹھاتے ہین ۔ اہل صحبت وہ ہوتے

ہین کہ جنکے افعال واقوال سے لوگون کو فائدہ ہوتا ہے اور جو اہل خلوت ہوتے ہین وہ سب سے
بہتر ہین۔ اور بعضے اہل خانقاہ سے توکل اختیار کرتے ہین بعضے کچھ کسب کرتے ہین اور بعضے
دریوزہ گری کرتے ہین واسطے الفراغ عبادت اور خدمت مسافرون کے نہ واسطے کاروبار
دنیا کے اور بقول صاحب عوارف تا ممکن اہل خانقاہ بایکدیگر ظاہر و باطن مین موافقت رکھتے
ہین اور مخاصمت کو راہ نہین دیتے اور صوفی حقیقی وہی ہوتے ہین کہ ہمیشہ تصفیۂ قلمین کوشان
رہتے ہین اور حسد اور بغض وعداوت اور غرور اور طمع اور خیانت کو اپنے دل مین راہ نہین
دیتے بلکہ دیانت وامانت داری اور ساتھہ اقتضائے شریعت اور پابندی طریقت اور رضامندی
مرشد اور عبادت حق کی عمر عزیز کو بسر کرتے ہین۔ پس خرقہ کیا ہے جو وہ لباس فقر ہے پس
خرقۂ ملونہ کیون اختیار کیا ہے جو خرقہ ملون بجہت صلاح قبول ادراو صاف اور تفریح خاطر
اہل معاملات اور مراقبات کے واسطے محافظت جامۂ سفید اور اشتغال بغسل اُسکے تمام مستحسات
مشایخ کی ہے کس واسطے کہ حضرات ہمیشہ استغراق اور طاعات مین رہتے ہین اُنسے عمامی
جامۂ سفید اچھی طرح غیر ممکن ہے کیونکہ جسقدر وقت اُسکی صفائی مین صرف ہوا اُسی قدر اوقات
مین فرق پڑتا ہے اسواسطے جامۂ رنگین اختیار کیا ہے اور یہہ رسم بہی قدیمی ہے اور نہ کوئی کبہی
معترض ہوا۔ اور بعض کے نزدیک صوفیہ اس رنگ کا لباس پہنتے ہین جو مناسب حال اُنکے
ہوتا ہے رنگ سیاہ وہ اختیار کرتے ہین کہ جو درپے دور کرنے ظلمات صفات نفس کے رہتے ہین
اور ہمیشہ طلب حق مین اوقات گذارتے ہین اور بعضے وہ ہین کہ جو ظلمت وجود سے پاک ہوچکے
ہین اور جنہون نے ظلمت نفس سے کلی خلاصی نہین پائی اُنہین جامۂ سیاہ مناسب نہین ہے
اور جامۂ سفید بہی اُنکے مناسب حال نہین بلکہ اُنکے لایق رنگ ازرق ہے کیونکہ وہ رنگ
مرکب ہے نور اور ظلمت اور صفا اور کدورت سے اور جامۂ سفید اُنکے لایق ہے کہ جو کدورت
نفس سے خلاصی پاچکے ہین حضرات صوفیہ مین تین فرقہ ہین اول مبتدی اُنکا حال ترک اختیار
کرنا ہے شیخ کے ساتھہ پس اُنکو کوئی چیز ملبوسات اور اکل وشرب سے بے اجازت شیخ کے جائز
نہین مقصد میرا یہہ نہین ہے کہ نہ کچھ کہاوے نہ پہنے بلکہ مقصود یہہ ہے جیسے بعضے قلندر جو
ترکہ والف اور بعضے گدڑی یا کمل یا کوئی رنگ اپنے واسطے اختیار کرلیتے ہین یا کل چیزین

یعنے کہانے کی چیزین سب چہوڑکر کوئی نقط دودہ پینے لگتا ہے کوئی بہل پتے جنگل کے کہانے لگتا ہے بے حکم شیخ کے نکرے۔ اور فریق دوسرا متوسط حال انکا اختیار کرنا ترک با حق ہے انکو خصوصیت ایک لباس یا ایک رنگ کی نہین ہے جیسا مقتضائے وقت ہو عمل مین لاوے فریق تیسرا منتہیان ہے یہہ باختیار حق مختار ہین جو کچہہ یہہ اختیار کرین مختار حق ہو ۔ مرید کو چاہیئے کہ زمام اپنے اختیار کی شیخ کامل صاحب بصیرت کے ہاتہہ مین سپرد کرے جو وہ مناسب وقت اور مناسب حال تجویز کرے کیونکہ مشائخ مثل اطبا کے ہین کہ امراض طبائع مریدان مختلف ہے جیساکہ معلوم کرتے ہین اُسکے موافق تصرفات باصواب سے اصلاح فرماتے ہین۔

س معرفت کیا ہے ج علم بشر سے علم ذات حاصل کرنا ہے ۔ **حرف الدال مہملہ**۔ س دل کیا چیز ہے ج وہ ایک لطیفہ جامع اسرار ملک اور ملکوت ظل روح انسانی کا کہ درمیان اس روح اور نفس کے مقام اُسکا ہے س دوزخ کیا ہے ج دوزخ نفس امارہ کو کہتے ہین کہ لطف الٰہی سے پیدا ہوا اور پہرجائے ظہور اُسکے قہر کا ہوا س دلق کیا ہے ج وہ لباس فقر ہے ۔ دلق پوش فقرا کو کہتے ہین ۔ **حرف الذال**۔ س ذوق کیا ہے ج وہ شہود حق ہے با حق عین جمع مین س ذات کیا ہے ج ذات منسوب الیہ اسماء اور صفات کو کہتے ہین س ذات واجب کیا ہے ج وہ وجود مطلق کہ ہستی محض ہے۔ س ذات عبد کیا ہے ج وہ عدم امکانی ہے س ذوالعین کیا ہے ج حق کو عین ظاہر اور خلق کو باطل جاننا ۔ **حرف الراء** س ربوبیت کیا ہے ج وہ طلب بقائے عالم ہے واسطے ظہور اسماء حق کے س رجا کیا ہے ج وہ مراد طلب احدیت حق سے ہے س ریاضت کیا ہے ج وہ مطابعت کرنا شرع شریف کا اور صفا اور شہود حق حاصل کرنا۔ س رب الارباب کیا ہے ج وہ اسم اعظم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اُسکے ہین ۔ س روح انسانی کیا ہے ج روح انسانی روح قدس کو کہتے ہین کہ وہ نور محمدی اور جوہر اول اور تجلی ذاتی اور بیچون وبے چگون ہے کہ ہردو عالم سایہ اُسکا ہے س روح حیوانی کیا ہے ج وہ جوہر نورانی ہے مجرد یعنے وہ ایک جسم ہے لطیف درمیان روح انسانی اور نفس کے بصورت بدن تمام بدن مین موجود اور ظہور روح انسانی اور روح طبعی اور روح

حرف الدال

حرف الذال

حرف الراء

نباتی اور نفسانی پر توا سکا ہے۔ **حرف الزاء معجمہ** ۔ س زاہد کسے کہتے ہین۔ ج ۔ زاہد سے وہ شخص مراد ہے کہ جسنے اپنے نفس کو کبر و کینہ اور بغض اور ضد اور غیبت سے پاک کیا ہے س زہد کیا ہے ج وہ تعلقات دوئی کا دور کرنا ہے س زکوٰۃ کیا ہے ج وہ طہارت نفس ہے۔ **حرف السین مہملہ** ۔ فنائے عبد کیا ہے ج وہ فنائے عبد ہے شہود حق مین س سر ربوبیت کیا ہے ج وہ ظہور رب ہے اعیان مین س سالک کیا ہے ج وہ توجہ دلی ہے حق کیطرف اور تنزل سے ترقی کی طرف رجوع کرنا جیساکہ اسم ظاہر سے باسم باطن ترقی کرے س سالک مجذوب کیا ہے ج سالک مجذوب اُس شخص کو کہتے ہین کہ جو تمام موجودات کو ہستی اور افعال وصفات حق دیکھے س سالک فانی کیا ہے ج وہ وہ ہے کہ ذات اُسکی جیسے کہ تھی فانی اور معدوم ہو س سماع کیا ہے اور کیسا ہے ج سماع کو حضرات صوفیہ احسن سمجھتے ہین کیونکہ انسان کے اندر ایک لطیفہ ہے وہ ترقی پکڑتا ہے بوجہ خوش الحانی اور مذاق کے جو مذاق کہ طالب مدت کی ریاضت مین پیدا کرتا ہے وہ آناً فاناً حاصل ہوتا ہے اسی واسطے تعریف سماع مین کہا ہے کہ اس سے لطیفہ قوۃ پکڑتا ہے اور خیالی قوۃ بڑھتی ہے اگر صاحب ذوق ہے مستی اور شوق بڑھاتا ہے اور اگر اہل دنیا سے ہے تو قوۃ بہیمیہ یعنے قوت باہیہ بڑھتی ہے مگر اس مین بہت مفاد ہین جسکو شوق ہو وہ تصنیف امام حجۃ الاسلام دیکھے۔ اور بعض انکار کرتے ہین کہ یہہ رسم متاخرین ہے متقدمین نہین ہے مگر یہہ فقیر کاتب الحروف اُنکی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ اس مین کئی فائدے ہین ایک یہہ کہ صاحب ریاضت اور مجاہدت کو کثرت معاملات کے سبب سے ایسا ہوتا ہے کہ ملال قلب پیدا ہو جاتا ہے اور قبض اور یاس بہی ہو جاتی ہے اُس سے قصور احوال اور فتور اعمال ہونے لگتا ہے پس مشائخ کبار نے واسطے دفع اس عارضہ کے کہ یہہ ایک ترکیب روحانی ہے سماع اصوات طیبہ سے کہ وہ عارضہ جلد رو بصحت لاتا ہے **فائدہ** دوسرا یہہ کہ سالکون کو اثنا رسیر اور سلوک مین بسبب ظہور اور استیلا رصفات نفوس مین واقعات اور حجابات بہت بڑھتے ہین اس سبب سے مزید احوال اُنپر سد ود جاتے ہین اور بسبب طول فراق کے اشتیاق ہین اور حدت شوق مین کیقدر کمی ہو جاتی ہے تو الحان طیبہ اور اشعار توحیدیہ اور شوقیہ اور نعتیہ اور عشقیہ سے تحریص

بیان سماع

فائدہ سماع

فرماتے ہین **فائدہ** تیسرا یہہ کہ اہل سلوک کو کہ حال انکا سیر سلوک ...بند بہ محبت محبوب ہین
ہنوز انجام کو نہ پہونچا ہوا اثنا سماع ہین ممکن ہو کہ رمح مفتوح ہوا ور لذت خطاب ازل اور
عہد اول پانے اور طائر روح ایک لغفہ کے ساتھہ ہستی ندامت حدوث اپنے سے دست بردار
ہوا اسی طرح سے سماع کے بہت فائدے ہین اس مختصر مین تحریر کی گنجایش کہان ہے **س** سماع
کے آداب کیا ہین ج اول خلوص نیت دوسرے یہہ کہ سبب اگر مطلوب نفسانی ہوا اس سے احتراز
واجب ہے اگر داعیہ صدق اور ارادت اور وا سطے مزید حال اور شمول برکت جمع کی ہو
اور جمع مین بہی شیخ یا مقتدے ہو تو حضور اسکا غنیمت ہے یا اہل سماع اخوان موافق طبیعت
صافی عاشق واثق اور طالبان صادق ہون تو ایسی صحبت کو غنیمت سمجہنا چاہیے اگر ایسا نہو
تو پرہیز کرنا واجب اور اگر دل واعیہ صدق اور طلب مزید حال ہو بعد مین شائبہ نفسانی آجاوے
تو خیال نیت اول پر کرنا چاہئے مگر شائبہ نفسانی دور کرنے کی کوشش کرین اور اس سماع مین
تصور شیخ بہت مفید ہوتا ہے اور حاضرین کو چاہئے کہ باادب بیٹہین اور آپس مین مکالمت نکرین
اگر کسیکو حالت ہوا اور وہ کہڑا ہو جاوے تو تعظیماً سب کہڑے ہو جاوین بلکہ اون کو زیادہ حرکت
ندین مگر علمار جو زیادہ تر مجلس سماع مین جانے سے رکتے ہین وہ اسواسطے ہے کہ ہر جگہہ شرائط
سماع کا پورا ہونا اور اخوان سمع کا موافق طبع ہونا اور شیخ کامل کا موجود ہونا اور شائبہ نفسانی
کا نہ آجانا غیر ممکن ہے۔ **س** سیر کیا ہے ج وہ دل کی توجہ ہے حق کی طرف **س** سیر
الی اللہ کیا ہے ج وہ منازل نفس سے بنہایت مقام دل کے پہنچنا کہ مبدا تجلیات ہے **س**
سیر فی اللہ کیا ہے ج وہ صفت کیا گیا ہونا ہے ساتھہ صفات حق کے کہ مقام روح ہے **س**
سیر باللہ کیا ہے ج وہ ترقی ہے بجمع احدیت کہ یہی مقام ولایت ہے۔ **س** سیر عین اللہ کیا ہے
ج فنا سے گذر کر مقام بقا کو پہونچنا ہے **س** سرقدر کیا ہے ج وہ اختلاف اعیان ہے ازل
مین **س** سیر وطیر کیا ہے ج نقل کرنا ہے ایک حالت سے دوسرے مقام پر **س** سر ظہور کیا
ہے ج وہ کیفیت اسمی ہے۔ **حرف الشین معجمہ**۔ **س** شاہد او جود کیا ہے ج وہ ایک جسم
ہے کہ چونی اور چگونگی سے منزہ ہے واجب اور غیر ممکن اور ممتنع مین۔ **س** شواہد الاسمار کیا ہے
ج وہ اشیاء عالم باختلاف احوال وافعال واوصاف ہے جیساکہ مرزوق شاہد رزق ہے

س شواہد التوجہ کیا ہے ج وہ تعینات اشیا رہے س شواہد الحق کیا ہے ج مراد اس سے مشاہدہ کرنا دقایق عالم کو باحق یعنی حق کے ساتھہ س شیخ کسے کہتے ہین ج جو شخص شریعت اور حقیقت مین مرد کامل ہو اوسے شیخ کہتے ہین س شریعت کیا ہے ج وہ طریقہ اقوالی یا افعالی ہے واسطے وصول اے اللہ کے معرفت بہی وقت کے س شاہد کیا ہے ج وہ حضوری دل کی ہے اثر مشاہدہ یا علم لدنی سے س شرک کیا ہے ج وہ نقطہ وحدت کے ٹکڑے کرنا اور ایک نہ جاننا ہے س شجرۂ زیتونیہ کیا ہے ج وہ جسم نورانی ہے کہ سوائے نام اولیت کے حد و نہایت نرکہے س شوق کیا ہے ج وہ شہود حق بتجلیات ہے اور اپنے کونابود اور حق کو موجود جاننا س شجرہ پیر کیا ہے ج اسکی تفصیل اس طرح پر ہے کہ اسمار اشیار تاثیر سے خالی نہین ہین پس شجرہ پیر گویا ایک آلہ ہے طالب صادق کے واسطے اُسکے پڑہنے اور سننے اور پاس رکہنے سے نزول رحمت الٰہی کا ہوتاہے اور مشاہدہ سے تجلیات نورانی فائز ہوتے ہین اور ظاہر اوہ ایک کاغذ ہوتا ہے کہ اس مین شیخ اپنا نام اور اپنے پیرون کانام لکہکر مریدون کو دیتا ہے۔ حرف الصاد مہملہ۔ س صورت کیا ہے ج وہ ایک جوہر ہے کہ ہیولہ مین دکہائی دیتا ہے یعنے تجلی رحمانی کہ صورت بالقوہ کو فعل مین لاکر اپنے تئین اُس حال مین دیکہے س صوفی کسے کہتے ہین ج صوفی وہ ہوتا ہے کہ جو حفاظت دل کی کرے خیالات ماسوی اللہ سے س صوفی ابن الوقت کسے کہتے ہین ج صوفی ابن الوقت وہ ہوتا ہے کہ تفکرات ماضی اور مستقبل سے پاک ہوکر حاضر وقت ہو س صوفی ابوالوقت کیا ہے ج وہ تعینات مین بہی تصرف کرتا ہے س صوفی الوقت کسے کہتے ہین ج وہ وہ ہوتا ہے کہ جو مشاہدہ حق کرے بغیر حق کے یعنے مشاہدہ سوائے اللہ نکرے س صبر کیا ہے ج وہ ثابت رہنا ہے محبت اور طلب الٰہی مین س صدق کیا ہے ج مراد صدق سے ایک فضیلت ہے سچی نفس آدمی مین یعنے محبت خدا اور رسول اور اہل اللہ کا دل مین راسخ ہونا اور ظاہر و باطن مکارم اخلاق سے پُر ہونا پس جسمین یہہ صفات ہونگے اُسے صادق کہین گے۔

حرف الطار مہملہ۔ س طمانیت کیا ہے ج وہ نفس کا قرار پکڑنا ہے ساتھہ پروردگار اپنے کے اور مجاہدہ اور ریاضت کی انتہا بہی یہی ہے کہ انبیا بہی اُسکی خواہش کرتے ہین پس

حرف الصاد مہملہ

حرف الطار مہملہ

حتیٰ تطمئن قلبی کو دیکھو اور یہہ بہی ارشاد ہے یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً حرف الطّار۔ س ظل اللہ کیاہے ج انسان کامل کو کہتے ہین۔ س ظلی کیاہے ج وہ وجود اضافی ہے کہ صور اعیان سے ظاہر ہے س ظل کیاہے ج وہ نور ہے نہ ملاہوا ظلمت سے اور نسبت اوسکی ممکنات مثل نسبت آئینہ کہ مقابل اشیاء کے ہے س ظلمت کیاہے ج وہ وہ ہے کہ نہ خود مدرک ہے اور نہ کسی کے ادراک مین آوے س ظالم النفس کیاہے ج وہ وہ ہے کہ بار گران کو بے سمجھے بوجھے اپنی جان پر لے اور نزدیک بعض کبار کے وہ وہ ہے کہ جو خواہشون نفس کو پورا نکرے بلکہ اُسکے فنا ہونے مین کوشش کرے س ظل سبحانی کیاہے ج مراد اس سے ظل اللہ ہے۔ حرف العین مہملہ س عارف کسے کہتے ہین ج عارف صاحب نظر ہوتاہے اور حق تعالےٰ اُسے بذات و صفات و اسماء و افعال وجوہر حکمت عطا کرتاہے س عارف الوجود کیاہے ج وہ وہ ہے کہ جو چونی اور چگونگی سے منزہ ہو اور واجب اور ممکن اور ممتنع کو بہ تفصیل پہونچا کہ اُسے نور اور روانش اور نفس مطلق اور روح انسانی بہی کہتے ہین س عارف رند کیاہے ج وہ وہ ہوتے ہین کہ جو باطن مین واصل حق ہون اور صاحب ولایت اور قطب وقت آور ظاہر مین طریق ملامتیہ رکہتے ہون جیسے حضرت شاہ حسین دوڑالاہوری اور حضرت شاہ سرمد دہلوی اور کبیر صاحب وغیرہ س عبادت کیاہے ج وہ ذلیل کرنا نفس کا بدرجۂ غایت اور تعظیم کرنا اپنے رب کی اور فنا کرنا آپکو اثبات حق مین س عدم کیاہے ج وہ اصناف وجود علمی ہے ساتہہ امرکن کے س عکس کیاہے ج وہ تجلی حق ہے حسب لیاقت ہر شئے کے اور ظہور اشیاء کا موافق صور انتہا کے س علم لدنی کیاہے ج وہ علم حقایق باطنیہ ہے بصحت نسبت عبدی اپنے رب کے ثابتہ جیسا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب زدنی کی دعا کیا کرتے تہے س عروج کیاہے ج وہ اجسام سے بمثال اور اوس سے بارواح اور اس سے باسماء پہونچنا اور دوامدیت مین فانی ہونا۔ س عین اللہ وعین عالم کیاہے ج مراد اس سے مرد انسان کامل ہے س عینیت کیاہے ج وہ اعتبار ہستی ہے س علم الیقین کیاہے ج وہ قرار دل ہے علم ذوقی سے کہ زوال پذیر نہو۔ س

عشق کیا ہے ج وہ ایک امر ہے معنوی پردون صور مین کہ اُسے خزینہ محبوب کہتے ہین۔
س عنباد کیاہے ج وہ مظاہر ارباب تجلیات اسمار الٰہی ہین س علم کیاہے۔ ج اختیار
کرنا ترکیب کا اور چہوڑ دینا تدابیر کا ہے **حرف الغین معجمہ** س غیب کیاہے ج غیب
سے مراد تجلی ہے س غیب مطلق کیاہے ج ہویت ذات اور کنہ ذات اور سر ذات کو کہتے
ہین س غوث کسے کہتے ہین ج قطب وقت اور قطب المدار اور قطب الاقطاب کو کہتے
ہین س غیریت کیاہے ج وہ تعین ہے از روے نسبت عدمی کے س غرق کیاہے۔ ج
وہ استغراق سالک ہے بہ مشاہدہ ذات کے **حرف الفا** س فصل الوصل کیاہے ج
وہ عروج سالک ہے تنزل مین س فیض اقدس کیاہے ج وہ تجلی ذاتی ہے کہ اعیان
کو شہود سے حضرت علم مین قرار بخشے س فقر کیاہے ج وہ ترک فضولات دنیوی ہے اور
ملنا خدا کا ہے س فقیر کی کیا تعریف ہے ج فقیر کے چار حرف ہین ف سے فنا کرنا اپنے نفس
کا ق سے قناعت قبول کرنا تھوڑے اور بہت کسی سے یاد الٰہی مین مصروف رہنا ر
سے ریاضت کرنا اور ریا سے پرہیز کرنا بہی ہے۔ **حرف القاف** س قناعت کیاہے
ج وہ عبارت وقوف نفس سے اور قانع رہنا تھوڑے اور بہت پر۔ **حرف الکاف**
س کلام الٰہی کسے کہتے ہین ج کلام الٰہی اُسے کہتے کہ نبیون اور پیغمبرون پر بذریعۂ جبرئیل
علیہ السلام آیا کرتا تہا کہ جسکو وحی کہتے ہین پچھلے نبیون پر یہہ کلام اُترا تہا کہ نام اُن کتب کا
یہہ ہے انجیل۔ توریت۔ زبور۔ اور بہت سے صحائف اور نبیون پر اُترے تھے اور ہمارے
پیغمبر آخر الزمان خاتم المرسلین محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر قرآن شریف نازل ہوا تہا۔ اور اُسکو کہتے ہین کہ جو کسی کے کلام مین نہ مل سکے اور کوئی مثل
اوسکے نہ بنا سکے چنانچہ خود قرآن شریف پکار رہا ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ فَلْيَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن
مِّثْلِهِ اور اس قول کو دیکھو کہ جیسا قرآن شریف مین ارشاد فرمایا ہے قولہ تعالےٰ۔ قُل لَّئِنِ
اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ یعنے حضرت صلعم کی طرف مخاطب ہو کر حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ کہدے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم سب اگر کل انسان اور جنات بہی جمع ہو جاؤ تو بہی اس

قرآن شریف کے مثل ایک آیت بھی نہ لاسکوگے - حرف اللام سے لقا کیا ہے جو دیدار الٰہی ہے فرمایا اللہ صاحب نے کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ - حرف المیم سے معرفت کیا ہے جو مراد اس سے پہچاننا ذات اور صفات الٰہی کا بیچ صورت کے جیساکہ ارشاد ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ - مگر معرفت بے علم کے محال اور علم بے معرفت کے وبال سے معرفت نفس کیا ہے جو نفس لفظ دو معنی پر ہے کبھی ایسا کہتے ہین کہ اس سے ذات اور حقیقت اُس چیز کی مراد ہے جیساکہ کہا جاتا ہے کہ فلان چیز بہ نفس خود قائم ہے اور کبھی اوپر نفس ناطقہ کے اطلاق کرتے ہین کہ وہ مجموعۂ خلاصہ لطائف اجزائے ترکیب بدن ہے کہ اُسے روح حیوانی اور روح طبعی کہتے ہین اور وہ نور کہ اُن پر فائز ہو روح انسانی ہے پس اس نور کے ساتھہ ورود الہام ہوتا ہے جیساکہ کلام اللہ مین وارد ہے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا - پس معرفت نفس کی صفات کیا ہے جو - نفس معدن صفات ذمیمہ ہے اور مکر و فریب سے پر اور خواہش کرنے والا طرف لذات اور نفاق کے یہہ صفت اسکی بغیر زہد اور محبت الٰہی کے دور نہین ہوسکتین پس معرفت الٰہی بہ معرفت نفس کیونکر ہے جو بعد از معرفت الٰہی کے شریف تر اور نافع معرفت نفس انسانی سے اور نہین ہے پس معرفت روح کیونکر ہے جو کلام الٰہی سے اُسکی تعریف ثابت ہے جیساکہ ارشاد فرمایا وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ - پس معرفت دل کیا ہے جو وہ معارج جمال ازلی ہے اوصاف اوسکے حد تحریر سے زیادہ ہین کہ یہہ غواصی کرنے والا ہے بحر معرفت کا پس معرفت سر و عقل کیا ہے جو اس مین اختلاف ہے - بعض حضرات صوفیہ کے نزدیک سر لطیفہ ہے لطائف روحانی سے محل مشاہدت کا جیساکہ روح لطیفہ ہے محل محبت کا اور دل لطیفہ ہے محل معرفت کا اور نزدیک بعض کبار کے سر نہ جملہ اعیان سے ہے بلکہ جملہ معانی سے ہے اور مراد اس سے ایک حال ہے چھپا ہوا درمیان بندہ کے اور خدا کے کہ غیر کو اسپر اطلاع نہین ہوتی اور سر ایک بھید ہے کہ اُسے سر السر اور خفی بھی کہتے ہین اور عقل ترجمان روح کی ہے - پس معرفت خاطر کیا ہے جو وہ تمیز اور تفصیل غوامض علوم سے ہے اور دریافت کرنا فوائد اور

حرف اللام حرف میم

عوائد اور تنزلات اور دقائق واسطے تحصیل معرفت کے اور ترقی ہمت اور معرفت اور مرتبہ
کے بڑھانے کے۔ **حرف النون**۔ س نفی کیا ہے ج نہ دیکھنا اپنا اور اثبات دیکھنا خداوند
کریم کا کیونکہ ہرگز خودبین خدابین نہین ہوتا بلکہ چاہئے کہ نفی کنندہ خود نفی ہوجاوے —
حرف الواو معدولہ۔ س وجد اور وجود سے مراد کیا ہے ج وجد سے مراد ایک درد ہے
کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارد ہوتا ہے چنانچہ حضرت جنید بغدادی رح نے فرمایا ہے۔ اَلْوَجْدُ
اِنْقِطَاعُ الْاَوْصَافِ عِنْدَ سِمَتِهِ الذَّاتِ بِالسُّرُوْرِ۔ یعنے وجد وہ جملہ اوصاف وجد
منقطع ہون ایک حالت مین کہ ذات اُسکے بسرور موسوم ہو اور حضرت ابو عباس عطار فرماتے
ہین۔ اَلْوَجْدُ اِنْقِطَاعُ الْاَوْصَافِ عِنْدَ سِمَتِهِ الذَّاتِ بِالْحُزْنِ۔ اور وجود سے مراد
ہے کہ وجود واجد غلبہ نور شہود موجود مین غائب اور ناچیز ہوجاوے بس واقعات اہل
خلوت بیان کرو ج اہل خلوت کو کبھی کبھی اثناء ذکر و استغراق مین ایسا اتفاق پڑتا ہے
کہ محسوسات سے غائب ہوتے ہین جیساکہ سونے والے کو حالت نیند مین ہوتا ہے کہ کچھ خبر
نہین رہتی پس صوفی اسے واقعہ کہتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حالت حضوری مین بھی
ایسا معاملہ پیش آتا ہے کہ اُسے مکاشفہ کہتے ہین س ولایت کی کے قسمین ہین ج تین قسمین
ہین ایک یہہ کہ شخص ولی ہو نہ وہ اپنے سے خبردار ہو نہ خلقت اُسے جانتی ہو۔ دوسرے اولے
وہ کہ خلق تو اُسے ولی جانتی ہو اور وہ اپنے کو ولی نہ جانتا ہو۔ تیسرا وہ کہ خلقت بھی اوسے
جانتی ہو اور وہ بھی اپنے کو جانتا ہو ایسا ولی خدا تعالے کو ہمیشہ اپنا متولی سمجھتا ہے اور
اوسکی یاد مین بسر کرتا ہے اور ہر وقت ڈرتا ہے کہ کہین یہہ مکر نہ ہو اس خیال مین ہمیشہ
بدرگاہ جناب باری گریہ وزاری اور عجز و انکساری مین رہتا ہے اور بہت خائف
رہتا ہے فقط ایسے ہی لوگون کی شان مین حق تعالے فرماتا ہے۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ
اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ **فصل دوسری اصطلاحات نظم
مین**۔ یعنے مشایخ متقدمین نے اپنے دیوانون مین لکھا ہے۔ **حرف الالف**۔ س
آزادی کیا ہے ج نزدیک حضرت خواجہ یادگار کے آزادی مقام محو ذات عاشق ہے تقلید
ذات مین س ایمان کیا ہے ج نزدیک حضرت خواجہ محمد پارسا کے ایمان مقدار دانش کو

حرف النون
حرف الواو
حرف الالف

کہتے ہین اور نزدیک خواجہ محمد یادگار کے مراد اس سے جاری کرنا اپنے ارادہ کا ہے سالک
پر س آب کیا ہے ج مراد اس سے وہ فیض ہے کہ جو عارفان فانی سے پہونچتا ہے س
ابرو کیا ہے ج مراد اس سے اشارۂ حجاب الوہیت اور عبودیت ہے اور اشارہ بقاب
قوسین بہی ہے س آشنائی کیا ہے ج مراد اس سے تعلقہ رفیقہ ربوبیت ہے کہ مخلوقات
مین ملا ہوا ہے مثل تعلق خالقیت کے ساتھہ مخلوقیت کے۔ حرف الباء س بیداری کیا ہے
ج مراد اس سے عالم محو ہے واسطے عبودیت کے س بوسہ کیا ہے ج بوسہ سے مراد تلذذ در رفاقت
ہے جسم کے ساتھہ کہ جسم مرکب روح کا ہے س بلبل سے کیا مراد ہے ج بلبل مراد عارفان
ربانی سے ہے کہ جو ہمیشہ ذکر حق مین شاغل اور نفس امارہ کی خواہشون سے غافل ہین۔
س بہار کیا ہے ج بہار سے مراد سالکون کا ذوق وشوق روحانی ہے س تبخانہ کسے
کہتے ہین ج تبخانہ اور میکدہ اور شرابخانہ ان سے مراد عارف کامل ہے اور نزدیک
بعض حضرات کے مراد ان سے مرشد کا گھر اور خانقاہ بہی ہے۔ اور نزدیک بعض کاملین
کے تبخانہ سے مراد عالم لاہوت ہے س بیگانگی سے کیا مراد ہے ج مراد اس سے استغنا
عالم الوہیت ہے کہ نہ کسی کی مثل نہ کسی سے قاصر ہے س بے ہوشی کیا ہے ج مراد اس سے
مقام طمث ہے اور صفات ذات حق مین محو ہونا س بنائے گوش سے کیا مراد ہے۔ ج
دقیقہ محبوب مراد ہے س بو کیا ہے ج مراد اس سے علاقۂ دل ہے بعالم حقیقت س
بت کسے کہتے ہین ج بت سے مراد مظہر ہستی مطلق ہے کہ وہ حق ہے اور نزدیک حضرت
فخر الدین عراقی اور شیخ فرید الدین عطار کی اور حضرت شاہ شرف بو علی قلندر کے
اور مغربی کے اور حضرت مولانا روم کی بت سے مراد تجلی غیبی ہے۔ س بت ترسابچہ
کیا ہے ج مراد اس سے حقیقت محمدی ہے س بیابان سے اس جگہہ مراد ایثار ہے۔
حرف الباء فارسی۔ س پژمردہ کیا ہے ج پژمردہ اس موانع کو کہتے ہین کہ جو
عاشق ومعشوق مین ہو لوازم آشنائی سے۔ حرف التاء۔ س تجلی شہودی کیا ہے
ج مراد اس سے ظہور وجود ہے کہ مسمی باسم نور ہے اور وہ ظہور حق ہے بصور اسماء اکوان
اور اکوان اسماء اللہ تعالے مین اور وہ ظہور نفس الرحمان ہے س ترک کیا ہے۔ ج

ج

مراد اس سے سیر مراتب عالیہ ہے کہ اہل دل اُسے پوشیدہ رکھتے ہین س توانا کیا
ہے ج مراد اس سے صفت فاعلی مختاری ہے س تونگری کیا ہے ج مراد اس سے
کمال مجمع صفات ہے باوجود قدرت ہونے اوپر ہر صفت کے س تاختن کسے کہتے ہین
ج مراد اس سے امر الٰہی ہے س ترک تار کیا ہے ج وہ جذبہ الٰہی ہے یعنی اگرچہ سالک
شاغلہ اور مجاہدہ بسیار کرتا ہے مگر کشود کار نہین ہوتا اور جذبہ الٰہی یکایک پہنچتا ہے تو
اُسے بمقصود پہنچا دیتا ہے س تاراج کیا ہے ج مراد اس سے سلب کرنا اختیار سالک
کا ہے جمیع اعمال ظاہری اور اعمال باطنی ہین س تُرک کسے کہتے ہین ج قاطع الطریق
کو کہتے ہین۔ **حرف الجیم** س جلال کیا ہے ج وہ احتجاب حق ہے بصیرتون سے اور
جلال سے مراد بعض حضرات استغنائے معشوق سے بھی لیتے ہین س جور کیا ہے۔ ج
مراد اس سے سالک کے دل کا پھرنا ہے عین عروج مین س جنگ کیا ہے ج وہ امتحان
الٰہی ہے س جام کیا ہے۔ ج مراد اس سے احوال ہے س جرعہ کیا ہے ج مراد اس سے
مقامات اسرار الٰہی ہین س جلیبا کیا ہے ج عالم طبعی کو کہتے ہین س جانفزا کیا ہے۔ ج
مراد اس سے صفت بقا ہے س جانان کیا ہے اور کسے کہتے ہین ج صفت قیومی کو کہتے
ہین کہ قیام جملہ موجودات کا اس سے ہے س جام کیا ہے ج مراد اس سے دل عارف
ہے کہ مشاہدۂ حق مین ظاہر ہو۔ اور احوال کو بھی کہتے ہین س جابلقا کیا ہے ج مراد اس
سے مقید ہے۔ **حرف الجیم فارسی**۔ س چشم سے کیا اشارہ ہے ج مراد اُس سے اشارہ
بہ شہود حق ہے س چشم ترک کیا ہے ج وہ سیر مراتب عالیہ ہے س چہرۂ گلگون سے
کیا مراد ہے ج مراد اس سے وہ تجلی ہے کہ جو خواب مین یا حالت بیخودی مین فائز ہوا
س چشم مست سے کیا مراد ہے ج مراد اُس سے سر الٰہی ہے۔ س چشم پر خمار سے کیا مراد
ہے ج مراد اُس سے پردہ سالک ہے بخلاف اہل کمال کے۔ **حرف الحاء** س حضور کیا
ہے ج حضوری مقام وحدت ہے س حجاب کیا ہے ج مراد اس سے صفات ذمیمہ ہے
س حسن کیا ہے ج مراد اُس سے جمعیت کمالات ہے اور نزدیک بعض حضرات کے مراد
اس سے وہ موانع ہے کہ جو عاشق کو معشوق سے باز رکھے نوعے معاملہ عشق سے۔ س

علامت کیا ہے ج مراد اُس سے وہ ظہور انوار ہے کہ از راہ مشاہدہ کے حاصل ہو تجرد مادہ
سے - حرف الخا س خزان کیا ہے ج مراد اُس سے بوئے معرفت ہے کہ عارفان مبتدی
کو پہنچتی ہے س خال کیا ہے ج مراد اس سے صفات اور لطف رب الودود ہے اور
نزدیک حضرت فخرالدین عراقی اور حضرت حافظ شیرازی اور حضرت بوعلی قلندر پانی
پتی قدس اللہ سرہم کے خال سے اشارہ نقطہ وحدت ہے س خط سے کیا مراد ہے - ج
اس سے مراد برزخ کبریٰ ہے کہ صفات میں واقع ہوئی ہو اور بعض حضرات کے نزدیک
اشارہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے س خرابات سے کیا مراد ہے -
ج مراد اُس سے مظہر فنا ہے اور عزلت خانہ مرشد کو بھی کہتے ہیں اور عارف کمال عالم
معانی کو بھی کہتے ہیں اور نیز مراد خرابی علم شریعت سے بھی ہے س خمار کیا ہے ج یہہ
مقام تکوین خاطر سالک ہے اور ظاہر ہونا پردون کثرت کا اوپر وحدت کے - س
خمار اور بادہ فروش کیا ہے ج مراد اس سے مرشد کامل ہے س خم کیا ہے ج مراد اس
سے موقف ہے س خال سیاہ کیا ہے ج مراد اس سے عالم ہستی ہے اور مراد عالم غیب
سے بھی ہے س خط سبز کیا ہے ج مراد اُس سے عالم برزخ ہے س خواب کیا ہے ج
خواب سے مراد اختیار کرنا فنا کا ہے افعال بشریت میں - حرف الدال س - دیوانگی
کیا ہے ج مراد اس سے مغلوبی عاشق ہے س دست کیا ہے ج مراد اس سے صفت
قدرت ہے س دہان کوچک کیا ہے ج یہہ صفت تکلمی ہے س دف کیا ہے - ج
مراد اُس سے طلب معشوق ہے س دین کیا ہے ج مراد اُس سے اعتقاد ہے س
دیر کیا ہے ج مراد اُس سے عالم انسانی ہے س دیدہ کیا ہے ج اشارہ طرف اطلاع
الٰہی کے ہے تمام حالات سالک پر س دلدار کیا ہے ج مراد اس سے صفت باسطی ہے -
س دل کشائی کیا ہے ج مراد اس سے صفت فتاحی ہے س دم کیا ہے ج مراد اس
سے ذوق وشوق دلی سالک کا ہے س دہان سے کیا مراد ہے ج مراد اس سے اسرار
الٰہی ہے اور نزدیک بعض کے مراد سر خفی سے ہے - حرف الذال - س ذوق
کیا ہے ج مراد اس سے مستی شراب عشق ہے کہ عاشق اُس کے نشے میں بالکل بیخود کردیتی ہیں

حرف الراء مہملہ س رُخ کیا ہے ج مراد اُس سے وہ تجلی ہے کہ مادہ مین ہو۔ س روئی کیا ہے ج مراد اس سے تجلیات ہے س روز کیا ہے ج مراد اس سے تابع انوار ہے اور بعض کبار کے نزدیک مراد اس سے کشف انوار ایمان اور عرفان حجاب جمالی ہے۔ س رز کیا ہے ج مراد اس سے محبت والی اور معرفت حق ہے س رقیب کیا ہے۔ ج مراد اس سے نفس امارہ اور حواس خمسۂ ظاہری اور باطنی ہے س رُخسارہ کیا ہے۔ ج مراد اس سے وحدانیت ہے س رند کیا ہے ج وہ وہ ہوتا ہے کہ شراب مستی فروش ہو اور نقد ہستی سالک کی لیتا ہو۔ حرف الزاء معجمہ س زندگی کیا ہے ج مراد اس سے قبول کرنا اقبال محبوبی کا ہے س زر کیا ہے ج مراد اس سے ریاضت اور مجاہدہ ہے س زنار کیا ہے ج مراد اس سے طاعت محبوب حقیقی کی ہے اور زلف سے بھی یہی مراد ہے اور نزدیک بعض کبار کے زنار سے مراد یکرنگی ہے دین ویقین مین س زاہد خشک کیا ہے ج مراد اس سے جاہل اور بے معنے کے ہین س زلف کیا ہے ج مراد اس سے تجلی جلالی ہے اور نزدیک بعض کے غیب ہویت ہے کہ کسیکو اسپر راہ نہین۔ حرف السین مہملہ۔ س ساقی کیا ہے ج مراد اس سے مرشد اور محبوب حقیقی ہے۔ س۔ سالک کیا ہے ج اُسے کہتے ہین کہ جو ممکن سے نکلکر واجب کی طرف ہو۔ س ساغر بطخانہ کیا ہے ج اُس چیز کو کہتے ہین کہ جس مین مشاہدہ انوار غیبی کرنے اور ادراک معانی ہو۔ س ساقی مطرب کیا ہے ج مراد اس سے ترغیب دینے والا اور فیض پہنچانے والا ہے س سماع کیا ہے ج مراد اس سے جگہہ مجلس سے ہے س سخن کیا ہے۔ ج مراد اس سے آشنائی بعالم غیب سے اور اشارہ ہے انبیاء سے بواسطہ وحی اور اولیاء کے سے بواسطۂ الہام کے س سبب زنخ کیا ہے ج مراد اس سے مشاہدہ ہے س ساعد کیا ہے ج مراد اس سے صفت قوت ہے س سلام کیا ہے۔ ج یہہ اظہار کسر نفسی کا ہے س سعادت کیا ہے ج مراد اس سے خواندن ازلی ہے س سرودی نفس کیا ہے ج مراد اس سے فارغ ہونا ہے س سیم کیا ہے۔ ج مراد اس سے تصفیہ ظاہر و باطن ہے۔ حرف الشین معجمہ س شقاوت

حرف الراء

حرف الزاء

حرف السین

حرف الشین

کیا ہے ج مراد اس سے رندان ازلی ہے س شب قدر کیا ہے ج مراد
اس سے عالم جبروت اور عالم مین بوجود کے ہے س شب کیا ہے ج مراد اس
سے عالم جبروت اور عالم عمی اور یہہ عالم خطی ہے مقتدر عالم حق اور عالم ربوبیت
مین س شب یلدی کیا ہے ج مراد اس سے انوار ہین کہ یہی سواد اعظم ہے س
شراب عیش کیا ہے ج مراد اس سے عیش ممتزج ہے کہ قریب عبودیت کے ہو س
شراب پختہ کیا ہے ج مراد اس سے عیش عبودیت مجرد اعتبار عبودیت کا ہے
س شراب خانہ کیا ہے ج مراد اس سے عالم ملکوت ہے س شیوہ کیا ہے ج - وہ
ہے بعض احوال مین کہ کبھی ہو اور کبھی نہو س شائل کیا ہے ج وہ اہتزاز رجا نسبت
اور جلالت سے س شکی کیا ہے ج مراد اس سے لوامع اور طوالع ہے س شوخی
کیا ہے ج مراد اس سے کثرت التفات ہے مادہ مین س شکل کیا ہے ج مراد اس
سے وجود ہستی حق ہے س شراب عشق کیا ہے ج مراد اس سے جذبہ محبت سالک
ہے - س شمع کیا ہے ج مراد اس سے پرتو انوار الہی ہے دل سالک پر س شاہد
کیا ہے ج مراد اس سے حق ہے باعتبار ظہور کے اسواسطے کہ حق بصورت اشیا
ظاہر ہے س شبنم کیا ہے ج مراد اس سے فیضان ہے کہ بتدریج سالک کے
دل پر مترشح ہوتا ہے س شمع اور کرشمہ کیا ہے ج وہ وہ پرتو کرشمۂ انوار
ہے کہ جو سالک کے دل پر ظہور دکہائے س شراب کیا ہے ج مراد اُس سے
لذت معرفت ہے - **حرف الصاد مہملہ** - س صبح کیا ہے ج مراد اُس سے
قبول اعمال اور عبادت ہے س صبا کیا ہے ج مراد اُس سے وہ مژدہ ہے کہ
جو عاشق و معشوق کے درمیان مین ہو اور نیز مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہے
اور صوفی کی تعریف فصل اول مین ہو چکی ہے - **حرف الطائے مہملہ** - س
طالب کیا ہے ج مراد اس سے وہ شخص ہے کہ طلب ہو ہیئت مین فانی ہو -
نہ امید بہشت مین - س طلب کیا ہے ج مراد اس سے ڈہونڈہنا حق کا ہے اندراہ
عبدیت کے س طامات کیا ہے ج اُس معارف کو کہتے ہین کہ عین سلوک مین زبان سالک

حرف الصاد

حرف الطاء

پر گذرے - حرف العین مہملہ میں عارف کیا ہے جو مراد اس سے سرایت ربی ابھی
ربی ہے اور نزدیک بعض کبار کے وہ شخص ہے کہ جو ذات اور صفات اور اسمار الٰہی کو مشاہدہ
کرتا ہو س عشق کیا ہے جو مراد اس سے ذات حق اور عالم جبروت ہے س عالم کیا
ہے جو عالم اسے کہتے ہیں کہ جو ذات اور صفات اسمار الٰہی سے آگاہی رکھتا ہو س
عاشق کیا ہے جو مراد اس سے شیفتۂ جمال وجلال الٰہی ہے بعد از طلب وجد کے۔
س علف کیا ہے جو مراد اس سے شہود ذات از روئے نفس ہے س عشرت کیا ہے
جو مراد اس سے وہ لذت ہے کہ سالک بالعشور اللہ کے ساتھ ہے س عید کیا
ہے جو مراد اس سے مقام جمع ہے - حرف الغین معجمہ - س غمزہ کیا ہے - جو
مراد اُس سے خوف و رجا ہے س غمزہ اند بوسہ کیا ہے جو مراد اُس سے جذبۂ
اور فیض باطن ہے کہ سالک کی نسبت واقع ہو س غارت کیا ہے جو مراد اس
سے جذبۂ الٰہی ہے کہ بے واسطہ دل پر پہنچے س غمکدہ کیا ہے جو مراد اس سے مقام
ستور ہے س غمگسار کیا ہے جو مراد اُس سے صفت رحمانی ہے کہ عموم اور شمول
وار دنسبت ہمہ موجودات ہے - حرف الفاء س فراق کیا ہے - جو
مراد اُس سے مقام وحدت اور غیبت ہے اور نزدیک بعض کے مراد اُس سے
معرفت حق ہے دل عارف میں س فقیر کیا ہے جو تعریف اُسکی اس عبارت
سے ظاہر ہے اَلْفَقِیْرُ مَالَا یَحْتَاجُ اِلَّا کُلِّ شَیْءٍ - حرف القاف - س
قدس کیا ہے جو مراد اس سے امتداد حضرت الٰہیت ہے اور نزدیک حضرت
خواجہ محمد پارسا کے قدس استیلا و استواری الٰہی ہے س قلاش کیا ہے - جو
مراد اُس سے قاطع الانس ہے اور کرشمہ اور شمع سے بھی یہی مراد ہے اور وہ پرتو
انوار ہے کہ سالک میں ظہور دکھاوے س قامت کیا ہے جو مراد اُس سے
جمعیت وجود عارف فانی ہے اور مراد اُس سے سزائے پرستش یہی ہے کہ
وہ سوائے خدا کے دوسرے کو سزاوار نہیں س قبض وبسط کیا ہے جو مراد
اوس سے نوازش فرمانا ہے عاشق پر - س قلندر کیا ہے جو مراد اُس سے وہ

وہ شخص ہے کہ جسنے تفرید اور تجرید مین کمال ہو اور شغرہیا سے مراد عبادت مین کوشش
کرنے والے سے ہے س قوت کیا ہے ج مراد اس سے غذائے عاشق ہے دریافت
کرنے جمال اقدس سے کہ ہر کوئی اسپر محیط نہین ہو سکتا س قدح کیا ہے ج مراد اوس
سے وقت ہے س قہری کیا ہے ج مراد اُس سے عدم اختیاری ہے۔ حرف
الکاف۔ س کلبۂ احزان کیا ہے ج مراد اس سے ہجر محبوب ہے س کباب کیا ہے
ج مراد اس سے پرورش دل ہے تجلیات صوری مین س کثرت کیا ہے ج مراد اُس
سے التفات ہے باظہار صور افعال کے س کعبہ اور محراب کیا ہے ج مراد اوس
سے وہ مقصد ہے کہ دل اُسکی طرف متوجہ ہو س کنار کیا ہے ج مراد اوس سے
ہمیشہ مراقبہ اور دریافت کرنا اسرار توحید کا ہے س کبر اور کفر کیا ہے ج مراد اس
سے عالم لاہوت اور ملکوت ہے س کلیسا اور کنشت کیا ہے ج مراد اس سے عالم التعیز
اور شہود معرفت ہے س کوہ قاف کیا ہے ج مراد اُس سے حقیقت انسانی ہے ۔
س کعبہ کیا ہے ج مراد اس سے صفات قہری ہے س کلیسا کیا ہے ج مراد اُس سے
عالم جوانی سے ہے س کافر کیا ہے ج مراد اس سے وہ شخص ہے کہ اسمار و افعال
اور صفات سے نہ گذرا ہو اور حق کو تعینات اور کثرت مین چھپاتا ہو۔ س کافر بچہ
کیا ہے ج مراد اس سے یکرنگی ہے عالم وحدت مین س علم اور تفرقہ کیا ہے۔ ج
مراد عالم تفرقہ سے ہے۔ حرف الکاف فارسی س۔ گل کیا ہے ج مراد اُس
سے لذت معرفت ہے کہ عارف بندی کو پہنچتی ہے س گرمی کیا ہے ج وہ محبت ہے
س گوہر کیا ہے ج مراد اُس سے معانی صفات اور اسماء الٰہی ہے س گیسو کیا ہے
ج وہ طلب بعالم لاہوت ہے۔ حرف اللام۔ س لب کیا ہے ج مراد اوس سے
کلام معشوق ہے س لب لعل کیا ہے ج کلام معشوق ہے س لب شکرین کیا ہے ج
وہ کلام منزل ہے کہ انبیا کو بواسطہ فرشتہ اور اولیا کو تصفیۂ باطن سے حاصل ہوتا ہے
س لب شیرین کیا ہے ج مراد اس سے کلام بے واسطہ ہے اور نزدیک بعض حضرات
کے مثل حضرت خواجہ حافظ اور مولانا روم اور عراقی کے اشارہ ہے قبض اور بسط

حرف الکاف

حرف الکاف فارسی

حرف اللام

اور نوازش فرمانے عاشق سے س لب کیا ہے ج مراد اُس سے عقل منور ہے
نور قدس سے س لطف کیا ہے ج مراد اُس سے تربیت معشوق و عاشق کو
نرمی اور آہستگی کے ساتھ ۔ حرف المیم ۔ س میخانہ کیا ہے ج میخانہ اور بتخانہ سے
مراد باطن عارف کامل ہے اور عام جبروت بھی ہے اور خانقاہ مرشد بھی مراد ہے
س محبت کیا ہے ج مراد اس سے اقتدائے شریعت ہے س مظہر کیا ہے ج
مراد اس سے سالک روحانی سے ہے کہ جو ترانہ توحید گاتا ہو س مست اور شیدا
کیا ہے ج مراد اس سے ترک دنیا اور جذبہ ہے س معشوق کیا ہے ج مراد اُس سے
ذات الٰہی ہے اور صفات حق سے بھی مراد ہے س میان کیا ہے ج مراد اُس سے
برزخ صغرا ہے س مژدہ کیا ہے ج مراد اس سے حجاب سالک ہے س مہر کیا ہے
ج مراد اس سے محبت ہے کہ اپنی اصل کے ساتھ ہو یعنی مقصدا اور محبت جو ہو وہ حق
کے ساتھ ہو س میل کیا ہے ج مراد اس سے رجوع کرنا اپنی اصل کی طرف شعور اور
آگاہی سے مثل جمادات اور نباتات کے کہ رجوع طبعی انکی اپنی اصل کی طرف ہے
س ملامتی کسے کہتے ہین ج ملامتی اُسے کہتے ہین کہ جو کتم عبادت مین محفوظ ہین ۔ س
مجذوب کیا ہے ج اُسے کہتے ہین کہ جو بمقام سکر پہنچکر بمقام فنا پہونچا س مسجد کیا ہے
ج وہ پاک تجلی جمالی ہے اور آستانۂ پیر کو بھی کہتے ہین س مستی کیا ہے ج مراد اس سے
مقام جبروت اور مشاہدہ جمال معشوق ہے س مطلوب کیا ہے ج مراد پیر کامل سے ہے
س مے کیا ہے ج مراد اُس سے وہ ذوق کہ سالک کے دل پر آوے اور خوشوقت
کرے س محبوب اور صنم کیا ہے ج مراد اس سے حقیقت روحیہ ہے ظہور تجلی صور
صفاتی ہے س معشوق کیا ہے ج مراد اس سے حق سبحانہ تعالےٰ ہے س ملاحت کیا
ہے ج مراد اس سے نہایت کمال الٰہی ہے س مرور کیا ہے ج اپنی معشوقہ سے ہے
خاص عاشق کو کبھی بطریق لطف اور کبھی بطریق قہر س مہربانی کیا ہے ج وہ صفت
ربوبیت ہے مولیٰ ظاہر ہوئیت کو کہتے ہین س میکدہ کیا ہے ج مراد اس سے قدم
مباحات ہے س ماہرو کیا ہے ج مراد اس سے تجلیات صوری ہے س میدان کیا ہے

ج وہ مقام شہود ہے۔ حرف النون۔ س۔ نزدیکی کیا ہے ج وہ شعور معارف ذات وصفات وافعال ہے س نالہ کیا ہے ج وہ مناجات عاشق ہے بمعشوق۔ س زنار کیا ہے ج مراد اس سے وصف شیت ہے اور بری چیز کو جو شخص چھوڑ دے اور عالی چیز کی طرف رغبت کرے اُس سے بھی مراد ہے س نسیم باد آور کیا ہے ج مراد اس سے عنایت ربی ہے س ناموس کیا ہے ج مراد اس سے باد گرد مقام تفرقہ ہے س ناقوس کیا ہے ج مراد اس سے جذبات الٰہی ہین کہ طرف توبہ اور انابت کے بلاتا ہے س نقل کیا ہے ج مراد اس سے کشف معانی ہے س نوروز کیا ہے ج مراد اس سے واصلان حق ہین کہ جو خودی سے خالی ہوئے ہین اور بعض کبار کے نزدیک نے سے مراد درویش صاحب حال سے ہے اور حضرت شاہ فتح قلندر قدس سرہ کے نزدیک نے سے ذات حضرت سرور انبیا علیہ السلام ہے جیسا کہ در حقیقت آواز نے ہے ایسے ہی افعال واقوال وحرکات وسکنات اُس سرور انبیا کے تھے نہ از خود جیسا کہ آواز نے نے نواز سے ہے جیسا کہ مولانا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ؎ بشنو از نے چون حکایت میکند ۔ اور حضرت خواجہ حسین نے بھی خوب بیان کیا ہے اور ان اصطلاحات کو صاحب مقصود الطالبین اس طرح پر تحریر فرماتے ہین۔ وہ ساقی کی دو قسمین فرماتے ہین۔ ایک بے واسطہ وہ ذات حق ہے۔ دوسری قسم بواسطہ اس سے مراد اولیا اور انبیاء اور ملائکہ وغیرہ سے ہے اور ساقی بواسطہ سے مراد شیخ ابدال سے بھی ہے کہ فیضان ملکوت اور جبروت اور لاہوت اُسکے مرید کے واسطے اسکے پہنچے جیسے حضرت فریدانی

فصل تیسری

اون ادعیات مین کہ حضرات فقرا نے واسطے ہر کار فقیر کے بہ نیت عبادت اور برکت اُس کار کے مقرر کی ہین یعنے مطلب یہہ ہے کہ فقیر کسی وقت اور کسی کار مین عبادت اور فیضان سے خالی نہ رہے بعض کا مقولہ ہے کہ جامع ان دعاؤن کے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہین واللہ اعلم بالصواب۔ جاننا چاہئے کہ طریق تاج ترکی کا حضرت سید السادات سید عبد الرزاق قدس سرہ سے جاری ہوا ہے فقیر کو چاہئے کہ جب تاج سر پر رکھے یہہ

دعا پڑھ لیا کرے ۔ اللھم انت الملک الحق الذی لا الہ الا انت تاجنا بہ ۔ ان اذا رایت مجید انصرنا ونصرونا ۔ پس فقیر رزاق شاہی تاج ترکی رکھتے ہیں ۔ اور طریق کلاہ نمدی حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی قدس سرہ سے جاری ہے فقیر جب کلاہ پہنے واسطے برکت کے یہہ دعا پڑھے ۔ وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا ۔ خرقہ درویشی جناب سرور انبیا پر اُترا ہے فقیر جب پہنے یہہ دعا پڑھے اِنَّمَا اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۔ چیارتا کہ کا خواجہ حسن بصری سے ہے یہ لباس درویشی ہے اسکے واسطے یہہ دعا پڑھے ۔ تَبَارَکَ اللّٰہُ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ طریق رنگ دینے کا حضرت آدم صفی اللہ سے ہے اور نزدیک بعض کے حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ سے ہے اُسکے واسطے یہہ آیت ہے یعنے فقیر جب کپڑا رنگے واسطے برکت کے یہہ آیت پڑھے ۔ صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً وَّنَحْنُ لَہٗ عٰبِدُوْنَ ۔ طریق گدڑی کا حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی سے ہے اوسکے واسطے یہہ دعا پڑھے ۔ یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ط رومال کے واسطے یہہ دعا پڑھے یعنے جب فقیر رومال اُٹھائے یہہ آیت پڑھے ۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ۞ دریوزہ گری کے واسطے یہہ دعا پڑھے ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۞ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۞ اور بعضے یہہ پڑھتے ہیں یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا مِنْھَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۞

رباعیات

حضرت جدامجد شاہزادہ دارا شکوہ المتخلص قادری خلف شاہجہان بادشاہ

او در نظر است رو بہر چیز کنی		گر ہی تو چرا بخوا ہیش تجویز کنی
حق گفت چو است منا تو و با تو		باید کہ نظر بسوئے خود نیز کنی
عارف دل و جان تو مزین سازد	دیگر	خاریکہ کند بجانش گلشن سازد
کامل ہمہ را ز نقص بیرون آرد		یک شمع ہزار شمع روشن سازد

بیرون درون کوزہ پر بود ہوا کوزہ بشکست و گشت آواز آواز	دیگر	پیچید درون کوزہ آواز و صدا بشکست حباب گشت عین دریا
توحید شناخت ہر کرا عالی نیست خوش آنکہ میان خویش حق راشناخت		در راہ طلب ہمت او عالی نیست او در ہمہ جا ہست و ہیچ جا خالی نیست
ز ابلیس بہ بوالبشر چہ انکار رسید از شومی و شر نفس ملکا پانست		حق گفت حسین بر سر دار رسید با ہر نبی و ولی کہ آواز رسید
گر نیک خودی تو نیک دانی ہمہ را جز صورت تو نیست غیرے باید		در خود تو بدی یقین بدانی ہمہ را ز آن وجود خویش دانی ہمہ را
غافل ز وجود خویش ہشیار کجاست بیمار شدن چو لازم مہجور نیست		ہشیار چو گشت دل در آزار کجاست آنکس کہ بحق رسید بیمار کجاست
ہر کار کہ مشکل است درویش کند چون لوت شود بصدش افزاید		مرہم بدنے نہد کہ او ریش کند شمشیر برہنہ کار را بیش کند
فانی شدہ را خدا بقاے بخشد از کشتن و مردنت مپرس ای سالک		بیمار طریق را دوا مے بخشد سیماب چو کشتہ شد شفا مے بخشد
با اصل رسیدیم بے فرع نیم در مذہب ما خدا دانی شرع		محصول گرفتیم و بے زرع نیم بے شرع نیم و لبتہ شرع نیم
مطلق چو مقید چو رخ خود گردید چون تقاضائے دگر نام نمود		در آئینہ عشق رخ خود را دید عکس رخ خویش را محمد گردید
در خواب مرا بہ بر گرفتہ دلدار گفتا کہ اگر تو این چنین مے خواہی		گفتم کہ تو بے واسطہ بنما دیدار تعلیم کنم بگیر خود را در کنار
عارف بہ خدا یگانہ مے باشد و بس آزردہ کجا شود ز طعن منکر		با ما دگر [illegible] مے باشد و بس بوجہل بہر زمانہ مے باشد و بس
از اصل حقیقت چو خبر دار شدی		از یار بدان ہمہ کہ ہشیار شدی

چون فاعل خیر و شر خدا را دیدی ‌‌ ‌ دیدی گنہ از خویش و گنہگار شدی

غزلیات جناب دارا شکوہ المتخلص قادری خلف شاہجہان بادشاہ طیب اللہ مرقدہ

ہمہ موجود در وجود ما ۂ ‌ ‌ گنج مخفی است در نمود ما
گرچہ در پردہ داشتیم آواز ‌ ‌ شد زنی ظاہر این سرود ما
مانہ دیدیم ہیچ غیر از خود ‌ ‌ غیر نہ بود در شہود ما
وہم فانی شود نہ فانی ما ‌ ‌ ہست باقی ہمیشہ بود ما
سر ما خم کہ گشت جانب ما ‌ ‌ از پی خویش شد سجود ما
خویشتن را گرفتہ بنشینیم ‌ ‌ اے خوشا این چنین قعود ما
فرق در قادری و قادر نیست ‌ ‌ عین اطلاق شد قیود ما

گر ترا ہست عزم کشور ما ‌ ‌ ور ترا ہست میل بستر ما
دل بدہ تا تو یار ما یابے ‌ ‌ بار دل میدہد صنوبر ما
ہستی خویش دور کن از سر ‌ ‌ گر تو دانی زجان و دل سر ما
در بدر گشتن از ہمہ بگذار ‌ ‌ بنشین بے مراد بر در ما
قادری باش بے غم و اندوہ ‌ ‌ مے وحدت بیار ساغر ما

کے شناسی قدر تو دل ریش را ‌ ‌ چون نمودی پیشوا بدکیش را
راہ حق ملا چہ داند اے عزیز ‌ ‌ پرس این رہ عارف درویش را
جاہلان را پیشوایان گفتہ اند ‌ ‌ کردہ اند افسانہ حرف بیش را
حاضر و ظاہر خدائے عارفانست ‌ ‌ کردہ غائب از خدائے خویش را
قادری کرد اقتدا با عارفے ‌ ‌ زان زند ملا بہ طعنہ نیش را

اے تو اندر ہر جمال رونما ۂ ‌ ‌ اے تو اندر ہر لباس آشنا
اے بہر جا حسن خوبت جلوہ گر ‌ ‌ اے فتادہ نور حسنت جا بجا

ای که هرکس دیده سوی رو تو　　چشم خود پوشیده او از ماسوا
هر قدر لب بسته از گفتگو　　هست اقرار تواند رهبر صدا

قادری جز تو نداند هیچ چیز
اول و آخر همین دانند ترا

عید ما با دیدن دلدار ماست　　بت پرستی بهترین کار ماست
خوردن می کار ما باشد مدام　　ترک از جام محبت عار ماست
هوشیاری یار ما از ما نخواست　　درمیان جمله مستان یار ماست
مست شو چندانکه تا لنقل شوی　　آفت بسیار در هشیار ماست
تابع دل شو که گردد کام تو　　مدعی چون نفس اندر کار ماست

قادری شاهد بگیر دست بجو
شاهد هر دو جهان چون یار ماست

حضرت میران خداوند جهان　　غوث جن و انس شاه عارفان
محی الدین شیخ عبد القادر است　　آنکه او را عرش باشد آسمان
سید سادات فخر اولیاء　　شیر دین شهباز روح لامکان
قابل قول قدم محبوب رب　　از تواضع کرده خم سر با سران
رهنمائے شاه راه احمدی　　دستگیر جمله درماندگان
هر کجا پائے نهاده بر زمین　　فخر کرده آن زمین بر آسمان

گے لوا لم گفت من خود را مرید
قادری باشد سگ این آستان

فقرنامہ جنیدؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ بندون سے دو علم چاہتا ہے ایک علم عبودیت دوسرے علم ربوبیت اس کے ماورا حظ نفس ہے عارف وہ شخص ہے جو ان تین چیز سے دل کو خالی رکھے ایک علم۔ دوسرے عمل۔ تیسرے مخلوقات سے جب تک ان تینون سے ایک چیز بھی دل مین ہوگی علم توکل ثابت نہوگا در اصل خوراک عارف کی بیمارون کی سی ہو اور نیند مثل سانپ ڈسے کے ہو اور عیش مانند غریق کے ہو مگر طالبان حق کو اُنکی بات جان و دل سے سُننی چاہئے اُن کے کہنے کے برخلاف نہ کرے خواہ ریاضت کرے خواہ مجاہدہ اور مشائخ کی پیروی عین ایمان ہے مشائخ ہم مقام فرماتے ہین والانہ پندرہ مقام یاد رکھے ورنہ آٹھ مقام سے باخبر رہے کہ دستور العمل ہین اور مدار کشائش کار اور قرب منازل انہین آٹھ مقام پر ہے۔ اوّل مقام تائبان کہ اشارہ مقام آدم علیہ السلام سے ہے۔ دوسرا مقام عابدان کہ وہ ادریس علیہ السلام سے متعلق ہے۔ تیسرا مقام زاہدان کہ وہ مقام عیسےٰ علیہ السلام سے متعلق ہے۔ چوتھے مقام صابران کہ بہ ایوب علیہ السلام ملحق ہے پانچوین مقام راضیان کہ وہ مقام اسمٰعیل علیہ السلام کا ہے چھٹے مقام شاکران کہ یہہ مقام نوح علیہ السلام کا ہے ساتوین مقام محبان کہ یہہ مقام ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔ آٹھوین مقام عارفان کہ یہہ مقام افضل الانبیا اکمل الاتقیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ سالک کو زیبا ہے کہ یہہ دس مقام شریعت بعمل معمول کرے وہ یہہ ہین۔ اوّل ایمان قولہ تعالےٰ۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ فَاسْتَقِمْ یعنے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین خدا پر ایمان لایا اور اسپر مستقیم ہوا۔ دوسرا مقام عہد۔ قولہ تعالےٰ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ یعنے دین پسندیدہ خدا کے نزدیک اسلام ہے۔ تیسرا مقام زبان کو کلام بد سے بچانا قولہ تعالےٰ

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى - یعنے جس وقت تم کلام کرو عدل کا اگرچہ
تکام کے پاس ہو۔ چوتھا مقام طلب علم کا قولہ تعالےٰ - فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ - تم اہل ذکر اصحاب علم سے سوال کرو جو نہین جانتے ہو قال النبی صلعم طلب العلم
فریضة علی کل مسلم و مسلمة امر بالسفر فی طلب هذه العلم فقال اطلبوا
العلم ولو کان بالصین - یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا طلب کرنا علم
کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پہ مسافرت کے ساتھہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے تم علم کو اگرچہ چین مین ہو طلب کرو - پانچوین مقام نکاح ہے قولہ تعالےٰ
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ یعنے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جو تمکو
عورتین پسند آوین ایک اور دو اور تین اور چار اُنسے نکاح کرو۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی رسول اللہ صلعم نے فرمایا میری سنت
نکاح ہے کہ جس نے رغبت میری سنت کی نہین کی وہ مجھسے نہین ہے - چھٹا مقام طلب
قوت حلال ہے قولہ تعالےٰ - يٰاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا
تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ یعنے اے انسان تم جنس زمین سے جو حلال ہے کھاؤ
تمکو خطرات شیطانی نہ ستاوین اور تم تابعدار شیطان کے نہ ہو جاؤ - ساتوان موافق
طریقہ اہل سنت اور جماعت کے ہونا قولہ تعالےٰ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا
فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ یعنے یہ میری راہ ہے
تم اسکی متابعت کرو اور پراگندہ راہون کے متابعت مت کرو کہ تمکو وہ راہ حق سے
جدا کر دیگا قال علیہ السلام لا یجتمع امتی علی الضلالة علیکم بالسواد الاعظم
یعنے میری امت گمراہی پر اکھٹی نہ ہوگی - آٹھوان مقام شفقت اور مہربانی کا ہے
قولہ تعالےٰ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ؕ نوان مقام لباس حلال پہنا اور اُسپر قائم رہنا
قولہ تعالےٰ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ تم اپنی زینت مسجد کے قریب کرو -
دسوان مقام امر معروف اور نہی منکر کا ہے - قولہ تعالےٰ اِنَّ سَالِكِيْنَ مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ
یعنے یہہ کار امر معروف بزرگ کا ہے اور اسی طور اہل طریقت کی دس شرائط ہین

اول طلب حق۔ دوم طلب مرشد کامل۔ سوم ادب۔ چہارم رضا۔ پنجم محبت در ترک فضول ششم تقوی۔ ہفتم استقامت شریعت ہشتم کم خوردن وکم خفتن نہم عزلت از خلق۔ دہم صلوۃ وصوم۔ اور اسی طرح اہل حقیقت کو بہی دس چیز لازم ہین۔ پہلے معرفت الہی مین کامل ہو اور حق عزوجل تک پہونچا ہو۔ دوسرے بدی کسی کے حق مین نہ سوچے اور نہ کسی کو ستاوے ؛

مباش در پئے آزار ہرچہ خواہی کن		کہ در طریقت ما جز ازین گناہے نیست

اور آپ کسی سے آزردہ نہ ہو۔

وفا کنیم وجفا باکشیم وخوش باشیم		کہ در طریقت ما کافریست رنجیدن

تیسرے خلق خدا کو راہ دکہاوے اور ایسا کلمہ کہے کہ فائدہ دنیا اور آخرت کا اس مین ہو۔ چوتھے تواضع۔ پانچوین عزلت۔ چھٹے پیش آیندہ کی حسرت رکہے اور اپنے تئین سب سے حقیر اور کمتر شمار کرے۔ ساتوین رضا اور تسلیم اختیار کرے۔ آٹھوین صبر اور تحمل ہر درد اور دکھ اور رنج مین روا رکھے۔ نوین سوز وگداز اور عجز ونیاز کا پیشہ کرے۔ دسوین قناعت اور توکل کا اپنا زیور رکھے۔ اور بنا طریقت کی چھہ چیز ہین۔ توبہ۔ تسلیم۔ زہد۔ تقوی۔ قناعت۔ عزلت اور احکام طریقت کی بہی چھہ چیز ہین۔ علم و حلم و صبر و شکر و رضا و اخلاق۔ اور واجبات طریقت بہی چھہ چیز ہین احسان و ذکر و ترک دنیا و ترک ہوا و خوف و شوق۔ اور خرقہ کی فرضیت ہمت ہے اور سنت حیا ہے اور خرقہ کی پاکی نماز ہے خرقہ کا ایمان حق شناسی ہے اور خرقہ کا قبلہ پیر ہے اور ترک دنیا واصل خرقہ ہے اور خرقہ کی کلید راستی ہے قول سلطان المشائخ نظام الدین اولیار بداؤنی قدس سرہ ہے کہ اعتبار خرقہ کا پہننے والے پر ہے اور جو سجادہ نشین ہو اس مین یہہ باتین ضرور ہون بہید چہپاتا ہو اور جلال عظمت خدا کی جانتا ہو اور اللہ اللہ ہر زبان منہ سے جاری رکہتا ہو اور دنیا کو تین طلاق دیچکا ہو اور جو کوئی ملے طلب ہدایت اسکی خدا سے چاہتا ہو اور فقیر مین یہہ تین صفات فرض ہین ایک شفقت مثل آفتاب دوسرے سخاوت مانند دریا تیسرے تواضع چون زمین۔

اور یہہ بھی تین چیز نفس مردہ دل زندہ زبان ذاکر سچ اور نادیدنی اور ناشنیدنی
اور ناگفتنی اور ناکردنی اور ناگرفتنی اور نارفتنی مین پوشیدہ ہوا اور ان تین چیز پر عمل
رکہتا ہو فی الحقیقۃ پورا ہو اول فتوح روزگار تابہ دوسرے جو آتا ہو اُسکو جمع نکرتا ہو تیسرے
طامع نہو راحت القلوب مین خوب باسلوب لکہا ہے کہ زکوۃ تین قسم کی ہے شریعت اور
طریقت اور حقیقت زکوۃ شریعت سال تمام مین دو سو درم پر پانچ درم مین کہ خدا کی راہ
مین دے اور زکوۃ طریقت یہہ ہے کہ دو سو درم مین سال تمام کے بعد پانچ درم رکہے
باقی للّٰہ دے ڈالے اور زکوۃ حقیقت یہہ کہ بعد پورا ہونے سال کے سب دو سو درم
خدا کے نام دیدے کیونکہ درویشی خود فروشی مشہور ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ خدا کی راہ
مین چند مرتبہ فروخت ہوئے کسی نے پوچہا کہ آپ فرماتے ہین کہ مین نے نیکی بدی کسی کے
ساتہہ نہین کی حالانکہ آپ ساتہہ مرتبہ بک چکے ہین فرمایا جو کچہہ ہمنے کیا اپنے واسطے
کیا۔ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ درویشی کی چار علامت ہین۔ اول عمل مین
ساعی ہو دوسرے کم خوری تیسرے غصہ نوشی۔ چوتہے خاموشی اور یہہ چار عمل ہین ایک
تونگر و کہانی دے دوسرا ہو کا پیشہ اُہرا ہو تیسرے اندوہگین ہو خوش رہے۔ چوتہے دشمن
کے ساتہہ دوست معلوم ہو کیمیاء سعادت مین ذکر شکر و خلوت و طاعت و ایثار و
قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل لباس رکہا سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہ کے
پانچ اصول صائم النہار قائم اللیل خلوص العمل و سرف الاعمال و توکل بہر حال است اور
شیخ سہیل تستری قدس سرہ سات اصول فرماتے ہین التمسک بکتاب اللہ واقتدا
بسنت رسول اللہ صلعم واکل حلال و صدق مقال و اجتناب از اثام و توبہ تام
واداء حقوق خاص و عام۔ اور حضرت فرید الدین گنجشکر قدس سرہ فرماتے ہین جبتک
درویش فکر خانہ اور دانہ مین مصروف ہے ہرگز اپنی مراد کو نہ پہونچے ہان جسوقت
خوف قوت لایموت سے فارغ ہو جمعیت یاد حق ہوتی ہے فقیر کو چار چیزین چاہئین
دو شکستہ یعنی دل و پائے۔ اور دو درست دین و یقین۔ عارف لوگ کہتے ہین کہ اپنے
تئین خلق کی آنکہہ سے گرانا آسان ہے مگر مرد وہ ہے کہ اپنی آنکہہ سے اپنے تئین گرا دے

اور واضح کہ آدمی میں پانچ جوہر ہیں اور اوسکے اسی قدر رہزن اور چور اور دشمن ہیں
ایک جوہر ایمان کہ جسکا دشمن جحود ہے۔ دوسرا جوہر علم جسکا دشمن غرور۔ تیسرا جوہر
عقل کہ جسکا دشمن غصہ ہے۔ چوتھا جوہر سخاوت اسکا دشمن فکر ہے۔ پانچواں جوہر صبر
حرص جسکا دشمن ہے۔ اور آدمی کے وجود میں تین بادشاہ اور تین وزیر ہیں۔ اول بادشاہ
روح وزیر جسکا عقل ہے۔ دوسرا بادشاہ نفس اسکا وزیر شیطان تیسرا بادشاہ دل وزیر اسکا
زبان۔ وزیر عقل اپنے بادشاہ روح سے عرض کرتا ہے اے بادشاہ سلطانی کی برائی صحبت کریگی
کی جہت سے ... نہ فی طلبگا اور عذاب سخت دوزخ سے نجات مانگی اور شیطان وزیر
اپنے بادشاہ سے کہتا ہے کہ زنا کر۔ شراب پی۔ اور مال حرام اور شبہہ کا خوب کھا پھر جو ہونا ہوگا
ہوجائیگا اپنے بادشاہ دل سے وزیر زبان کا کہتا ہے اے بادشاہ تو جدہر کو غالب ہوگا میں
بھی اسی طرف ناطق ہوں۔ **نقل** کسی نے معروف کرخی قدس سرہ سے پوچھا کہ دل کے دکھہ
درد ہونیکی کیا وجہ ہے فرمایا خلقت سے جدا ہونا قال النبی علیہ السلام من انس باللہ
استوحش عن خلقہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی خدا سے انسیت پکڑے خلق سے
وحشت پکڑے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ میں ایسی ایک راہ خدا کی جانتا ہوں کہ وہ خدا
تک قریب ہے اپنے پاس کچھہ نہو تو کسی سے کچھہ نہ مانگے بلکہ دولت کو بہ چشم فضیحت دیکھے
نہ از روے حسد اور تونگر منظر تواضع نہ بچشم تکبر اور عورتوں کو آنکھہ شفقت سے ملاحظہ
کرے نہ از راہ شہوت وہ شخص مرد ہے جو بازار میں بحالت خرید فروخت یک لحظہ یاد حق
سے غافل نرہے اور کتب متبرکہ میں درج ہے کہ حق تعالے فرماتا ہے جو میرا بندہ میرا ذکر
بہت کریگا اسپر ذکر غلبہ پکڑیگا میں اسپر عاشق ہونگا اولیاء اللہ اسرار اسم اعظم جو فرقان
حمید میں مخفی ہے بازبان سریانی مشابہہ اسم مادر موسے علیہ السلام ہے کامل متواصل جانتے
ہیں اور وہ ایک لفظ ہے بلکہ ایک حرف جو لوح دلپر منقش اور مرتسم ہے متوجہ مرشد
کامل و تصرف رہبر واصل سے خبر ملتی ہے عالم باللہ اس سے آگاہ ہیں نہ علماء ظاہری اور امیر
امرا قاضی مفتی قانون گو ہی مقدم کی خبرداری معتبر ہو الشی حجاب الاکبر سے ظاہر ہے اور
کاملان واصلان رہبران مرشدان بہ اشارت اشارت بعد طے سلوک اور آزمایش

اعتقاد خلفاء و مخلصا اولیاء و انبیاء علیہ السلام اور عامل شرع محمد مصطفی صلعم یا کرمالیت
ایمان جتکر خبر اسم اعظم کی دیتے ہین اور اُسکے اوصاف سے موصوف ہوتے ہین استقامت
اور استراست کا عہد و پیمان لیتے ہین وہ شیخ وقت کہلاتا ہے اُسکی زیارت و حرمت
اور اُسکا مصافحہ اور معانقہ وصحبت مثل رسول اللہ صلعم کی اور جس نے زیارت اور مصافحہ
اور معانقہ رسول اللہ صلعم سے کیا اُس نے خدائے تعالیٰ سے کیا قال النبی صلعم والذی من
سالک طریقی یعنے میری وہ اولاد ہے جو میری راہ پر چلے سب احوال حال اور کمال
مین شرط ادب ہے جیساکہ مولوی معنوی فرماتے ہین۔

از خدا خواہیم توفیق ادب		بے ادب محروم گشت از لطف رب	

الادب فوق العبادت۔ قول علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ طلب الادب اولیٰ من طلب
الذھب یعنے ادب کی طلب سونے سے بہتر ہے یعنے بہر حالت یہہ لوگ واجب الاحترام ہین
ان سے مؤدب رہے جان سے استہزا اور مزاح مثل اور لوگون کے کرے زمرہ بے ادبونمین
محصور ہو اور بے ادب کبھی خدا تک نہ پہونچے اور نہ کبھی اُسکا تصوف پورا ہو یعنے کوئی بے
تصوف خدا تک پہنچا ہے کیونکہ تصوف ہی سراپا ادب ہے۔ التصوف کلہ ادب۔

عمل در جنت الماوے رساند		ادب در حضرت مولا رساند	

حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الصمدانی سید محی الدین شیخ عبدالقادر
جیلانی فرماتے ہین اے غلام ہر روز مست آہفتہ ہین یا مہینے مین یا برس یا ساری عمر مین
ایک بار بخلوص ادب حاضر ہو مذکور ہے کہ حضرت موصوف بعالم جوانی خدمت شیخ
حماد مین مودب جا بیٹھے تمام حاضرین مجلس شیفتہ جمال باکمال اور حسن ادب آپکے ہوئے
شیخ موصوف نے آپکی جانب دیکھا اور اپنے اصحاب سے متوجہ ہوکر فرمایا سبحان اللہ
اس جوان عجمی کا قدم اولیاء اللہ کی گردن پر ہو بلکہ جیساکہ فرمایا قدمی ھذا علی رقبۃ
کل ولی اللہ ہوگا جو ادب شیخ کا اس درجہ ادا کرے تو ایسے درجہ کو کہ وہ ہی مشہور ہوا
پہونچے اور ادب مقتضی اسبات کا ہے کہ کسی وجہ مخالفت ارباب شیخت وقت کے
ارو اثر بکے اور اونکے ارشادات کا بقدر طاعت و استطاعت پاس رکھے اور جو

بات قوت مدرکہ سے خلاف شرع پاوے اسکا انکار اور اعتراض کرے قصہ موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام یاد لاوے رسول خدا صلعم فرماتے مین کہ اللہ تعالیٰ میرے بہائی موسیٰ پر رحمت کرے اگر وے صبر کرتے اور انکار صحبت سے نکرتے تو لطائف عجائب وغرائب دیکہتے کہ خضر نے کشتی توڑی اور ایک طفل بیگناہ مارا اور دیوار باوجود اذیت شب سائے اگرچہ علم موسیٰ مین سب باتین نہین لیکن اس علم کا عمل خضر مین رہا تہا اسی طور جو مرید خلاف شیخ کرے نقصان اُٹہاوے۔ کشف الغیوب مین ہے قال النبی صلعم الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ۔ جیسے امت کو متابعت نبی کی واجب ہے اسی طرح متابعت شیخ کی مرید پر واجب ہے اور مرید شیخ کے آگے ایسا ہے جیسے المایل تحت المیت والشیخ بصفۃ الغسال والمیت فی ید الغسال۔ کتب فقہ مین لکہاہے جو مردہ کا بال بہی حرکت کرتا ہو تو غسل دینے والا اوسکے غسل مین تامل کرے جو مرید کوئی بات خلاف رضاء شیخ کرے یا کسی ناقص کی ترغیب سے بجالاوے معتوب ہووے اگر کہنے سالک کامل سے مرید کرے مضائقہ نہین کیونکہ کامل برخلاف شریعت ہرگز حکم نفرمائیگا اگرچہ خلاف شروع مرے مگر فی الحقیقت خلاف شرع نہوگی۔

کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا	بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید

اس شعر پر ایک نقل مولانا فخرالدین دہلوی قدس سرہ کی یاد آتی ہے کہ ایک طالب علم نے اسکے معنے مین مقصد حاصل کیا بسبب طوالت اُسکا لانا موقوف رہا اور اس راہ مین بے مجاہدہ کسے شاہدہ اور معائنہ میسر نہین آتا ہے قولہ تعالیٰ جَاهِدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ۔ خواجہ اویس قرنی بعضی رات ھذا اللیلۃ الرکوع و ھذا اللیلۃ السجود کہتے تہے اور خواجہ سری سقطی قدس سرہ نے ساٹہہ برس پاؤن نہ پہیلائے اور جنید بغدادی قدس سرہ اسقدر روئے کہ نابینا ہوئے اور اسقدر نماز مین کہڑے رہے کہ تیس سال عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑہی اور حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے چالیس سال عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑہی اور پندرہ برس عشا کی نماز کے بعد ایک پاؤن سے کہڑے ہوکر ختم قرآن کرتے اور شیخ فریدالدین گنجشکر قدس سرہ زہد کے سبب درجۂ اعلیٰ کو پہونچے چشم حق۔

حق کو دیکہا [illegible] کوئی شخص بہی [illegible] دو ریعہ مرد کا
[illegible] پانچے انسان کا دروازہ اپنے پر بند کرے دشواری اور شدت کا کہولے دوسرے
عزت کا در بند کر ذلت کا دروازہ کہولے تیسرے آرام کا دروازہ بند کر محنت اور دکہہ کا کہولے
چوتہے خواب کا در بند کرے بیداری اور ہوشیاری کا کہولے ۔ پانچویں آسائش کا در بند کرے
اور فقر کا کہولے ۔ چہٹے دروازہ امید حیات کا بند کرے اور استعداد موت کا کہولے قال
النبی صلعم ان اللہ یجرب المومن بالبلاء کما یجرب احدکم بالنار اور سنت الٰہی اسی
طرح ہے کہ مومن کو بلا مین پہنسا کر امتحان کیا جاوے کہ صادق ہے یا کاذب جیسا کہ سونا
آگ مین پہنایا جاتا ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلعم انی احب اللہ فرمایا استعد للبلاء
دوسرے نے عرض کیا انی احبک فرمایا ۔ استعد الفقر اجلا فلاق [illegible] ہے اور فقر
اوصاف محمد صلعم سے ہے ایک دن کا مذکور ہے کہ شبلی علیہ الرحمۃ [illegible] حضوری جناب
باری مین عرض کیا کہ اپنے دوستون کو کب تک مارے جاوینگے [illegible] دیت عرض کیا
الٰہی انکی دیت کیا ہے حکم ہوا کہ ہماری بقا اور جمال ہے من قتلہ فانا دیتہ

بیجرم و گناہ عاشقان را مے کشی ؛ پس بر سر گورستان زیارت میکنی

اور مظہر جان جاناں صاحب فرماتے ہین ۔

بر تربتم نہ سنگ نہ برسا دو سنے نگین ؛ مردیم و سینہ صاف نشد بدگمان ما

بندہ کی بلا محبت کہینچنا دوستی حق کی دلیل ہے کیونکہ محب کو بدون اپنے محبوب کے قرار
اور آرام حرام ہے جیسا کہ یہہ قول ہے لیس بصادق فی حبہ من لم یصبر علی ضربہ
اسکے جواب مین احلاف یا فقیر لیس بصادق فی حبہ من لم یتلذذ بہ جبکہ
رسول مقبول صلعم نے فقر کو اختیار کیا بلا خانہ ہوکے پیاسے ننگے سو رہنے کا نہ خیال بمضمون ع
نا بر ویم و شکست و ما بر نکشیم دوست ؛ لیلیٰ نے مجنون کا کاسہ توڑا مجنون بہت خوش ہوا اور کہا
ایمین سر ہے سوا عاشق و معشوق کے اسکو کون جانے کراما کاتبین بہی اس سے واقف نہین
درگاہ خدا عند ذو العلا مین محمد مصطفےٰ صلعم کے برابر کوئی عزیز تر اور شریف حبیب تر نہین ہے اور
انکے فرزند ان جگر گوشہ حسنین کے برابر کسیکی قدر نہین ہے اور شیطان بہی انکو وسوسہ

نہ ہو سکتا تھا فرماتے ہین من اصابتہ مصیبۃ فلیذ کر مصیبتی یعنے جو مصیبت مین مبتلا ہو میری مصیبت کو یاد کرے اشارہ اسی پر ہے مگر مومن کا اسباب اچھا اقتدار پایا جاتا ہے اور فقیر خدمت سے مراد رکہو یا بافت یا مافت کیا کار بلکہ طلب اختیاری کے بہی شوم ہے ۔

مرد آنست کہ در راہ خدا دم نہ زند —— این نگو ید کہ بہ مقصود رسم یا نہ رسم

جیساکہ بہ ظاہر شریعت نماز و روزہ فرض ہے شریعت باطن مین محبت اور عشق فرض ہے اور مایہ درد و اندوہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے متوصل الحزن و دائم الفکر عشق بندہ کو خدا تک پہنچاتا ہے العشق ھو الطریق والود ین ھو الجنت والفراق ھو النار والعذاب شیخ ابو سعید فرماتے ہین کہ غرور اور تکبر حجاب بندہ اور مومن مین ہے نہ عرش و کرسی اور آسمان و زمین جب یہہ دونون دور ہون خدا تک پہونچے راہ حق مین درویشی کا رتبہ بہت ہی بڑا ہے محققون نے درویش کو پانچ خواص سے یاد کیا ہے ایک صاحب ورد دوسرے ریا کو شرک اور برائی جانے تیسرے غیر مولا سے رخصت ہو چوتھے عشق مین یکرنگ رہے پانچوین ہر وقت شکر کرے شکایت کسیکی نکرے اور زاہد کے یہہ چار خواص بیان کئے ہین اول ترک زینت دنیا کرے دوسرے آخرت کا منتظر رہے پس تیسرے ہوا و نفس دور کرے چوتہے دنیا کو شل ابو سعید بن عامر صحابی جو درویش اور زاہد کے طلاق دے انکو ایکبار اللہ ہزار دینار زبیت المال سے دیئے حضرت عمر کو کہا کہ مین نے رسول اللہ صلعم سے سُنا ہے کہ فقرا یعنے درویش میری امت کے دولتمندون سے پانسو برس پہلے بہشت مین داخل ہونگے اور جو دولتمندون سے ایک شخص بہی چاہیگا کہ مین درویشونکے ساتھ جاؤن حکم ہوگا کہ صبر کرو کہ ابہی تمہارے جانیکا حکم نہین پھر پانسو برس گرمی آفتاب مین حساب ہوگا پھر بہشت مین جائینگے خدا کی قسم اگر مجھکو درویشی کے عوض مین تمام عالم کا مال حلال دین ہرگز نہ لون ۔

عابد از فقر بدر رنجد زہمنا خورش نہ شود	زانکہ درہمت او سنگ و گہر ہر دو یکیست

غور کا مقام ہے کہ اس زمانہ کے درویش کیسے عالی ہمت ہوتے اور اسوقت مین یہ نوبت صورت ظاہری درویشی مین بیکار ہے مگر معنی با اعتبار ہے ۔ **نقل** ہے کسینے شیخ شہاب الدین سہروردی سے پوچھا کہ دنیا مین کیا چیز بہتر ہے فرمایا پہلے صحبت فقرا دوسرے حرمت اولیا تیسرے

ترک دُنیا پیش از مرگ اور دُنیا کی چیزین سات ہین خدا تعالٰے اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے ایک عورت دوسرے فرزند تیسرے زر چوتھے نقرہ پانچوین گھوڑی چھٹے مویشی ساتوین کھیتی یہ متاع زندگی ہین زہد مین سب چھوڑتے ہین مگر بقدر حاجت بشرط حلال رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ چار چیزین دُنیا کی ہین مگر یہ دُنیا مین داخل نہین ایک روٹی پانی دور کرنیوالی بھوک پیاس کی دوسرے ستر عورت بقدر فرض تیسرے گھر دافع گرمی و سردی چوتھے عورت صالحہ مطیع قلب الدنیا کنیف الدنیا ساعۃ لیس فیہ راحۃ شیخ فضیل بن عباسؒ فرماتے ہین کہ دُنیا مین آنا آسان ہے مگر خلاصی اس سے دشوار بیان ہے قال رسول اللہ صلعم المجنون العامری حجۃ علی المشتاقین یعنے مجنون عامری حجت قیامت کو اللہ تعالٰے مشتاقون سے فرمائیگا کہ مجنون نے عشق مجازی مین کیسی بلا و محنت دیکھی کبھی اپنے معشوق سے موہنہ نہ موڑا اور تمنے دعوی ہماری محبت کا کیا بغیر ہمارے اہل و عیال اور کاروبار دنیا مین مشغول ہوئے اُسوقت مشتاق شرمندہ ہوکر سر فرو کرینگے۔ سوال اگر کوئی پوچھے کہ تو　خدا کو دوست رکھتا ہے جواب خاموش رہے اگر انکار کرے تو بیشک جو اقبال موافق اعمال دوستون کے نہو ماتم کرے کہ ہم کہان اور محبت حق کہان کسینے شبلیؒ سے سوال کیا کہ تصوف کیا شے ہے آپنے فرمایا کہ سوائے حق کے دونون جہان مین آرام نہ پکڑے تصوف یہ ہے اور باطل ہین کو کبھی وسواس شیطانی سے نجات نہ ملے ؛

ملک دنیا تن پرستان را حلال		باغلام ملک عشق بے زوال

شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ فرماتے ہین کہ دنیا بمقدار ضرورت اختیار کیجاتی ہے کہ اوسکی جستجو بمقدار ضرورت عفو ہے اور زیادہ از حاجت خالی از خطرات نہین ہے۔

مقام فقر بس عالی مقام است بجز صادق نیابد رہ بدان سوئے		منی و ما درآن منزل حرام است بجز عاشق نگنجد کس دران کوئے

درویشی بہت غنیمت ہے قدر اسکی جو جانے سو جانے عالی ہمتی انکی اس درجہ کو ہے کہ دونون جہان کے لئے سر نہین جھکاتے اپنے مقصود سے سروکار رکھتے ہین جو مرغ زمین سے اڑے اگرچہ آسمان تک پہنچا لاریب دام صیاد سے امن پائے ایسے ہی درویش بمرتبہ کمال فائز نہو پھر بھی زمرۂ خلایق اور ارباب بازار سے بہتر ہے مکر و فریب دُنیا سے نجات پاوے اور شرمسار ہو

ریاض الناصحین مین بروایت سعد بن ابی وقاصؓ سفیان ثوریؒ سے لکھا ہے کہ سلمان فارسی بیمار ہوئے مین اونکی عیادت کو گیا مجھے دیکھکر بہت روئے مینے کہا کیون روتے ہو تم سے رسول اللہ صلعم خوش تھے فرمایا اے سعد مین مرنے سے نہین ڈرتا اسلیئے روتا ہون کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ دنیا مین تصرف مت کرو سوائے زادراہ کے میرے پاس سرمایہ بہت ہے جو مین نے اونکی گھر مین غور کرکر دیکھا سوائے ایک کونڈہ اور ایک پیالہ اور مطہرہ کے بروایتے ایک پالان شتر پرانا ہی تہا اب اسوقت مین حالات لوگون کے دیکھنے چاہئین کہ اپنے تئین درویش بیان کرین اور دنیا کو اکہٹا کرکر رکہین اور اپنی شیخی جتائین تا اعتقاد معتقدین سست نہونے وین نعوذ باللہ عن الخیال جو لوگ بعد طے سلوک شیخ وقت بدین صفات موصوف ہوتے ہین خدمت حق مین جانباز ضیافت نعما حق مین انباز آنکھہ دل کہولکر جیال دلکا دیکھتے ہین یاد حق مین دن رات مصروف رہتے ہین کیسکی صحبت مین دل نہین جاتے خود پرستی کی اپنے طائر روح کو سیر سے باز نہین رکھتے سب کچھ چھوڑین اللہ سے غافل نرہین دمبدم ادائے فرض عین سے سعادت دارین حاصل کرتے ہین یافت حق انکا کار بیحد مثی عبث روزگار فعل خیر عبادت خیر بجالاتے ہین جو انکو سیر فرض ہے ملک دل مین کرتے ہین ترک غیر کا پیشہ رکھتے ہین سوا فقر اور سلوک کے انکو اندیشہ نہین ہوتا اس عالم مین رہکر دارین سے شرمندہ نہین ہوتے طلب یار مین ترک اغیار کرتے ہین اور دل خفتہ کو جگاتے ہین اور خلق کی صحبت سے بیزار رہتے ہین اپنی منزل نزدیک غار اور نفس کو سالہا خوار رکھتے ہین انکا سب انجام سرانجام پاتا ہے عزلت اختیار رکھتے ہین اونکی عیادت یعنی بیمار پرسی حق تعالے کرتا ہے وہی بیمار ہوکر اپنے نفس ابوجہل کو نکال پھینکتے ہین چار دیوار حق مین نشست رکھتے ہین آنکھین بندکر یا کہلی آنکھہ چارچشم ہوتے ہین شب و روز ذکر جلی وخفی کی مواظبت رکھتے ہین۔ زبان کام سکوت سے مقفل رکھتے ہین بستان سیاحت اور خیابان مجاہدت مین سرگرم معطر دماغ ہوتے ہین اس حالت مین سیر کرتے ہین دنیا کو ہیچ اور پوچ جانکر خلق مین بے مقدار خاکسار رہتے ہین غفلت کو علامت کافری جانتے ہین اور سلمان زنار دار سے قطع زنار کراتے ہین اور مثل حریصان بداطوار دربدر خاک بسر نہین پہرتے ہین بلکہ اور لوگونکو اس سے توبہ کراتے ہین انکی محبت کا نشان ذکر حق ہوتا ہے اور اظہار محبت

یحبھم و یحبونہ مین طلب بیشمار کہاتے ہین اور طاعت عبادت خالصا للہ سکہاتے ہین
دنیا مین نابکار کو نفس مردار سے توبہ دلاتے ہین اور توشہ سفر کا تیار کراتے ہین۔ حلال حساب و
حرام عتاب سے دلونکو خبردار کرتے ہین۔ یوم لا ینفع مال ولا بنون شوق پروردگار
دل سلیم اور پر ذوق کراتے ہین قل متاع الدنیا قلیل کا اہتمام چہوڑتے ہین اسباب دنیا اور
عزت اور غرور کو قلیل جانتے ہین صحبت امرا اور دنیا دار سے کہ آگ سے بدتر ہے بچاتے ہین
وقنا ربنا عذاب النار خاص حق کی بندگی کراتے ہین اور بندہ کی بندگی سے عار دلاتے ہین
اور تقوی کے باغ کا پہل کہاتے ہین حق ہوا ہے اس چال چلن پر جان نثار کرتے ہین طلب دیدار بمنزلہ دل
بیار دوست بکار رکہتے ہین من لہ المولی فلہ الکل ومن فاتہ المولی فاتہ الکل۔

گر در دل تو گل گذرد گل باشی		ور بلبل بے قرار بلبل باشی
تو جزوی حق گل است روزے چند		اندیشہ گل پیش کنی گل باشی

جو لوگ بے اجازت بیعت اور ارادت اور بے سلوک اور مجاز ماذون مطلق کے مرید کرتے
ہین وے سب کفران طریقت پر قدم جما کر سب حقایق حق کے منکر ہوتے ہین بلکہ بموقع خود
مرتد ہو جاتے ہین ایسے ہی پیر مرید مضل اور ضال کہلاتے ہین نعوذ باللہ منہا بالکلیہ ایسے لوگ
بیحال ہین روز حشر کے انکا حال ظاہر ہو جاویگا اور واضح ہو کہ حقیقت آفتاب سے زیادہ روشن
ہے جمال آئینۂ وحدت سے بکثرت جلوہ گر ہو جبکہ آنکہہ ہمت سے دیکہیے بصورت حقیقت پہنچے
دوئی موہوم دور ہو آفتاب وحدت طلوع فرماوے سب اہل وحدت ایک وحدت باطن
کثرت ہے اور کثرت ظاہر وحدت ہے اور حقیقت مین دونون ایک ہین کیونکہ موجود
ایک ہے کثرت مین بوحدت دکہائی دیتا ہے اور وحدت بکثرت آیا ہے جو اس خیال مین رہے
واحد ہو کلمات اولیاء اسپر دال ہین کہ ہر فرقہ یعنی نفی و اثبات وحدت کے قایل ہین اور سب
ایک زبان ہین کہ غیر موجود نہین ہے پابندی شریعت واجب ہے مراد چند فعل ادا کرنے اور
چند فعل نواہی چہوڑنے سے ہے اور طریقت تہذیب اخلاق سے عبارت مہذب ہوتا ہے یعنی
بدلنا اوصاف ذمیمہ کا اوصاف حمیدہ کے ساتھہ ہے مشایخ جو آداب اور شرایط وضع کرتے ہین
وے سب داخل طریقت ہین سب کی خاصیت موصل بوحدت ہے بلکہ یہہ اشارہ وحدت سے ہے

نماز و روزہ و حج اور زکوۃ وغیرہ موصل بوحدت ہین اور انکی بشرط خالصاً للہ موجب الصیال ثواب ہے اور فی الحقیقت یافت عبادت وحدت عین اللہ ہے اللہ بس باقی ہوس فقط مکتوب احمد بن یحیی منیری قدس سرہ مین لکھا ہے کہ مرید شیخ پرست خدا تک پہونچتا ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللہَ اور شوق افزا مین لکھا ہے کہ ذوالنون مصری کا ایک مرید تہا اُس نے چالیس برس عبادت کی اُسکو عالم غیب سے مکشوف نہوا بلا چاری مرشد سے شکایت کی اور علاج اپنی بیماری کا چاہا آپ نے خورش لہسن اور تیے پڑہے سونیکی اجازت دی حسب الحکم تعمیل کی مراد پائی مرشد طبیب حاذق ہین جیسے بیماری مریض کی دیکہتے ہین ویسا علاج بتاتے ہین کیونکہ حال طبائع مختلف ہوتے ہین امام ربانی اپنے مکتوب اٹہاون مین یہہ لکہتے ہین جقدر آدم گذرے ہوئے کہتے ہین وہ عالم مثال مین گذرے ہین نہ عالم شہادت مین زمین خلافت پائے اور مسجود ملائک ہوئے اور بصفت جامعیت مخلوق ہوئے فی الحقیقت لطائف اور اوصاف بہت رکہتے ہین اور جو بعالم مثال صورت آدم پر موجود ہوئے اور توالد تناسل بہی ہوئے اور شایان عذاب ثواب اُس عالم کے ہوئے بلکہ اُنکے حق مین قیامت قایم ہوئی بہشتی بہشت اور دوزخی دوزخ مین گئے شدہ شدہ وہ نسخہ جامع عالم شہادت بوجود آئے بفضل خداوندی معزز ہوئے کہتے ہین سو ہزار آدم ہوئے خلاصہ الفقہ سے شمس اللہ مین منقول ہے کہ بنائے عالم کو زمانہ حضرت رسالت صلعم پینتالیس کروڑ چالیس لاکہہ ستاون ہزار تریسٹھ سال گذرے ہین واللہ اعلم ھکذا فی نافع المسلمین اور آخر اساس المصلی مین لکہا ہے کہ قرن تیسرے مین ملتان کو سبا مپوری کہتے تہے اول قرن مین چالیس آدم کی آبادی تہی بعضے اسّی آدم کہتے ہین اور بعضے ایک ہزار پانسو آدم بتاتے ہین اور بعضے دو ہزار اور اُنکے توالد تناسل نہ تہا بارہ لاکہہ پچپن ہزار سال تک ایسا ہی رہا ہے قرن چوتہے مین ملتان کا نام ملتان ہوا اُس قرن مین آبادی گہوڑہ نکی تہی اور بعضی آبادی پریون کی ظاہر کرتے ہین ایک قرن مین گہوڑے تہے وہ آٹہہ لاکہہ سات ہزار سال کا تہا اُسوقت حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا آٹہہ ہزار سال ہوئے اور سفر تیح شرح مصباح کے باب العلم مین لکہا ہے لم یکن آدم اکثر من واحد حتی یکون ھو من اولادھم وقد بلغنا ان بعض الجھال یقولون انہ

قد کان قبل آدم ھذا سبعۃ آدم ھذا القول کفر بل لم یکن احد غیر آدم الذی ھو ابو البشر۔ اور خواجہ حافظ شیرازی قدس سرہ فرماتے ہین۔

گر تو سرگشتہ شوی دائرۂ دوران را ؛ نہ شوی واقف ز اسرار وجود

اور کتاب خیالات عشاق مین لکھا ہے کہ موت عام لوگون کی اور ہے اور موت خاص لوگونکی اور ہے یعنے عام کی موت جو ہے ہے اور خاص کی موت بقائے حق ہے پس موت اُسکے واسطے جو حق سے دور ہے اور جو شخص حق سے نزدیک ہے اوسکی مثل پل پر چڑہنے اُترنے کی ہے پہر دوست سے ملنے کی۔ اور مکتوب شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ مین لکھا ہے مرنے کے بعد ایک بزرگ ہنستے تہے کسی نے پوچہا یہہ ہنسنا کیا ہے جواب تعجب کی بات ہے کہ دوستونکو لوگ مردہ کہتے ہین سب دوست خدا زندہ ہین اور بحر الرایق مین لکھا ہے جو شخص اپنے دل کی سیر کرتا ہے اوسکو کچہہ حاجت سیر اور تماشے کی نہین ہے اور جسکو علم باطن ہو اوسکو علم ظاہر دنیا کچہہ حاجت نہین اور عشق نور ہے وہ عالم علوی سے نزول کرتا ہے اور آسمان زمین مین معلق مثل ابریق سفید بشکل ہر سال ایک مرتبہ کوہ طور پر قصد کر کر کہتا ہے الٰہی تیرے واسطے جو بندے ہین جنکو انکے نام معلوم ہون پہر مین انکے سر پر بیٹہون اور اُنکے دلونکو تیری طرف کہینچون حق تعالےٰ اُسکو تب سب عاشقون کے نام بتاتا ہے وہ اونکو ڈہونڈہتا ہے اور سرون پر بیٹہکر حق کی طرف دلون کو کہینچتا ہے وے یاد حق مین جذب ہوتے ہین سبب پیدائش خلقت ظہور عشق ہے اور عشق سے مراد اہل معرفت ہے یعنے انبیاء و اولیاء زاد المحبین مین بہ تفسیر آیہ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ لکھا ہے رات دن کی چوبیس ساعت مین ہر ساعت مین حق تعالےٰ نوّے ہزار آدمی پیدا کرتا ہے اور خواجہ خضر علیٰ نبینا و علیہ السلام سے روایت ہے کہ نوّے ہزار عاشق اللہ ہر سال مین پیدا ہوتے ہین کہ دنیا اُنکی ذات سے قائم ہے باقی حقیقت مین عام لوگ ہین اور تفسیر کبیر مین خلاصۃ المعارج اور فتاویٰ برہنہ سے لکھا ہے کہ آدمی جنون کا دسوان حصہ ہین اور یہہ دونون دسوان حصہ حیوانات پر اور بحرے اور یہی برابر ملائکہ کرسی کے اور وے دسوان حصہ پر دونون چہہ ہزار کے ہین اور تمام فرشتے نور سے ہین اور جن آتش سے ہین اور انتیس مثل چالیس کہرب اور چہہ لاکہہ چہیاسٹھ

ہزار چار سو اسی عدد امت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور چودہ نیل سات
کہرب اور تیئیس لاکہہ تینتیس ہزار دو سو چالیس نفر سوار امت محمد مصطفٰے صلعم کے ہین۔
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماب تحقیقات خواجہ محمد پارسا قدس سرہ مین لکہا ہے
حق تعالٰے نے موسٰے علیہ السلام سے فرمایا اے موسٰے ہم بیمار ہوئے تونے ہماری عیادت نہین کی
عرض کیا خداوندا تو سب آفتون اور بیماریون سے پاک ہے ایسا کب ہوسکتا ہے فرمایا ہمارا
فلانا بندہ بیمار تہا اگر تو اسکو پوچہتا مجہکو پوچہتا اور اسمین ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ
ایک گروہ میری امت کے قیامت مین پر ہون گے وے پرواز کرکے بہشت مین داخل ہوجاوینگے
انسے فرشتے پوچہینگے حساب دے آئے میزان دیکہہ آئے صراط پر گذرے وے کہین گے
کہ ہمنے کچہہ بہی نہین دیکہا اسوقت کہین گے تم کون لوگ ہو وے کہین گے ہم امت محمد
مصطفٰے صلعم کے ہین فرشتے عمل پوچہین گے وے جواب دینگے کہ ہم دو خصلت رکہتے تہے
ایک تنہائی مین خدا سے شرم رکہتے تہے گناہ نکرتے تہے دوسرے تہوڑے رزق پر راضی تہے
تب فرشتے کہین گے کہ بیشک مستحق ایسے درجہ کے ہو — تمام شد فقر نامہ حفیظ

چمن	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہدایت

نقل ہے کہ عبد اللہ بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کہ وہ اپنے زمانہ مین ابدال طرطوسی تہے
فرماتے ہین کہ مین نے محمد بن احمد عابد سے کہ وہ ائمۂ کرام سے ہین سنا ہے کہ مین روز جمعہ نماز
عصر کے بعد بیت المقدس مین باب سلیمان پر بیٹہا تہا کہ اچانک دو شخص آئے ایک مشابہ
آدمی وہ پاس آبیٹہا دوسرا بتفاوت وہ فرق سے بیٹہا مین نے ڈرتے ڈرتے بلا چارہ ہی پوچہا
کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو قریب والے نے جواب دیا کہ مین خضر ہون اور دوسرا
الیاس ہے تم کچہہ خطرہ نکرو ایک دعا مفید ترینا دن کہ جمعہ کے دن عصر کے بعد رو بقبلہ
یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ مغرب تک پڑہا کرو مراد دلی پاؤگے مین اس بات سے بہت
خوش ہوا اور سب خوف ڈر اور رعب دور ہوا پہر مین نے عرض کیا کہ آپکو اولیاء اللہ کا
حال تو بخوبی روشن ہوگا تب انہون نے کہا کہ ہان حقیقت حال یہہ ہے کہ جب آفتاب

عالم تاب رسالت مآب صلعم کا دنیا سے غروب ہوا تمام جہان اور جہانیان کا حال تنگ
وتاریک مرعوب ہوا تب زمین نے بگریہ وزاری جناب باری مین عرض کیا کہ خداوندا
تو نے اپنے حبیب کا نور اُٹھا لیا گویا جی جان کو نکال لیا اور مجھکو طوفان غم مین ڈبویا
اور بے رونق کردیا اب قیامت تک کوئی ہی نہو گا کہ جس کے سہارے سے مجھکو تسلی ہو
تو اس بگڑے جی کو بہلاؤن اور بہلاؤن اُسوقت یہہ حکم حاکم حقیقی ہوا کہ اسے زمین
تو مت گھبرا اور واویلا مت مچا تجھکو روشنی اولیاء اللہ سے کہ وے اُمت میرے حبیب
سے ہین آفتاب سا چمکاؤنگا اور آسمان سے زیادہ پُررونق کرودن گا انکے دل انبیأ
کے روشندلون سے زیادہ روشن ہونگے تیرے سب کارخانہ اُن کے ذریعہ سے بدستور
جاری اور ساری رہین گے۔ چنانچہ جناب باری نے ویسا ہی کیا کہ ہر زمانہ مین تین سو اولیاؑ
کے ذریعہ سے یہہ سب کارخانہ دُنیا اور آخرت کا جاری فرمایا اور اونکو اہل خدمت
مقرر کیا وہ سب اولیاء اللہ کہلاتے ہین تین سو نقبا اور ستر نجبا اور چالیس ابدال
اور آٹھہ اخیار اور پانچ عمدا اور تین اوتاد اور دو قطب اور ایک غوث کہلاتے ہین
اور بعضے بہتر نجبا چالیس ابدال تین اوتاد مشہور کرتے ہین اور دس نقبا اور سات عرفا
اور تین مختارون بیان کرتے ہین کہ سب کے سردار ہین اُنہین غوث کہتے ہین جب
غوث وفات پاتا ہے ایک صاحب اُن تین سو کا علی الترتیب قائم ہوتا چلا جاتا ہے
یہانتک کہ ایک اولیاء اُن مین سے مقرر ہوتا ہے اسی طور یہہ سلسلہ درجہ بدرجہ قیامت
تک جاری رہیگا اور بعضے اُن سے مثل غوث کے روشندلی مین بحکم محکم فخر نبی آدم
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہم پہلو انبیاء علیہم السلام اولوالعزم کے ہین فی الحقیقت
سب انبیاء ایک راہ حق پر ہین مگر بظاہر بعض احکام مین تفاوت ہوتا ہے تو ہر ایک کے
دین ومذہب مین فرق پیدا ہوجاتا ہے تب دوسرے نبی کے آنیکی حاجت ہوجاتی ہے
اوران مراتب مذکورہ اولیاء اللہ سے ایک دوسرے کو اصلا حقیقت سے کما حقہ آگاہی
نہین ہے ورنہ جو اعلی درجے والا ادنے درجے والے کو پاتا یہہ کہتا یہہ فرق خدا کی
خدائی سے خبردار نہین ہے بلکہ قابل سزا ہے علی ہذا القیاس ہر فرقہ کو اپنے قیاس پر

قیاس کر لو یہہ بات سنکر مجھکو تعجب آیا فرمایا کیا تمنے سورہ کہف مین موسٰے کا قصہ نہین پڑہا
جو اسقدر تعجب کرتے ہو پہر مین نے کہا آپ کا مقام کہان رہتا ہے فرمایا کچھہ مقرر نہین ہر دم اپنی
خدمت مقررہ مین ہمدم اور سرگرم رہتا ہون مجھکو جنگل کی خدمت ہے بہولے چوکے کو راہ بتاتا ہون
اور آفت زدونکو نجات دیتا ہون اور عورت کو جننے کے درد دکہہ سے چہوڑاتا ہون اور الیاس
کو دریا کی خدمت ہے کشتی آدمی جانور ڈوبتے کو بچاتا ہون مین نے کہا پہر بہی ملاقات ہوگی انہون
نے کہا ہان ہم دونون وقت حج اور رحلت اولیاء اللہ کے شامل ہوتے ہین ایک کاغذ جیب سے
نکال کر دکہایا پہر دونون صاحب چلے مین نے کہا مین بہی آپ کے ساتھہ چلون فرمایا تم ہمارے ساتھہ
نہ چل سکوگے پہر حضرت خضر نے فرمایا کہ مین صبح کی نماز مکہ مین رکن شامی پر پڑہکر اپنی خدمت پر جاتا
ہون پہر نماز ظہر مدینہ مین پڑہتا ہون بعد ادائے اوراد اور درود کے پہر خدمت مقررہ پر
جاتا ہون اور نماز عصر بیت المقدس مین پڑہتا ہون پہر خدمت مقررہ پر مستعد ہوتا ہون پہر نماز
مغرب طور سینا پر ہمراہ اولیاء اللہ کے ادا کرتا ہون پہر خدمت پر جاتا ہون اور نماز عشا سد
یاجوج پر پڑہتا ہون پہر صبح کی نماز مکہ مین پڑہتا ہون اسی طرح تا قیام قیامت حاکم حقیقی کے
حکم مین سرگرم رہونگا رسالہ وحدت الوجود مین من تصنیف غوث الاقطاب حضرت میر
سید محمد ساکن کالپی مین لکہا ہے بدین خلاصہ تجلیات حق سبحانہ تعالےٰ کے بحسب اسماء عظام
دو قسم پر ہے ایک جلالی۔ دوسرا جمالی۔ جلالی سے احتراز اور جمالی اقبال واجب ہے اور
ہر تجلی لطافت اور کثافت سے خالی نہین ہے لطیف مثل شہد و نفع مثل نماز ورورہ وغیرہ
اور کثیف زہر و نقصان متعلق دنیا ہے حس اور تجربہ سے ثابت ہوتے ہین تجلیات لطیف بدن
اخروی فائدہ نماز وروزہ کا بیان کرے اور تجلیات کثیف اسم ضار سرقہ و زنا مانند اسکے
کو منع کرے یہان پر حاجت پیغمبرون کی ہوئی اپنے سے باہر آنیکی ترکیب سنائی اور منزل کنگرہ
وحدت پر پہونچنے کی حقیقت قرار دی حق اور بندہ حجاب جہل اور غفلت اور وہم ہی موجودات
محسوسات ہے جسے عالم ملکوت کہتے ہین اور موجودات معقولات کو جبروت بولتے ہین اور
ماوراء انکے جو کچھہ ہے لاہوت ہے جو چشم حق بین ہو حق کو دیکھے کتب سلوک مین لکہا ہے کہ
جو شخص تربیت و تلقین سے سلوک مجاز ماذون کے بعد خلافت نامہ مطلق پاکر بامراد شیخ وقت

قابل ادب و تعظیم ہو جاتا ہے اور درجہ ولایت بھی پالیتا ہے اُسکی شان مین الشیخ فی القوم
کان النبی فی الامہ صادق آتا ہے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ راست آتا
ہے جیسا کہ سفینۃ الاولیاء مین لکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل المخلوقات ارباب اہل کرامات
با برکات اولیاء اللہ ہین اُنکی دوستی اور ادب اور تعظیم اور ملنا اعتقاد کرنا اور اخلاص اور
خدمت سے دیکھنا اور پاس جانا اور دینا دلانا اور خدمت وغیرہ جان اور مال کی سب خدا کے ساتھ
شمار ہوتی ہے کیونکہ وے جوان مرد ہین جنہنے اونکو راضی رکھا خدا کو راضی رکھا وے صاحب عالم
اور علم اور کرم نیک گفتار نیک کردار پابند شریعت و طریقت و حقیقت ہوتے ہین اُن کا ستانا
سبب غضب الٰہی ہے اور اُنکا دُکھ دینا موجب ویرانی و پریشانی و حیرانی کا ہے اور کوئی
اونکی حقیقت کار سے مطلع نہین اور دیدار مشایخ سے گناہ دور ہوتے ہین بلکہ سعادت دارین میسر
آتی ہے اور اُنکی صحبت مین رہنا افعال اور اقوال کا معمول کرنا باعث اقتدار ہے اور اون کے
قبور کی زیارت مثمر فی الدارین ہے بعضے کہتے ہین کہ دنیا مین دو چیز اچھی ہین ایک صحبت فقرا
دوسرے دوستی دوستان خدا ابو العباس کہتے ہین دوستان خدا کا ہاتھ پکڑ کہ وے شفیع ہین
اور جو کوئی دوستی دوستون اللہ سے منکر ہوا اُسکی سزا ہے کہ اپنے دوستون مین شمار نکرے نیکو نکی
صحبت نیکی سے زیادہ موثر ہے اسی طور بد کی صحبت بد تر ہے اولیاء اللہ امین حق ہین اُن کی
برکت سے مینہ برستا ہے اور اُنکے قدم کے صدقے سے روئیدگی اُگتی ہے جو کوئی اونکی خدمت باخلاص
تمام روز کرے سات سو برس کی عبادت کا ثواب پاوے اور جو اپنے شیخ طریقت اور حقیقت
اور صحبت کی خدمت کرے ثواب بہتر ہزار سال کا پاوے اور اُنکی روش پر چلنا انہین مین شمار
ہوا اور اُنسے مصافحہ سنت ہے اور اُنکے ہاتھ کو بوسہ دینا موجب آمرزش گناہان و مغفرت آخرت
و برکت دین و دنیا ہے اور جو شخص اُنکی زیارت کے لئے جتنے قدم چلے اُسی قدر ثواب حج اور
عمرہ کا پاوے اور جو وہ فرماوے بجالاوے اور اُنکا ہاتھ رسول اللہ صلعم کا ہے اور اسیطور اُنکی
دوستی اور اُنکے ساتھ سلوک کرنا خدا کے ساتھ ہے اگر ابلیس سبکو جنبش دیسکتا ہے مگر مشایخ
اور علماء باطنی فریب مین نہین آسکتے ہین۔ اگر وے چاہین ایک نگاہ مین کوہ عصیان کو اُکھاڑ
پھینکین کیونکہ وے مقبول حق ہین اور جو باوجود قرب اُنکا مقبول نہو دونون جہان مین مطعون

اُسکے برابر کوئی بدنصیب نہین اگر یہہ نہوتے تو ہر روز آسمان سے ہزار بلا نازل ہوا کرتین حضرت
غوث الاعظم قدس سرہ فرماتے ہین کہ اولیاء اللہ بادشاہ دنیا و آخرت کے ہین اور جو ولی جسجگہ
کے لئے مامور ہے وہ وہان کا رئیس اور حاکم ہے اور عبد اللہ مغربی کہتے ہین کہ درویشون کے قدم
کی برکت سے خلقت کی بلا دور ہوتی ہے اور ابوالحسن غزنوی فرماتے ہین کہ اولیاء اللہ و الیان
عالم ہین اُنکے قدم کی برکت سے مینہہ برستا ہے اور زمین سے نباتات اُگتی ہے اور کتب مشائخ سے
ثابت ہوتا ہے کہ چار ہزار اولیاء اللہ ہین وہ مکتومان کہلاتے ہین مگر وے آپس مین ایکدوسرے سے
واقف نہین بلکہ اپنے جمال حال کو نہین پہچانتے تین تن سرہنگان درگاہ حق ہین وہ اخیار کہلاتے
ہین اور چالیس تن کا نام رجبیون لیتے ہین اور ابدال اور سات تن کو ابرار اور چار تن
کو اوتاد اور تین کو نقبا اور دو تن کو امان اور یہہ دونون قطب کے داہنے بائین رہتے ہین ایک کو
قطب و دوسرے کو غوث کہتے ہین یہہ سب ایک دوسرے کو پہچانتے ہین اور باہم محتاج ہوتے ہین اور
ایک جماعت مفردان کی ہے کہ دے سبسے ممتاز اور بے نیاز ہوتے ہین اور عدد اُنکے طاق ہین اور
اونکا مرتبہ مابین نبوت اور صدیقیت کے ہے واللہ اعلم اور مشائخ چراغ امت ہین اُنکا دشمن بے ادب
دوزخی ہے اور اُنکا دوست حق شناس بہشتی ہے اُنکے ذکر کے وقت رحمت ہوتی ہے کیونکہ وہ
جماعت ازبس عالی مرتبہ ہے اور اُنہین کی شان مین اولیاءی تحت قبائی لا یعرفهم غیری
وارد ہے اور محقق ہے کہ اُنکی وفات کے دن ساتون آسمان اور زمین و مافیہا روتے ہین مومنو
کو بہت رنج ہوتا ہے مگر منافق کہ اُسپر لعنت خدا کی ہے خوش ہوتا ہے اور جو لوگ اولیاء اللہ کو ستاتے
ہین اپنے کردار کی بہت جلد سزا پاتے ہین اور ایسے ہی جو بات اُنکی زبان سے نکلجاتی ہے حق تعالے
اوسکو پورا کرتا ہے ؎ جسکو ہوتا ہے میسر وصل یار ✤ وہ بلاشک دیکھے ہے فصل بہار ✤ غنچہ
ہوتا ہے کھل بے روئے یار ✤ آنکھو مین آسکے خلیدہ ہو دین خار ✤ **فصل دربیان مقامات
عشرہ**۔ جاننا چاہئے کہ سلوک الی اللہ مین وقوف قیام ان مقامون کا از واجبات ہے لہذا
بطریق اختصار لکھے جاتے ہین توبہ پہلا مقام ہے ؎ جو کہ تائب ہے خدا سے ہو قریب ✤ یاد او سکو
ہجر کب آئے حبیب ✤ کہ مقام شہود پر یادگاری گناہ روا نہین ہے مگر مجاہدہ مین ماسوائے ذکر اللہ
سے توبہ کرے تو ندیم حق اور توبہ دو طرح کی ہوتی ہے ایک توبہ انابت عامیہ ہے دوسری توبہ استحیا

یہہ لوگ ہمیشہ محو شکر رہتے ہین اور خاص غفلت توبہ رکہتے ہین اور خاص الخواص اپنے فعل
اور خودی سے توبہ کرتے ہین اور اخص الخاص غیر اللہ دیکہنے سے توبہ بجالاتی ہے۔ **تقوی**
سلوک مین افعال کو حرام سے بچانا تقوی سے مراد ہے یعنی ہفت اندام کو حرمت سے باز رکہے
اور عقل کو فکر بد اور اندیشۂ مذمومہ سے صاف کرے یہہ تقوی عام ہے اور خاص الخاص ذکر
فکر علم غیر اللہ سے بچنا ہے **زہد** آخرت کیواسطے دنیا کو چہوڑنے سے مراد ہے بلکہ اپنی ملکیت مین
کچہہ نہ رکہے معاملات دنیا سے متنفر ہو اور غیر حق سے کنارہ کش ہو۔ **فقر** فخر ہے بلکہ زین المومن
مین شامل ہے سواد الوجہ فی الدارین ہے اور جملہ صفات فنا کرکے مقام بقا مین پہونچے **توکل**
متوکل محبوب حق ہین **صبر** رتبہ مع اللہ بسبب تحمل ہے **شکر** شکر پانچ قسم کا ہے ایک اعتراف نعمت
دوسرے اقرار ربوبیت تیسرے حق کو منعم برحق جانے چوتہے صفات منعم کی ادا کرے پانچوین سوائے حق کے
منعم نجانے شکر غیب عام کا ہے مگر بصورت شہود مقام خاص لوگونکا ہے **رضا** جسم اور جان کو
تسلیم حق کا ہے بمقتضائے الہی راضی رہے۔ **خوف** شر نفسانی سے ہر دم اور ہر لحظ خائف رہے
بظاہر و باطن **رجا** سوا حق کے کسی سے امید نرکہے اور اسکا فضل اپنے شامل حال جانے واضح
ہو کہ بعضے اولیاء اللہ سردی گرمی جہان کے متحمل ہوتے ہین شکستہ خاطر اور نرم دل حزین با عجز و نیاز
رہین اور تکبر و غرور نکرین اور اپنا بوجہ دوسرے پر نرکہین اور جور و جفا خلایق کا عوض
نلین بادشاہ حقیقی کے روبرو ذلیل و خوار گنہگار خطاوار کے طور حاضر رہین اور جو غیر اللہ ہو اسکو
چہوڑین مسکینی خاطر داری سے منہ نہ موڑین یہہ لوگ بہت بڑا رتبہ رکہتے ہین اسکو تواضع فقرا بہی
کہتے ہین۔ اور جسقدر اس راہ مین تصور اغیار ہے اسی قدر کمی مراتب ہے **خاتمہ** اکثر اولیاء اللہ حالت
محویت مین رہتے ہین جبکہ عالم تمیز ہون محویت کے بعد صحو حاصل ہوتا ہے اسکو سالک کہتے ہین اور
انس گستاخی عاشق کی معشوق کے ساتہ گنی جاتی ہے محبت اولیاء اللہ یہہ ہوتی ہے کہ مخلوق کے ساتہ
بالتفات مرغوب رہتے ہین لذت نفسانی نہین پاتے ہین فنا تمیز لذات محضور ہے اسکے تین مرتبہ ہین
اول فنا فی الشیخ فنا فی الرسول فنا فی اللہ اور فنا رسالک تین قسم پر ہے ایک افعالی دوسرے صفاتی
تیسرے ذاتی اور بقا حق جو کوئی اس مرتبہ کو پہچانتا ہے وہ سب لطف پاسکتا ہے اور توحید کی
تین قسم ایک توحید افعالی دوسرے توحید صفاتی تیسرے توحید ذاتی اور اہل توحید دو قسم کے ہوتے ہین

ایک وجودیہ دوسرے شہودیہ وجودیہ تمام عالم کو فرق صورت کو کہ حقیقت مین نہین ہے دور
کرتے ہین دوسرے کہتے ہین کہ خدا سب سے پاک ہے اور منزہ ہے اور سب اُسکے احاطہ قدرت اور
اور علم مین ہے تشبیہ اور مثال سے وہ پاک ہے اُسکی معیت پرتو آفتاب کے سے ہے جو دکھائی دیتا
ہے وہ غلبہ عشق ہے بندہ محض غیر ہے مذاہب محققین اور عارفین مین تعین غیر کو عین حقیقت بیان
کرتے ہین اس عقیدہ مین اُسکی شان برحق ہے نسبتون سے پاسکتے ہین ظاہر مین خلق کو غیر کہہ سکتے ہین
حقیقت مین عینیت ہے یہہ مذہب فرقہ ناجیہ کا ہے اسمین الحاد اور زندقہ نہین ہے اسیواسطے ناجیہ کہلاتا
ہے اولیاء اللہ کا عرس کرنا فاتحہ دینی اور اُنکی فاتحہ کا کھانا کھانا سب درست شریعت مین ہے اور طریقت
مین عین حقیقت منکر اس کرامات اولیاء اللہ کا سیر مردود ہے واللہ اعلم بالصواب ۔ تمام شد

رسالہ چمن ہدایت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال ایمان کسے کہتے ہین جواب ایمان سے مراد یقین لانا ہے جو بدل یقین لایا نبوت رسول خدا
علم ہو وہ یقین لایا کلام اللہ پر کیونکہ صورت نزول کلام اللہ کی اور مخلوق کو نہین معلوم ہوئی حضرت
کے فرمانے کے موافق جانا کہ یہہ کلام اللہ ہے اگر حضرت کے فرمانے پر یقین نہوتا تو کلام اللہ پر کیونکر یقین
ہوتا پس جو یقین لائے صاحب ایمان ہوئے اور جو حضرت کے فرمانے پر یقین نہ لائے وہ کافر رہے جو ایمان لائے
ان پر شرایط اسلام فرض ہوئی اور وہ لوگ بموجب فرمانے حضرت کے قایم ہوئے سوال کلام اللہ کا
جو حضرت پر نازل ہوا کیا ایک وقت مین نازل ہوا جواب ایک وقت مین کلام اللہ نازل نہین ہوا
بلکہ بوقت مختلف ہر ایک معاملات کے باب مین علیحدہ علیحدہ احکام نازل ہوئے سوال جو جو احکام
اللہ تعالے نے حضرت پر نازل فرمائے کیا حضرت اُنکو تحریر فرماتے تھے جواب حضرت اُمی تھے حضرت
تحریر نہین فرماتے تھے الا اور اصحاب کاتب وحی تھے اور کل کلام اللہ کی ترتیب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ
سوم رسول خدا کی ہے سوال حضرت رسول خدا کے روبرو جو مخلوق داخل اسلام ہوئی وہ تو شرایط اسلام بموجب
بموجب ارشاد حضرت کے قایم ہوئی اور بعد حضرت کے جو مخلوق داخل اسلام ہوئی وہ کیونکر طریق اسلام پر قایم
ہوئے جواب جو جو خدمت شریف اور جو جو احکام کلام اللہ شریف کے ہر ایک کام کے واسطے روبرو حضرت کے

جاری ہوکر مخلوق خدا کو اُسپر عمل ہوا تہا وہی احکام اور حدیث اُس مخلوق کیواسطے کافی ہوا
جو بعد حضرت کے داخل اسلام ہوئے **سوال** جس جس احکام کلام وحدیث شریف پر روبرو حضرتکے
مخلوق کو عمل تہا وحضرت کے ارشادکے باعث عمل تہا بعد حضرت کے انہی احکام اور حدیث پر کسطرح
پچہلی مخلوق کو ہان کرنا لازم اور لایق اطمینان کے ہوا اور کیونکہ جاناکہ وہی احکام اور حدیث ہے جو
جو روبرو حضرت کے جاری تہا **جواب** حضرت نے فرمایا تہاکہ بعد میرے ہر ایک معاملات مین درباب حق و
باطل جیساکہ میرے یہہ چارون اصحاب ہین ابوبکر صدیق وعمر خطاب وعثمان غنی وعلی المرتضےٰ رضی الله
تعالےٰ عنہم کہین اُسکے موافق عمل کرنا اور جو دریافت کرنا ہو اُنسے دریافت کرنا چنانچہ بعد حضرت کے
جو ہدایت چارون اصحاب ممدوح فرماتے تھے اُسپر سبکو عمل تہا اور وہی کافی ہوا واسطے اطمینان
پچہلی مخلوق کے اور یہہ ہی وجہ ہوئی پچہلونکے واسطے رہبری اور ہدایت کے کہ جیسا حضرتؐ نے بعد اپنے
درباب حق وباطل کے دریافت کرنیکو مخلوق سے بباعث افضل وعالی رتبہ ہونے اصحابونکو ارشاد
فرمایا ایسا ہی اصحابون نے بعد اپنے امامین وخدمین کو اور مخلوق سے بہتر اور افضل جانکر اجازت دی کہ
پیروی اُنکی دیگر مخلوقات پر واجب ہوئی اور جیساکہ حدیث شریف اور معنے کلام الله شریف کے امام
صاحبون نے سمجہے اور مخلوقات نہ سمجہہ سکتی اور نہ کوئی سمجہہ سکیگا کیونکہ وہ قریب زمانہ صحابہؓ کے بلکہ
صحبت اصحابہ سے مشرف ہوئے تہے اور کسیکو یہہ کہان ملا **سوال** جو جو امام جنکی ہدایت پر عمل خدا جب
ہے اُنکے نام کیا ہین **جواب** نام اُنکے یہہ ہین امام اعظم رحمۃ الله علیہ امام مالک رحمۃ الله علیہ
حضرت امام شافعی رحمۃ الله علیہ وحضرت امام حنبل رحمۃ الله علیہ اور دین محمدی کہان چارون
امامون کے طریق سے رونق کامل ہوئے اور تمام عرب مین بلکہ خاص کعبہ شریف اور مدینہ منورہ مین
ان چارون امامون کے طریق پر عمل ہے اور کوئی حجت اُسکی صحت مین تلاش کرنے فضول ہے
سوال دین کسے کہتے ہین **جواب** دین وہ جو اپنے وقت کے نبی کے فرمانے پر عمل کرے اور اُنکا
کلمہ پڑہے **سوال** مذہب کسے کہتے ہین **جواب** مذہب وہ ہے جو کہ دین نبی کے احکامون پر
عمل کرنیوالا امام کے طریق پر چلنا مذہب کہلاتا ہے یعنے جس صورت سے واسطے تعمیل احکام خدا
اور رضا کے رسول کے امام کہے اسی صورت پر عمل کرنے کو مذہب کہتے ہین **سوال** جو چار امام ممدوح
دین محمدی مین ہوئے ہین اُنکا طریق ایک ہے یا مختلف **جواب** علیحدہ علیحدہ چارون امامونکا

طریق ہے کیونکہ کسی موقع پر آنحضرتؐ نے کسی معاملہ مین اجازت دی اور کسی موقع پر اُسی معاملہ مین ممانعت فرمائی جس امام صاحب کو صحت اجازت کی ہوئی اُنکے طریق اجازت ہوئی اور جس امام صاحب کو صحت ممانعت کی ہوئی اُنکے طریق مین ممانعت ہوئی اسیوجہ سے طریق ہر ایک امام کا علیحدہ علیحدہ ہے۔ سوال مقتدی کو چارون اامونکے طریق پر عمل کرنا چاہئے یا کیا جواب مقتدی کو چاہئے کہ ایک امام صاحب کے طریق پر عمل کرے کیونکہ اگر سب کے طریق پر عمل کریگا تو اول تو مطابق تذکرہ پہلے کے کہ اجازت و ممانعت ہر ایک موقع پر ہوئی حق و باطل مین تمیز نہ رہیگی دوسرے کثرت سے باہر ہوکر خلاف اس حدیث شریف کے ہوگا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ میرے دین کی باتون مین جسطرف اجماع زیادہ ہووے اوس سے اتفاق رکھو چنانچہ روم و شام و عرب و عجم ایران و توران و خراسان افغانستان و ہندوستان جہانتک روئے زمین پر دین محمدی کے لوگ ہین سبکا اتفاق اسپر ہے کہ جس نے جس امام کا طریق اختیار کیا ہے اُسکا عمل اُسی امام کے احکام پر ہے پس جو اُسکے برخلاف کریگا وہ ناحق پر ہے سوال جو کثرت پر خیال رکھنا ضرور اور لازم ہے تو حضرت امام حسینؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھہ صرف بہتر آدمی تھے اور یزید کے ساتھہ ہزارون آدمی تھے باوجود اس کثرت کے وہ ناحق پر تہا اور باوجود اس قلت کے حضرت امام حسینؓ حق پر تھے کیا اُسوقت کثرت پر لحاظ نہ تہا جواب اگر اُس موقع پر حضرت امام حسینؓ واقعی بہترین آدمی تھے لیکن جو بات متنازعہ تہی اُسپر کل دینداران ہر ایک شہر و دیار کا جو دین محمدی مین تھے اتفاق اُنکا حضرت امام حسینؓ کے ساتھہ تہا پہر قلت کہا رہی کثرت پر ہی کثرت ہوگئی سوال اسلام کے واسطے کیا شرط ہے جواب خدا کو وحدہ لاشریک جانے اور کل شے پر خدا کو قادر اور کل شے خدا کے علم مین جانے اور جو کار نیک ظہور مین آوے اُسکو عنایت خدا کی سمجھے اور جو فعل بد سرزد ہووے اُسکی خواہش اپنے نفس کی جانے اور نبی علیہ السلام کو بندہ خدا کا اور رسول اللہ کا جانے اور جو جو نبی علیہ السلام پہلے ہوچکے ہین اونکو سچا اور برحق سمجھے اور صحیفہ اور کتابین اور قرآن مجید نبیون کے پاس نازل ہوئے انکو سچا اور حکم اللہ کا جانے اور آل و اصحاب رسول اللہ کو جملہ مخلوقات سے بہتر اور افضل جانے اور چارون اصحابون کو برابر جانے اور محبت چارون اصحابون کی برابر دل مین رکہے اور محبت اہل بیت اور محبت قرآن مجید کی واجب جانے اور محمد مصطفےٰ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھے اور خدا کی راہ مین جان و مال دینے پر مستعد رہے اور قیامت حاکم

ہونے کو سچا جانے اور کرامت ولی اللہ کو برحق جانے اور حرام کو حرام اور حلال کو حلال سمجھے اور مشرکو نکو اپنا دشمن جانے **سوال** مشرک کسے کہتے ہین **جواب** مشرک وہ ہے جو خدا کی پیدا کی چیزونکو پوجتے ہین اور انکو اپنا مددگار جانتے ہین جیسا کہ بعض گروہ چاند اور سورجکو اور بعض گروہ آگ کو پوجتے ہین اور بعض گروہ پانی کو جسکو گنگا جمنا کہتے ہین اور بعض گروہ دیوتون کو اور بعض گروہ اُن آدمیونکو جنکو خدانے کسیقدر طاقت دی تھی جیسے رام و لچھمن و کنہیا دیبی اور بھیرون اور بعض گروہ جانورونکو جیسے گائے اور بندر اور ہاتھی اور بعض گروہ بتون کو جنکو اپنے ہاتھہ سے بناتے ہین اُنکو سجدہ کرتے ہین اور نجوم اور جادو پر عمل کرتے ہین ایسے جاہلونکو مشرک کہتے ہین **سوال**۔ جاہل کسے کہتے ہین **جواب** جہالت وہ ہے کہ جو خدا کو نہ جانے اور جو اُسکی پیدائش سے ہے اُسکو خدا جانے اور ایک جاہل اس قسم کے ہین کہ قبرونکو سجدہ کرتے ہین اور مزار مبارک اولیاء اللہ سے اپنی حاجت براری چاہتے ہین اور جو کوئی حاجت اُنکی بحکمت الٰہی بر آتی ہے اُسکو جانتے ہین کہ فلان بزرگ نے میری یہہ حاجت براری کی معاذ اللہ یہہ جہالت قریب شرک کے ہے اللہ بچاوے **سوال** جبکہ کرامت اولیاء اللہ کی برحق ہے پھر اُنسے حاجت طلب کرنی کیون چاہیے **جواب** کرامت اولیاء اللہ بیشک برحق ہے مگر یہہ جانے کہ کوئی بزرگ اپنے ارادہ طاقت سے کچھ کام نہین کر سکتے بلکہ یہہ جانے کہ انکو بزرگی اور کرامت یہہ ہی ہے کہ اللہ انکی دعا کو قبول کرتا ہے اور انکو مدد بھی دیتا ہے اور اللہ کی مدد سے وہ جسکے واسطے دعا کرتے ہین وہ ہوجاتا ہے اس لئے یہہ مناسب ہے کہ جب کسی بزرگ یا اولیاء اللہ سے کسی اپنی حاجت کیواسطے کہے تو یہہ کہے کہ آپ مقبول بارگاہ حقیقی ہین میرے حق مین دعا کیجیے کہ میری فلان حاجت درگاہ الٰہی سے بر آیے یہ نہ کہے کہ آپ میری مراد پوری کرین **سوال** معجزہ کسے کہتے ہین **جواب** معجزہ کے لفظ کے معنے عاجز کرنے کے ہین سو یہہ رتبہ نبوت کا ہے کہ اللہ تعالے نے جو وقت جس کافر نے ایسا سوال کیا اور ایسے کام کا ظہور چاہا جو انسان نہین کر سکتا فوراً نبیون نے ساتھہ حکمت اپنی کے ظاہر فرمایا اسکو معجزہ کہتے ہین **سوال** کرامت کسے کہتے ہین **جواب** کرامت بزرگ کو کہتے ہین یہہ اللہ تعالے نے رتبہ غوثون اور قطبون اور اولیاء اللہ کو عطا فرمایا کہ جنکو اُنکی مقبولیت مین شک ہوا اور امتحاناً اُسنے ایسا سوال کیا کہ جسکا ہونا عقل سے باہر معلوم ہوتا تھا اور پھر وہ اللہ کی قدرت سے پورا ہوا

تاکہ مقبولیت اُسکی اور مخلوق پر ظاہر ہووے اُسکو کرامت تصور کرنا چاہیے **سوال** بدعت کسے کہتے ہین **جواب** بدعت وہ چیز ہے کہ جو چیز کہ جو واسطے دین کے راستہ از روئے شریعت حضرت ہے اُنمین کوئی بات ایجاد کرے اُسکو بدعت کہتے ہین جیساکہ مرد عورت کا نکاح ہونا فرض ہے اُسکے واسطے بموجب احکام خدا شریعت سے ایک قاعدہ مقرر کیا گیا ہے اور کوئی شخص برخلاف قاعدہ شریعت کے نکاح کرا دے اور باجہ بجوادے اور مہدی لگاوے اور کنگنا باندہے اور خطبہ نکاح بہی سُنے جو فعل برخلاف شریعت کے سرزد ہووے یہہ سب بدعت مین داخل ہین **سوال** جو جو فرقہ اہل اسلام مین ہین اپنے طریق کو بحوالہ احکام قرآن مجید کے اور حدیث شریف کے ثابت کرتے ہین اور طریقون کو غلط بتاتے ہین سب طریق اگر صحیح ہین تو پہر تکرار کیا ہے **جواب** صحیح وہ طریق ہے جسمین حسد نہین ہے اور حسد سے وہ گروہ بچا جو چارون اصحابون کی محبت برابر رکہتا ہے اور اُسکو روشنی دل کی حاصل ہوگی اور جسکو روشنی دل کی حاصل ہوگی وہی مطلب اصلی قرآن مجید کو پہنچیگا اور اُسیکا طریق صحیح و درست ہوگا اور راہ راست پر قایم رہیگا **سوال** راہ راست کیونکر حاصل ہووے **جواب** احکام خدا اور خدا کے رسول کے تعمیل کرنا جس طریق سے امام صاحبون نے مقرر کیا ہے اُسپر قایم رہے اور شرک و بدعت سے پرہیز کرے اور ہر وقت خوف خدا کا دلمین رکہے اور آپکو بُرا جانے اور عاقبت بخیر کا خواستگار رہے اور روزہ اور نماز اور حج اور زکوٰۃ ادا کرے اور ظلم سے باز رہے اور فضل خدا کا امیدوار رہے کسی عبادت پر تکیہ نکرے عبادت کرے اور ڈرے خدا سے

جسے چاہے جنت مین دیوے مقام ÷ جسے چاہے دوزخ مین رکہے مدام

نبی پر پڑہون مین درود و سلام

سوال اختلاف طریق کا کیا باعث ہے **جواب** جو لوگ راہ راست سے پہرے اُنہون نے اپنا طریق علیحدہ اختیار کیا اور جو مطلب اصلی احکام کلام اللہ شریف کا ہے اُنپر منکشف نہوا جیساکہ رافضی منجملہ چارون اصحابون رسول اللہ سے صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مانتے ہین اور تینون اصحابون سے بغض کرتے ہین یہ خیال اُنکا غلط ہے کیونکہ چارون اصحابون مین باہم محبت الٰہی ہے جب ایک سے محبت اور تین سے بغض کوئی کرے تو بسبب محبت حقیقی باہمی وہ ایک

محبت کرنیوالے ... کیسے خوش اور راضی ہو ویگا۔ ایسا ہی خارجی فقط حضرت علیؓ سے بغض رکھتے
ہین اور ایسا ہی ... شفاعت رسول اللہ سے اور قطب کی قطبیت اور غوثون کی غوثیت اور ولیونکی
ولایت سے منکر ہوئے اور اسیطرح لامذہب کسی امام کی تقلید نہین کرتے پس ایسی صورت سے جو جو طریق
راہ راست ... باہر کسی نے اختیار کیے وہ مختلف نامون سے مشہور ہوتے رہے اور سوائے طریق چار یاری
صوفی کے ... بعض پیدا ہوا اور انکو مطلب قرآن مجید صحیح ظاہر نہوا اسی وجہ سے علماء صوفی
طریق راہ راست کے رسالہ اور کتابین تصنیف فرماتے رہے ہین تاکہ وہ لوگ راہ راست کو اختیار
کرین اور جو بغض و حسد مقبولان بارگاہ کیطرفسے انکے دلون مین جائے پذیر ہے وہ باہر ہووے مگر وہ لوگ
بدقسمتی سے غور نہین کرتے اور بغض و حسد سے باز نہین رہتے اس وجہ سے چند طریق اہل اسلام مین ہو
رہے ہین **سوال** ایصال ثواب کیمردہ کیواسطے کہ جو اسکے پسماندہ کہانا پکوا کر کہلواتے ہین یا قرآن
شریف پڑہتے یا پڑہواتے ہین اور درود شریف پڑہتے یا پڑہواتے ہین اور پارچہ وغیرہ دیتے ہین پہنچتا
ہے یا نہین **جواب** کچہہ بطور جائز وارثان مردہ نے کیا اور وہ درگاہ الٰہی مین مقبول بہی ہوگیا تو
بیشک ثواب اسکا ... پہنچیگا اور جو وارث مردہ بنیت خالص واسطے اللہ کے کریگا اسکو بہی ثواب حاصل
ہوگا چنانچہ ... مین بہی یہی عمل جاری ہے **سوال** جائز کسطرح ہے اور ناجائز کسطرح ہے **جواب** ناجائز اس
طرح ہے کہ مردہ جسوقت مرے اسوقت اسکے وارثان سر پیٹین اور بیان کرکرکے روئین اور نہلانے مین دیر کرین
اور اپنی رسوم پر خیال رکہین اور جسطرح احکام شریعت ہے اسکے برخلاف تجہیز و تکفین کرین اور بعد رکہنے
قبر کے تیسرے روز قبر پر جمع ہووین اور سوائے جہگڑے دنیا کے اور حقہ پینے کے ذکر اللہ کا نکرین نہ کلمہ
طیب پڑہین اور جب سب عزیز و اقربا جمع ہوجاوین تب وارثان مردہ گہر پر مردہ کے جاوین اور اسوقت
عورات بیان کرکر روئین اور اسکو تیجہ کہکر مشہور کرین اور پہر موافق اپنے مقدور کے ایکدن مقرر کرکے
کہانا پکاوین اور سب ملنے والونکو جمع کرکر جو کہانا پکا ہوا ہے پہلے اسمین سے اپنے پچہلے مردونکے نام کی رکیبیان
بہرکر کہانیکی الگ رکہین اور فقیر اسکے نام لیتا جائے اس سے فارغ ہوکر کہین کہ اب وہ لگ چکے پہر اورون کو
کہلاوین اسکو فاتحہ مشہور کرتے ہین اور ایک صورت سیوات مین اور ہے جسکو سلبدی پہر ناکہتے ہین یہ سب ناجائز
اور ممنوع ہین اور یہی طریق کو ہر ایک طریق مین ناجائز سمجہا ہے اور جائز یون ہے کہ جب کسی کے گہر مین کوئی مرجاوے
اسوقت ماتم نکرین یعنے ماتہا اور سینہ نہ کوٹے اور چلاکر نہ رووے اور جہانتک ممکن ہو جلد اسکو غسل بموجب

احکام شریعت کے دیکھو اور کفن معمولی جو شرع شریف مین جائز ہے دیکر اُسکا جنازہ ... شریعت
کو لیجاوین اور راہ مین کسی جائے صاف مین جنازہ رکھکر اوسپر نماز خدا کی حسب ... شریعت ادا
کرین کہ اُس نماز کے ادا کرنے سے یہہ فائدہ ہے کہ اگر وہ مردہ گنہگار ہے اور اُس ... جماعت
کوئی مقبول بارگاہ ایزدی کا ہے تو اُسکی دعا کی برکت سے اُس مردہ کے گناہون کے عذاب مین
تخفیف کی امید ہے اور اگر وہ مردہ مقبول ہے اور جو اُس جماعت مین گنہگار ہین اُنکے حق مین مردہ دعا
کریگا اور امید ہے کہ بعنایت الٰہی گنہگارونکے گناہ عفو ہو جاوینگے اور یہہ بھی ضرور ہے کہ اگر وہ مردہ خود یا
اُسکے وارث صاحب مقدور ہین تو جو نمازین فرض اس مردہ کے قضا ہوئی ہین اُسکے عوض کفارہ از روے
حساب شرعی غلہ منگاکر قبل از رکھنے قبر مین مردہ کے اُس غلہ کو محتاج اور مسکینونکو تقسیم کردے اور یہہ بھی خیال
رہے کہ مردہ کو قبر مین غرب کی طرف سے اُتارے اور اگر منہہ مردہ کا قبلہ رو نہو تو منہ مردہ کا قبلہ رو
کردے اور پھر آہستگی سے وہ پٹاؤ قبر پر رکھکر جملہ ہمراہیان مٹی دونون ہاتھون سے تین تین مرتبہ ڈالین اور
بہتر ہے کہ مٹی ڈالنے کیوقت سورۂ اخلاص پڑہتے جاوین یا مٹی کے اور جب تودہ قبر کی بنائی جاوے تب دو آدمی
ایک سر کیطرف اور ایک پیرون کی طرف کلمہ کی اُنگلی رکھکر سر کیطرف والا اول رکوع سورہ بقر کا اور پیرونکی طرف
والا آخر رکوع سورۂ بقر کا پڑہین پھر سب ہمراہ جمع ہوکر ہاتھہ اُٹھاکر سورۂ فاتحہ و سورۂ اخلاص پڑہ کے
جناب باریمین اُسکی مغفرت کے واسطے دعا کرین اور جو وارثان مردہ ہین وہ اپنے گھر واپس اگر صبر کرین
اور تین روز تک اپنے تعلق کا کام چھوڑ دین تیسرے روز کوئی جائے صاف و پاکیزہ مقرر کرکے بیٹھین
باتباع حکم رسول خدا صلعم سوالاکھہ کلمہ طیبہ پڑہین اسوقت جو عزیز اور دوستدار دیگر اونکے ہون وہ
بھی اُنکی امداد پر ہوا نے سوالاکھہ کلمہ کے کرین اور جو ممکن ہو تو تمام کلام اللہ شریف پڑہکر معہ سوا
لاکھہ کلمہ کے اوس مردہ کی اروح کو بخشین بعد اُسکے جو جو عزیز اور دوستدار وارثان مردہ کے ہین اُنکو
فہمایش کرین کہ صبر اختیار کرو اور اپنے کاروبار سے خیال کرو اور جو سوالاکھہ کلمہ کا شمار پورا ہونا اور
قرآن شریف کا ختم ہوکا ہونا تھوڑی دیر مین اور صورتون سے علمائے متقدمین کو دشوار معلوم ہوا اسواسطے
یہہ براے آسانی تجویز قرار پائی اور ساڑہے بارہ آثار چنے بریان وارثان مردہ منگاکر جو جو لوگ فراہم
ہوے ہین اُنکے روبرو رکھدین وہ لوگ تھوڑے تھوڑے اپنے آگے رکھکر اُسپر کلمہ پڑہین اور کل قرآن شریف
کے ایک ایک اور سپارہ بھی پڑہین اسیطرح دونون عمل جلد پورے ہوجائینگے اور جب یہہ دونون

پورے ہوجاویں یعنے مسئلا کہ کلمہ چنیوں پر پڑہکر پورا کرایا جاوے اور جسقدر قرآن مجید پڑہا گیا ہو اُس
وقت ختم موافق قاعدہ کے پڑہکر اُس مجلس کو برخاست کرین اور درود جنے اوسکے ہمراہ خواہ بتاشے خواہ دیگر
شیرینی ملاکر اہل مجلس کو تقسیم کرین اور اس محفل مین حقہ نوشی اور دیگر باتین نہون بلکہ بہ تعظیم کلام اللہ
شریف خوشبو روشن کیجائے اُسکو سوم کہتے ہین یہہ درست ہے اور قدیم سے اسپر علماء فتوے ہورہا ہے
سوال دن و تاریخ مقرر کرکے فاتحہ دلانا جائز ہے یا ناجائز **جواب** جو یہہ دن ضروری سمجھ کر
دسوین دن دسوین کی فاتحہ کرنی اور بیسوین دن کی بیسون کی فاتحہ کرنی اور چالیسوین دن چہلم
کی فاتحہ کرنی اور یہہ سمجھنا کہ اگر ان دنون مین نہوگی تو پہر صواب نہ پہونچیگا یہ ناجائز ہے بلکہ جب
خدا دے جب کہانا پکا کر بہوکونکو کہلا وے اور پارچہ اور نقدی مسکینونکو تقسیم کرے اور درود شریف
اور قرآن مجید پڑہکر اُسکی روح کو بخشے مگر یہہ ضرور ہے کہ جو کچہہ دیوے یا کہلاوے یا پڑہے سب
واسطے اللہ کے سمجھے اور صواب اُسکا مردہ کی روح کو بخشے اسطرح جائز ہے اسیطرح جب کرے اور کوئی
دن اور تاریخ نہ مقرر ہووے تو دعوت مین کوئی کیسے آوے اسواسطے اسطرح دن مقرر کرکے جنکو بلانا ہو
اوس دن سے اطلاع دیوے اور بلاکر حسب استعداد اللہ واسطے کہلاوے اور اُسکا صواب مردہ کی روح
کو بخشے **سوال** جو کہانا روبرو رکہکر اُسپر فاتحہ پڑہتے ہین یہ درست ہے یا نادرست ہے **جواب**
غور کرو کہ برائے رفع دخل شیطان حکم ہے کہ جب کہانا کہانا شروع کرے اول بسم اللہ کہکر شروع
کرے تو معلوم ہوا کہ برکت بسم اللہ کے کہنے سے دخل شیطان کا نہین ہوتا اور جبکہ کوئی رکوع یا کچہہ
زیادہ یا چار قل مع درود شریف کسی کہانے پر پڑہا جاوے تو زیادہ صواب ہوگا اس سے صاف ظاہر ہے
کہ جائز ہے **سوال** بہت لوگ ہر مہینے کی گیارہوین تاریخ کو شیرینی پر یا کسی کہانے پر فاتحہ دیکر تقسیم کرتے
ہین اور اُسکو حضرت پیران پیر کی گیارہوین کہتے ہین اور بعض بعض لوگ سال مین بہ ماہ ربیع الثانی کی
گیارہوین کو نہایت تکلف سے کہانے پر یا شیرینی پر فاتحہ دلاتے ہین اور کہتے ہین کہ بڑے پیر کی گیارہوین
ہے یہ جائز ہے یا نہین **جواب** جو لوگ ساتہہ اس نیت کے کرتے ہین کہ یہ کہانا یا شیرینی یا نقدی جو کچہہ ہے
اللہ واسطے مین اسکو تقسیم کرتا ہون اور صواب اسکا حضرت پیران پیر کی روح پاک کو پہونچے تو جائز ہے اور
اور بصورت دیگر ممنوع ہوجاتا ہے **سوال** جو لوگ گیارہوین بطور جائز کرتے ہین اسکا کیا نتیجہ جانتے ہین
جواب حضرت پیران پیر مقبول بارگاہ اور حضرت رسالت پناہ صلعم ہی حضرت پیران پیر سے بہت خوش

اور راضی ہین اور سب اولیاء اللہ کی سرداری آپکو درگاہ الٰہی سے ہوئی ہے پس جسکو خدا کی
درگاہ سے اور رسول کے دربار سے ایسا رتبہ حاصل ہو جو کوئی اُنسے محبت کریگا اللہ اور اللہ کا رسول صلعم
اُنسے راضی ہوگا یہ کتنا بڑا فائدہ ہے کہ دنیا مین غور کرو کہ جسکو حاکم چاہتا ہے اُس سے سبکو محبت ہوتی ہے
اور جو کوئی اُس سے محبت کرتا ہے اُس سے وہ حاکم بھی محبت کرتا ہے کہ میرے چاہنے والے سے محبت رکھتا ہے پھر اپنے
پیارا ہے پس وہ خدا کہ جسکو کسیکی کسیطرح پروا نہین اور سب پر قادر ہے جب وہ کسی پر محبت کرے اور اپنا مقبول
فرما دے اور کوئی اُسکے چاہنے والے سے محبت کرے پھر کیون نہ عنایت اُسکی اُسکے حال پر ہووے ایسا ہی ہر ایک
اولیاء اللہ سے جو کوئی محبت کرتا ہے اُسپر اللہ کی عنایت ہوتی ہے اور اولیاء اپنے محبت کرنیوالے کے حق مین
جناب الٰہی مین دعا کرتے ہین ایسے ایسے فائدے ہین پھر اُس فعل کو کیونکر ناجائز سمجھا جاے اسیواسطے جو صوفی اولیاء اللہ
ہین وہ ہمیشہ اللہ واسطے خیرات اُنکے نام پر کرتے ہین جسطرح پہلے ذکر کیا گیا کہ فاتحہ اسطرح جائز ہے پس ایک
بزرگ نے جملہ مفید کا خلاصہ چار مصرع مین بہت اچھا تحریر کیا ہے۔ وہ چار مصرع یہہ ہین

بندۂ پروردگارم امتِ احمد نبی ۔۔۔ دوستدار چار یارم تابع اولادِ علیؓ
مذہب حنفی بدارم ملتِ حضرت خلیل ۔۔۔ خاکپائے غوث اعظم زیر سایہ ہر ولی

اگر کسیکو خدا ہدایت فرمائے اور مطابق ان چارون مصرع کے عمل ہو اور یقین کامل رکھے تو امید ہے کہ راہ
حق کو پہنچے اسی بیعت پر خاتمہ بالخیر ہووے تو اُسکی مغفرت مین شک نہ رہے **سوال** اولیاء اللہ کے مزار پر
جانا کسطرح جائز ہے اور وہان کے جانیکا کیا فائدہ ہے **جواب** اولیاء اللہ جو ہین وہ مقبول بارگاہ
ہین اور اُنکے حال پر ہمیشہ عنایت اللہ کی ہے اور وہ اولیاء ہر وقت عنایت سے باہر نہین ہوتے جب وہ
منتقل ہوتے ہین تو روح جسکے باعث یہہ جسم چلتا پھرتا ہے وہ اُس جسم سے علیحدہ ہوکر بباعث مقبولیت
مراتب اعلیٰ پر جاتے ہین اور وہ جسم زمین مین مدفون کیا جاتا ہے اور اُسجگہہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول
اور ملائکہ کی نگاہ بانی ہوتی ہے کیونکہ اُس جسم مین وہ روح ایک مدت تک قیام پذیر رہی ہے۔ جس نے
عبادت اللہ تعالیٰ کی کی اور اللہ تعالیٰ کی اُسپر عنایت رہی ہے ایسے ہی اُس جسم پر عنایت کی نظر اللہ
جلشانہ کی رہی ہے پس کوئی شخص اُس جسم کے مزار پہ جاوے اللہ تعالیٰ اُس سے خوش ہوتا ہے کہ یہہ میرے
پیارے کے جسم کے مزار پر آیا۔ اُسکو لازم ہے کہ وہان جاکر توحید خدا اور درود و الحمد چپکے پڑھے اور جانے
کہ یہہ مزار جسم مقبول بارگاہ حقیقی کا ہے چونکہ یہان نزول رحمت الٰہی ہے کیا عجب ہے کہ میرے

حال پر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور نتیجہ یہ کہ یہہ بزرگ مقبول بارگاہ تھے اگر اُن کو
میرے حال پر توجہ ہوویگی تو اللہ تعالیٰ کے دربار مین میرے حق مین دعاء خیر کرینگے اور میرے گناہون مین بھی
تخفیف ہوگی اور یہہ بھی فائدہ ہے کہ جب کوئی شخص ایسی جگہہ جاتا ہے وہان اسوقت اُس شخص کے جو شیاطین
بہکانیوالے مین اُس سے علیحدہ ہوجاتے مین بسبب عظمت نزول رحمت الٰہی وآمد ورفت فرشتگان کے
اور خیال خالص اُس شخص کا ہوجاتا ہے اُس حالت مین یہ جو کچھہ توحید خدا کی طرف خیال کرتا ہے ۔ وہ
بخوبی خیال مین آجاتا ہے اور جو عبادت اللہ کی کرتا ہے خالص ارادہ سے کرتا ہے اور خیال فاسد اُسکے
ارادہ سے دور ہوجاتے مین اگر اسیطرح جاوے اور اسطرح پڑھے تو باعث صواب کا ہے اور جو وہان
جاکر سجدہ کیا اور بطور شرک کہ جو کچھہ میرا مطلب ہے اس قبر سے پورا ہوگا اور بلا وضو گیا اور لہو ولعب مین
مشغول ہوا تو وہ بُرا ہے اور جیساکہ صورت اول مین مستحق صواب ہوا تھا اُسی طرح اس طرح مین مبتلائے عذاب
ہوگا **سوال** جو مرتا ہے اُسکو پھر زندہ کا حال معلوم ہوتا ہے **جواب** بعد مرنیکے وہ جیب روح سے
آدمی یا جانور کے جسم کو حرکت ہوتی ہے وہ اُس جسم سے علیحدہ ہوجاتی ہے اور جسم مردہ ہوجاتا ہے اور وہ
شے جس سے اسکا جسم چلتا پھرتا ہے وہ بدستور قایم رہتا ہے اگر آدمی گنہگار ہوکر مرا اُسکی وہ شے جس سے
یہہ پھرتا چلتا تھا مبتلائے عذاب ہوئی اور اسکی تکلیفات سے اُسکو فرصت نہ ملی جو زندہ کے حالات پر
اُسکو واقفیت ہو اور جو مقبول ہوکر مرا وہ عذاب قبر سے بچا اور فرحت اور آسایش اُسکو حاصل ہوئی
اس صورت مین زندہ کے حالات سے وہ واقف رہتے ہین اور جیساکہ عالم حیات مین سننا اور دیکھنا
اُن کو حاصل تھا ایسا ہی بعد مرنیکے بھی دیکھنا اور سننا اُن کو حاصل ہے بلکہ عالم حیات سے یہ بات
اور زیادہ ہے کہ حجاب کا پردہ نہین رہتا ہے اس وجہ سے جہان جس مقبول بارگاہ سے کوئی اپنی
محبت ظاہر کرتا ہے وہین اُسکو اُنکی طرف سے بشارت الٰہی نتیجہ محبت کا حاصل ہوتا ہے مگر بعد انتقال
مقبول بارگاہ حقیقی کو زندون کے حالات سے آگاہی ہو تو زندہ کو فیض جو اُنکی محبت سے ہوتا ہے
کیونکر ہووے یہی وجہ کافی ہے کہ جو مقبول بارگاہ الٰہی ہین اُنکو بعد انتقال کے حال زندون کا معلوم
ہوتا ہے اور اسپر [illegible] جانتا ہے جس پر جسقدر خدا کی عنایت ہوتی
ہے اور جو ہدایت فرمائی [illegible] ہوکر راہ حق دکھائی دیتی ہے بدون فضل مولا
کے محال ہے [illegible] جہانتک ممکن ہو اُسکے فضل کا طلبگار رہے اور

جو کچھہ حاصل ہوا اُسپر ناز ان نہو خداوند کریم کی لاپرواہی سے ڈرتا رہے نہ اُسکو دیتے دیر لگتی ہے اور نہ لیتے دیر لگتی ہے ایسی بارگاہ اعلیٰ مین بہتر ہے کہ اس دعا کا ورد رکھے۔

یارب ز گناہ زشت خود منفعلم	از قول بد و فعل بد خود مجلم
فیض بدلم ز عالم قدس فرست	تا محو شود خیال فاسد ز دلم
سپردم بتو مایۂ خویش را	تو دانی حساب کم و بیش را

تمت

سانس کا کھیل دم کا تماشا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الانسان افضل المخلوقات بالانفس للترکیبات والصلوٰۃ والسلام علی مظہر الکل الاول من الانفس لکلیات والجزئیات وعلی آلہ واصحابہ الذین بالانفس الطیبات وعلی اولیائہ الذین الشاغلین بالانفس للتراکیب المختلفۃ لکل محدثات وعلی المومنین القائلین بالانفس لافضل الذکر کلمۃ طیبۃ بکل وقت من الاوقات وعلیہم اجمعین اما بعد کہتا ہے محمد فخر الدین حنفی چشتی نظامی کلیمی فخری سلیمانی غلام احمدی ابن محمد بہار الدین وہو من شاہی عفی عنہم کہ جب بندہ تحریر ملفوظات حضرت پیر مرشد اپنے سے فارغ ہوا تو برائے تعلیم صاحبزادگان عالی مرزا محمد شاہ و مرزا محمود شاہ پسران صوفی مرزا احمد اختر صاحب چشتی القادری دہلوی الکرانوی مولف معالجات فخریہ سادہ سما جاب وغیرہ خلف الصدق حضرت میران شاہ محمد دارا بخت ولیعہد بہادر کے فوائد و قواعد نفوس جاریہ لکھنے شروع کئے اور نام اسکا سانس کا کھیل دم کا تماشا رکھا پس صاحب نفس کو واجب ہے کہ نفس سے غافل نرہے بلکہ جو غافل ہوا ہے ہوشیار کردے اور اسکی نہایت احتیاط رکھے کہ ضائع نہو کیونکہ مدار زندگی کا اسی پر ہے اور اگر اسکو صرف کرے تو یاد خدا مین صرف کرے اُسکے نگہہ رکھنے فائدہ دارین حاصل ہوتا ہے ترکیب اسکی حفاظت کی یہ ہے کہ کم بولے اور کم کہاوے کم سووے

کم چلے جماع کی کثرت نکرے اللہ تعالے ہر ایک فی ہی النفس کو نقیں بخشے اور نفس امارہ سے نجات بخشے اور
کریں اس سے فائدہ اوٹھائے وہ واسطے اس غافل نفس کے دعائے خیر فرمائے **فائدہ** جو تاثیر عالم صغیر مین ہے
وہی عالم کبیر مین ہے الگ الگ نیک بد کا حقیقت مین پیدا کرنے والا خالق مطلق ہے اور اسمین کیکا
دخل نہین لیکن انبیا علیہم السلام کو عقل کل دیکر رازونکو صورتاً اظہار کیا پس طالب کو چاہیے کہ سمجھ کو
عمل مین لائے رازون معنوی کو صورۃً دیکھے حدیث شریف مین آیا ہے کہ آفاق عالم صغیر ہے اور نفس
عالم کبیر ہے اور حکما کہتے ہین کہ عالم کبیر آفاق ہے اسلئے کہ آفاق مین طرفۃ العین مین ہزارون لاکھ بلکہ
کروڑون اندر کروڑون نفس پیدا ہوتے ہین اور معدوم ہوتے ہین پس النفس ایک نفس سے زیادہ نہین
کیونکہ عالم کبیر ہوگا۔ اسکا جواب پر صواب علمائے دین نے یون دیا ہے کہ اے حکما جانو النفس بیشک ایک
نفس ہے یعنے جسم سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی کے طفیل جمیع آفاق ظہور مین آیا کہ لولاک
لما خلقت الافلاک اور لولاک لما اظہرا لربوبیت پس ایک نفس لطیف کے لئے عام موجودات
کو مزین کیا اس سے معلوم ہوا کہ النفس عالم کبیر ہے اور آفاق عالم صغیر ہے اور آفاق کی ہر گردش کو
عالم مین تصرف ہے **فائدہ** جبکہ آفتاب اور ماہتاب کی گردش سے عالم صغیر مین خبرین نگاہ رکہنا **فائدہ**
عجیب بانہ ہودہ ہے صباح کے وقت جب چارپائی سے قدم نیچے رکہے جسطرف کا دم جاری ہے اوسیطرف کا قدم
زمین پر رکہے تمام روز خوشی اور خرمی کے ساتھ گذرے۔ اور فائدہ بہی رہیگا اگر اوسکی مداومت کرے
فائدہ اگر دونون نتہنون سے سانس جاری ہو کچہہ کام نکرے نہ پلنگ سے پاؤن اوتارے۔ **فائدہ** بزرگان
اہل دانش نے تحریر کرکے دونون پر حکم لگایا ہے روز جمعہ و پیر و بدھ امر دم چپ پر۔ یوم شنبہ اور یکشنبہ
اور پنجشنبہ دم راست پر اور چہارشنبہ کو دونون دم برابر جاری ہون تو بہتر ہے کہ دونون دم یکبار رہکر
عمل کرے تمام روز و شب سلامتی اور سعادت کے ساتھہ گذرے کوئی دغدغہ کام مین راہ ندے
فائدہ صباح کے وقت شوریدہ اوٹھے اس روز مین کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔
فائدہ دو شبانہ روز ایک دم جاری رہے اوس مین زن اوس کی حاملہ ہووے فرزند
یا دختر جو کہ جنے بخشا ور ہوگی بعد اوس کے تمام اولاد سے ایک فرزند
اوس کا صاحب جاہ اور رتبہ اعلے کو پہونچے گا۔ یہہ بشارت
بالتحقیق ہے جلدی کے کام کو داہنا سُر اور آہستگی کے کام کو بایان سُر بہتر ہے

آہستگی کے کام کو بایان سُر بہتر ہے۔ فائدہ اگر کوئی دعوی کسی پر کرے یا دشمن مجلس مین
آوے کام دم راست سے کرے فتح دیکھے۔ اگر کسیکو قرض دے یا کسی سے مانگے تو داہنے
سُر مین مانگے نکاح اور مکان بنانا بائین سُر مین بہتر ہے۔ فائدہ۔ دونون دم سراسر آئین
البتہ خطر ہے دیوانہ یا مالیخولیا یا سرسام وغیرہ ہو یہ سُر خالی علت سے نہ ہو۔ آزمودہ ہے۔ فائدہ
اگر دم چپ چار ساعت برابر آوے فتوح عالم غیب سے پاوے جو آٹھہ ساعت جاری رہے تشریف
ہووے جب چودہ ساعت چلے شادی دیکھے ایک شبانہ روز کے جاری ہونے سے اپنے ابنائے
جنس مین بزرگ زمان ہو۔ فائدہ اگر دم راست چودہ ساعت ایک جانب روان ہو خیر غیب
حاصل ہو اگر دم برابر آوین دوستون سے رنج ظاہر ہووے اگر آٹھہ ساعت چلے اپنے وقوع مین
آتی ہین ایسے عالم مین کہ الفس ہی سے کیفیات پیدا ہوتی ہین پس سالک وعارف کو چاہئے کہ
غافل نہ رہے دم کے ساتھہ واقف حال ہو تاکہ کیفیت اوقات اور ماہیت اسکی سے مطلع ہوجائے
فائدہ جان کہ عالم کبیر انسان ہے دم راست کی خاصیت آفتاب کی ہے اور دم چپ کی خاصیت
ماہتاب کی ہے اسی لئے دونون دم جاری نہین ہوتے ایک وقت مین مگر حالت خوف مین یا وقت
کرنے جماع کے یا بلندی پر چڑہنے کے یا سخت دوڑنے وقت کہانا کہانے کے۔ فائدہ کسیکو حرارت
غالب ہو تو سوراخ راست بینی کو ایک شبانہ روز بند رکہنے سے زائل ہوگی۔ اگر کسیکو رطوبت غالب
ہو جانب چپ پرتہ بینی پنبہ سے بند رکہے چار پہر مین رطوبت جاتی رہیگی۔ فائدہ کیا عمدہ تجربہ
ہے کہ پہلوئے راست پر بیٹھے اور کف دست راست زمین پر رکہے کہ انگلیان کہلی رہین بازو بدن
سے قدرے جدا رہین دم چپ جاری ہوگا۔ اگر راست جاری کرنا منظور ہووے جانب چپ
تکیہ کرکے اسیطرح بیٹھے دم راست جاری ہوگا بے روئی کے بند کرنیکے۔ فائدہ اگر چاہے کہ خواب
مین خاص ایک ہی دم جاری رہے پہلوئے راست پر سوئے دم قمر بند ہووے جو پہلوئے چپ
سوئے دم شمس بند رہے اس مین نفع بہت ہے اس عمل کو کرکے دیکہ لے۔ فائدہ جو عادت
اس طور کی رکہے کہ دن مین دم قمر اور رات مین شمس جاری رکہے اوسکو سستی اور درد دندان
درد استخوان وحرارت ورطوبت وسردی وخشکی وسحر وجادو وزہر مار وکژدم وزنبور ونیشون کا
عمل بالشرط کیا گیا ہے جہوٹ نہ بولے موئے سفید سیاہ ہوجائین اور جوانی از سر نو آئے۔

فائدہ۔ سفر کرنیکے وقت دیکھیں اگر دم راست جاری ہے قدم راست اول آگے رکھکے روانہ ہووے فتح بر فتح میسر ہوگی فائدہ مند منزل مراد کو پہنچکر آئیگے۔ **فائدہ** کسی بزرگ کے قدمبوس یا کسی امیر یا حاکم یا بادشاہ کے روبرو جانے کے وقت جو نتھنا دم کو باہر کرتا ہے اوسی طرف کا قدم پہلے بڑہاکے جاۓ اگر جنت مین قدم جیب بڑہاکے روانہ ہووے بعد پہنچنے کے اپنا دم راست جاری ہے تو پہلے کلام خود کرے اگر چپ جاری ہے تو پہلے سخن اونکو کرنے دے جنکے پاس حاضر ہوا ہے جو حاجت رکہتا ہے حسب خواہش کے ہوگی۔ **فائدہ** اگر لشکر غنیم مین ہووے تو سارا لشکر کا دم راست جاری ہے تو حملہ غنیم پر پہلے کرے اگر چپ جاری پائے حملہ غنیم کو کرنے دے خود استقلال مین رہے بعد اوسکے حملہ خود کرے فتح پائے مجرب ہے۔ **فائدہ**۔ ہاتھی گھوڑے اونٹ غلام کنیزک مثل اونکے جو کچھ خریدے دم راست جاری مین خریدے مبارک ہون گے اگر دم راست جاری نہو خریدے تامل کرے جب دم راست جاری ہو تب خریدے دم راست خود اسی ترکیب سے جاری کرے جو پہلے لکھی گئی ہے نفع ہوگا۔ مگر اعتبار کم ہے۔ **فائدہ** جامہ یا گہنا وغیرہ زرین لینا چاہیے دم چپ پر اور فصد کہلوانی اور حجامت بنوانی اور کہانا کہانے مین دم راست چاہیے۔ **فائدہ** بچونکو مکتب بہیجنا و لباس نیا پہننا پسر کا اور بنا کرنا عمارت کا اور باغ و زراعت ہونا دم راست جاری پر چاہیے اور دختر کا نکاح اور جہان بلا تے تحقیق دم چپ پر۔ **فائدہ** علاج کرانے بیمار مین اور خون نکلوانے بطور کہینچنے کے جونک سے یا پچھنے سے اور داغ دینے درد کے یا جانورونکے نعلبندی اسپ مین دم راست چاہیے۔ اگر سکہنا خبر یشنے اگر دس ساعت جاری ہو بیماری بدلی دیکھیے اگر بارہ ساعت جاری ہو کوئی دشمن ظاہر ہو کہ اوس سے آزار پہنچے اور اگر شبانہ روز چلے دنیا سے چلا جائے **فائدہ** کوئی سوال کرے کہ لشکر بیگانہ آیا ہے قلعہ محکم رکہین یا باہر نکلکر لڑین دیکھو کہ دم راست جاری ہے تو کہے کہ باہر نکل کر لڑو فتح پاؤگے اگر دم چپ جاری ہے تو حکم قلعہ محکم رکھنے کا دے باہر نکلنا مصلحت نہین ہے۔ **فائدہ** کوئی آنکر سوال کرے کسی مقصد اپنے کا جو رکہتا ہے مثلاً چوری کا یا غائب کے احوال یا خوف دشمن جو سائل نے جانب دم راست سے آکر سوال کیا ہے البتہ وہ کام اسکا ہو جائیگا اگر جانب چپ دم بند سے آکر سوال کیا ہے جواب مین

توقف کرے اسیطرح اگر مریض کا حال دریافت کرے راست دم کی طرف سے سائل آکر
سوال کرے صحت کا حکم کرے اگر پیچھے سے آکر سوال کرے حکم دم راست کا ہے اگر آگے سے
آکر سوال کرے تو حکم دم چپ بند کا ہے صرف مین یہہ صورتین کہ جانب دم جاری سوال کیا
سلامت زندہ ہے جب طرف دم بند سے سوال کیا خیریت سے ہو اگر جانب دم بند آکر اور
طرف جاری کے جاکر سوال کیا غالباً زندہ سلامت پہونچے اگر طرف دم جاری یا راست سے
آکر اور طرف چپ یا دم بند سے آکر سوال کرے مقصود سے سایل ناامید ہووے۔ **فائدہ**
کسیکو سانپ یا بچھو نے کاٹا ہو یا زہر دیا ہو اُسکے حال مین یہہ دیکھے۔ اگر جانب چپ دم جاری
آکر سوال کیا ہے معالجہ کیا جائے صحت پائے برعکس اُسکے ناامیدی ہوگی۔ **فائدہ** اگر سوال
حاملہ کے حال سے ہوے کہ لڑکا یا لڑکی جنے گی اگر جانب آفتاب سے سوال کیا ہے پسر اگر جانب
ماہتاب سے تو دختر جنے۔

تمت

شجرۂ کبرویہ فریدیہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی شیخ محی الدین عبد القادر
جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔
الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شیخ الشیوخ شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القادر سہروردی قدس سرہ
الٰہی بحرمت راز ونیاز شیخ عمار یاسر قدس سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شیخ المشائخ شیخ نجم الدین احمد الکبرےٰ قدس سرہ۔
الٰہی بحرمت راز ونیاز شیخ مجد الدین بغدادی قدس اللہ سرہٗ۔
الٰہی بحرمت راز ونیاز شیخ رضی الدین علی لالا قدس سرہٗ۔
الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شیخ احمد ذاکر جورقانی قدس سرہٗ۔
الٰہی بحرمت راز ونیاز شیخ نور الدین عبد الرحمٰن اسفرائنی قدس سرہٗ۔
الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شیخ شرف الدین محمود مزدقانی قدس سرہٗ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ قطب الاقطاب غوث زمان المخاطب بعلی الثانی میر سید علی ہمدانی قدس سرہٗ۔
الٰہی بحرمت راز و نیاز شیخ المشائخ خواجہ اسحاق اختلانی قدس سرہٗ،
الٰہی بحرمت راز و نیاز سید السادات سید محمد نوربخش قدس سرہٗ۔
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ محمد علی نوربخش قدس سرہٗ۔
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ محمد غیاث نوربخش قدس سرہٗ۔
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ حسن محمد قدس سرہٗ۔
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مظہر اللہ الصمد شیخ محمد قدس سرہٗ۔
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ یحییٰ مدنی قدس سرہٗ۔
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ فانی فی اللہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہٗ۔
الٰہی بحرمت راز و نیاز سراج الواصلین مقتدار عارفین حضرت مولانا نظام الدین اورنگ آبادی قدس اللہ سرہ العزیز۔
الٰہی بحرمت راز و نیاز تاج المحبوبین فخر العاشقین حضرت مولانا محمد فخر الدین دہلوی محب نبی قدس سرہٗ

پنجرقعہ فریدی

واضح ہو کہ موافق وعدہ کے مکتوبات حضرت غریب نواز خواجہ خواجگان حاجی حرمین شریفین حضرت مولانا اولانا خواجہ شاہ غلام فرید صاحب فرید ثانی سلمہ الرحمانی اوام اللہ افضالہ و نوالہ جمع کرکے ہدیہ ناظرین کردن کا سر دست یہہ پانچ رقعہ برائے مطالعہ غلامان حضرت صاحب موصوف کے شامل رسالہ ہذا کرتا ہوں رقعہ اول بجواب معنے خلق اللہ آدم علی صورتہ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم - عاشق الرلیش محب صداقت کیش مقبول بارگاہ داور مرزا احمد اختر ہموارہ در ذوق شوق درویشی بودہ شادکام باشند بکشوف آنکہ علمارکرام در شرح این کلام صداقت النضام اختلافی دارند الا چشم باید و فہم شاید کہ ظہور آن جمال خاص

پرتوی لایزال کمال در آئینۂ انسان اشرف البنیان عیان است چہ اگر درین مظہر
خاص آن حسن لایزالی نبودی امر بسجود ملایک را بچہ وجہ روئے نمودے آدم علیہ السلام
ہم وران وجہ مسجود است این رمز شناس است زیادہ بجز دعائے احسن الاعمال
خیر المال چہ نگاشتہ آید ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ عزیز دلی وسعید ازلی ارادت وسعادت دستگاہ مرزا محمود شاہ
در حمایت ایزد منان بودہ بعافیت باشند بعد از ادعیہ خیر و برکت و ترقی عشق
مطالع نمایند کہ عریضہ شما مورخہ بست و ہشتم ماہ مبارک ذیقعد نزد فقیر رسید از مطالعہ
او بسا خوشنودی حاصل گردید کہ پروردگار عالم طبع شمارا برحل مسایل تصوف مائل
فرمود این مقام شکر است او تعالے در ذوق و شوق شما ترقی روزافزون عطا
فرماید پس در جواب اینکہ نماز بیخطرہ کی گردد نور چشم من باید فہمید وقتیکہ غیر باللہ
از دل سالک محو شود و در مشاہدہ حق مستغرق باشند چنانکہ در ذکر خیر حضرت امام
زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز مرقوم است کہ باری باری در نماز بپائے
مبارک امام موصوف پیچید مگر ایشان را خبر نہ شد پس باید دانست کہ اگر خطرہ
مزاحم حضور است سردار خطرہ است و اگر خطرہ از عین حق بیند نماز بیخطرہ گردد ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ عزیز از جان جامع محاسن انسان سعادت و نجابت دستگاہ مرزا
محمود شاہ در حرم حریم حفاظت کریم باشند از جانب فقیر بعد دعا دارین کہ رابطہ طیبین
نصیب آن ذی نصیب گرداناد مطالع نمایند کہ عریضہ آن عزیز از جان در استفسار
این معنے کہ طالب فانی گردد یا مطلوب دوم آنکہ انبیاء سابق علیہ السلام را معرفت
نصیب بود یا نہ بمطالع فقیر گذشت نور چشم من باید فہمید کہ نہ طالب فانی میشود نہ مطلوب
بلکہ وہم دوئی از میان برخیزد و خود را تعین لا تعین بیند والا آن کما کان است
بدوست خواب ہے دوم یعنے معرفت نزد درویشان عبارت است از شناخت
ذات و صفات الہی در صور تفاصیل احوال و حوادث در ازل پس این کمال
است و انبیاء کہ اکمل افراد انسان و افضل ترین بندگان اند چگونہ بمعرفت

لاکن در معرفت الٰہی ہم تفاوت است چنانچہ پروردگار عالم میفرماید - تلک
الرسل فضلنا بعضهم علی بعض - و دیگر جا ہم در قرآن حمید ہمون نوع فرموده در
احوال حضرت پیغمبر ما علیه السلام إن الله معنا نیز تفاوت بیان فرموده و نیز شریعت پیغمبر ما
صلوة الله علیه جامع تشبیه و تنزیه است بخلاف شریعت انبیائے سابق که رو بیک
سمت داشت درین ہم کمال معرفت بود و نیز از زبان فیض ترجمان حضرت فخر
جہان صاحب رحمة الله علیه شنیده ام که شهود ذات انبیائے سابق را کم بود بخلاف
حضرت سرور انبیاء صلی الله علیه وآله وسلم که شهود ذات آن جناب را بیشتر بود فقط
پس باید که مدام بلاناغه بعد از نصف شب بیدار شده وضو کرده اول دو رکعت
تحیة الوضو ادا نموده بعده ازان نماز تهجد ادا کرده بجائے محفوظ نشسته تا وقت
نماز صبح در ذکر جهر مشغول باشند که طریقه خاندان فقیر ہست و نیز در ذکر باری تعالے
فوائد ہا بسیار اند دینی و دنیوی و نیز فضیلت ذکر جهر حضرات مشائخ علیه الرحمة چنین
فرموده اند که ذکر جهر نشان ایمان و بیزاری شیطان و پناه از نار دوزخ و ہم در حدیث است
که فاضل ترین از بندگان نزد حق تعالے عز اسمه کسے است که او را بسیار یاد کند و ہم الله
تعالے میفرماید که من با بنده خویشم چون مرا یاد کند و لبہائے خود در ذکر من بجنباند
و نیز در خبر است که ذکر کردن باری تعالے در شبانگاه تا بامداد فاضل تر است از
تیغ زدن در راه خدا زیاده الدعا ۞

بسم الله الرحمن الرحیم - محب الفقرا انیس الصلحا طالب المولے حضرت امیر صاحب والا منزلت
عالی مرتبت همواره نصرت و اقبال و اجلال یار و توفیق حسنات مددگار باد + پس از تبلیغ
ہدیه دعا که بهترین تحائف درویشان است مکشوف ضمیر عدالت تنویر باد الحمد لله والمنت که
این فقیر پر تقصیر تا هنگام تحریر در قید حیات است و صحت درین ذات فیض آیات از درگاه
قاضی الحاجات مدام مستدعی می ماند صحیفه کریمه و نمیقه عظیمیه آن عالی نسب والا حسب مشرف
گردید + بیت دولت تازه باد و دولت جوان + تو بادی جهان را جهان پهلوان + بلندیت
بادا چو چرخ کبود + که چرخ از بلندی نیاید فرود + ہانا حسن ظن آن عالیجاہ که به نسبت

وقر است مگر قول بزرگی مصداق حال حقیر است ؎ بہ ازین کس اندر جہان عیب من ؛ نہ داند بجز عالم الغیب من ؛ مگر چون در دعائے برائے طالع ہم اجازت است از دعا بازنشی مانم مرا از دعائے اخلاص غافل تصور نہ فرمایند ؛ دعا کاید از راہ آلودگی ؛ نیاید مگر مغز پالودگی ؛ چو صافی بود مرد مقصود خواہ ؛ دعا زود باید بمقصود راہ ؛ پس برطبق ایمائے عطوفت انتہائے این چند اشعار شیخ علیہ الرحمۃ برائے مطالع آن کامران و کامگار در تحریر می آرم۔

اشعار

چون خداوندت بزرگی داد و حکم　　خوردہ از خوردان و مسکین درگزار
چون زبردستیت بہ بخشد آسمان　　زیردستان را ہمیشہ نیک دار
عذرخواہان را خطاکاری بہ بخش　　زینہاری را بجان دہ زینہار
کام مسکینان و درویشان برآر　　تا ہمہ کامت برآرد کردگار
باغریبان لطف بے اندازہ کن　　تا برندت نام نیکے در دیار
از دل خستگان پرہیز کن　　از دعائے مردم پرہیزگار
مشو ایمن ز آہ مظلومان بہ صبح　　سخت گیر و ظالمان را در حصار
با بدان بد باش با نیکان نکو ؛　　جائے گل گل باش جائے خار خار

زیادہ ازین تحریر را بہ تکلیف دانستہ بر دعائے ختم میکنم ؛ بیت۔ ہمین سعادت و توفیق بر مزیدت باد ؛ کہ حق گزاری و ناحق کسے نیازاری ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من فرید۔ یغبت اھداء السلام والتحیۃ۔ قلادہ بالخدمۃ البھیۃ۔ والحضرۃ الصفیۃ۔ والندوۃ النقیۃ۔ مولانا نظام الدین المتخلص بالعشق اذاقکم اللہ حلاوۃ الطریقۃ العلیۃ۔ وثبت قلوبکم علی المحبۃ السویۃ۔ قد صدر الی نمیقتکم السنیۃ۔ فاحمد اللہ علی اجراء اللطیفۃ القلبیۃ العلیۃ۔ وحصل لی بہ المسرۃ المزیۃ۔ بحیث لا یتصور الزیادۃ علیہ ولو زیادۃ دنیۃ۔ لا فزادکم اللہ شوقا الی ملاقاتہ الزکیۃ۔ وما فھمتم من امور خفیۃ۔

ستنکشف علیکم بمکاشفۃ بھیّۃ - وتصور و نی عند کم قریبا بتصور نقیۃ المتقین ان تجد فی المراقبۃ - فمن وجد وجد بجدہ الجادۃ والسلام وھو احسن المرام

تمت

قصیدہ

حبیب پاک [illegible]انی معین الدین اجمیری
زہے مقبول سبحانی معین الدین اجمیری

بصورت یوسف ثانی بہ سیرت شاہ مردانی
مجسم خلق رحمانی معین الدین اجمیری

ظہور خاص ربانی بری از شر نفسانی
طبیب مرض روحانی معین الدین اجمیری

ہزاران خادمان تو ولی غوث ابدالان
تو بیشک قطب ربانی معین الدین اجمیری

طفیل مقدم پاکی درین اقلیم ہندوستان
شدہ روشن مسلمانی معین الدین اجمیری

بغیر از فضل تو راہے نمیابد کسے ہرگز
توئی ہادی حقانی معین الدین اجمیری

مراد ہر کہ میخواہد زدربار تو می یابد
سزد بر تو جہانبانی معین الدین اجمیری

مقدس ذات پاکت را کنم چندان ثنا خوانی
تو برتر از ثنا خوانی معین الدین اجمیری

وسیلہ خود بجز ذاتت نمیدارم مدد شاہا
شوم دور از پریشانی معین الدین اجمیری

تصدق خواجگان چشت اگر این احمد اختر را
سگ درگاہ گردانی معین الدین اجمیری

چنان بر خویشتن بالد بصنع خویش در گزرد
بہ فخر ظل سبحانی معین الدین اجمیدی

واضح ہو کہ کتب مناقب فریدی ہر دو جلد و سفر نامہ فریدی و تذکرۃ الفقرا اور رسالہ سادہ جار تذکرہ فقرائے ہنود - تحفہ بیدک - کلید حکمت - رسالہ کبوتر بازی - اصول الرمل - نقش آسمانی - و قرابادین فریدک ہر سہ حصہ - اکسیر الصبیان حصہ دوم و حصہ سوم - کتبخانہ مسٹر بہوانی پرشاد و گردہر لال دریبہ کلان شہر دہلی سے مل سکتی ہین -

کتب قابل دید ناظرین کتبخانہ رائے بہوانی پرشاد و گردہاری لال دریبہ کلان دہلی سے ملسکتی ہین جنکے ترجمے اور حقوق محفوظ ہین

سوانح شیطان - یہہ دلچسپ لپسندیدہ دلکش سوانح نہ کبھی لکھا گیا اور نہ لکھا جاسکتا ہے نہ آیندہ لکھا جائیگا - اس مین شیطان کے آباواجداد - خاندان پیدائش تعلیم - ترتیب - ربانی کالج مین تعلیم پانا - درجہ بدرجہ ترقی کرکے معلم الملکوت بننا - معتوب ہونا - حوا کو بہکانا - سانپ بننا حضرت آدم کو ہمراہ لیکر بہشت سے نکلنا پیغمبرون کے مقابلہ مین شیطانی کارگزاریان - پنڈتون - پادریون مولویون کے ساتہہ جوکچہہ شیطان نے برتاو کیا - یا انہون نے شیطان کا ناک مین دم کیا اسکی مفصل کیفیت شیطان کا معزول ہونا - پہر موت اور اسکی قبر کا پتہ وغیرہ - مصنفہ رائے بہوانی پرشاد صاحب بیارگو - قیمت ۸/

مرقعہ دلپذیر - دہلی کے قلعہ معلی کی بیگمات کے حالات مع تصاویر مین - چہاپہ صاف اور کاغذ ولایتی ہے - ۸/

قرابادین ویدک حصہ سوم - اسکو حصہ اول دوم کی کلید کہا جائے تو بجا ہوگا - کیونکہ الفاظ سخت اور اشتباہ کے ہیں ہندی کی گل ... حل کردیئے ہین اسکے مجربات کا حال اسکے نسخونکے استعمال سے معلوم ہوگا - ۱۲/

قرابادین سلطانی - اسمین وہ نسخے درج ہین جو حکیم چہجے صاحب نے قلعہ معلی کی شہزادون کیلئے تجویز کئے تہے اور جن کا مرزا احمد اختر صاحب مولف کتاب ہذا بارہا تجربہ کرچکے ہین اور اسکی صداقت کے واسطے تحریر کرنا اسیقدر کافی ہے کہ تیسری مرتبہ طبع ہوئی ہے - ۳/

ام الصبیان - اسمین بچون کی پرورش اور تربیت کے عمدہ طریقہ اور اونکے مرضون کے علاج بیان کئے گئے ہین - ۳/

تحفہ ویدک - اس کتاب کو دو فنون اور ایک تتمہ پر تقسیم کیا ہے فن اول کلیات ویدک دوسرا معالجات ویدک تتمہ مین ترکیب کشتہا و نسخہ مجربہ و اوزان ویدک وغیرہ ہین - اور دوا کے استعمال کے اوقات بہی مندرج ہین - ۴/

تشریح الوری - ترجمہ تشریح منصوری با تصویر - اس کتاب مین انسان کے رگ و پٹہونکا باتشریح بیان ہے اور ہر ایک رگ کی جگہہ بہی دکہائی گئی ہے - مترجمہ منشی محمد فضل حق صاحب تمکین دہلوی - ۴/

طب مظہری - ترجمہ طب یوسفی - اس مین علاج ہر مرض کا اور ہر مرض کی شناخت بخوبی بیان کی گئی ہے - مترجمہ منشی محمد فضل حق صاحب تمکین دہلوی - قیمت ۱۸/

مجربات ہندی - ہر مرض کا علاج روحانی و جسمانی دونون طریقوں سے بتایا گیا ہے اول ہر مرض کے علاج کے واسطے - تعویذ اور نقش لکہے ہین اور پہر اوسی مرض کے لئے نسخہ جات مجربہ درج کئے گئے ہین - ۲/

کلید الحکمۃ - یہ رسالہ نبض ہے نبض کے دیکہنے کی ترکیب یونانی اور بیدک دونون طریقون سے اس مین درج ہے - ۲/

گلدستہ حکایات - اسمین قصہ ہائے دلچسپ فسانہ ہائے عجیب و غریب ایک سے ایک اعلےٰ قابل درج ہین - مصنفہ منشی جہمن لال صاحب تحمیل - ۸/

پہولوالونکی سیر - اس کتاب مین پہولوالونکی سیر کا بیان ہے کہ اسکی ابتدا کب سے ہوئی اور کیا کیفیت آئی ہے اور دہلی کے باشندے کس ذوق و شوق سے جاتے ہین اور ہر سال کتنے بڑے نواب بنتے ہین - ۶/

مشکل کشا ۔ ترجیع بند جسکی

قیمت ۴ر

دردناک نظم کی ایک جہان تعریف کرتا ہے اسمین قوم کی ردی حالت کا ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ جس سے قوم ننگ عالم ہو رہی ہے ۔ ممکن ہے کہ مشکلکشا پڑھا جاوے اور مشکل آسان نہو ہی تو اعجاز اس مین بہت بڑا ہے مگر عمل شرط ہے ۔

انصاف ۔ مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا با محاورہ اُردو ترجمہ یہ حقیقت مین انصاف ہے بہت ہی روشن دلیلون سے مقلدون غیر مقلدون کی متنازعہ فیہ باتونکا فیصلہ ہے ۔

۶ر

انشائے حیرت ۔ عجیب انشا ہے جو آج تک تیار نہین ہوئی مدینہ طرز ہے ۔ اسمین تین قسم کے رقعہ ہین ۔ اول معزز باپ کے پچاس خط بیٹے کے نام ہین جس مین بچونکی طرز معاشرت کی اصلاح ہے نادر چھوٹے چھوٹے جملون مین ہکار اور مقلدانِ فرنگ کے پر مغز قولون کو اور تہذیب آمیز نصیحتون کو ادا کیا ہے جو بچون کی حالت درست کرنیکے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ دوسرا حصہ اس انشا کا وہ ہے جس مین ملازمون نے و بعضونکو خط بھیجے ہین

۴ر

اسمین اُن باتون کی اصلاح ہے جنپر مہذب دنیا کے نوجوان تاسف کرتے ہین ۔ تیسرے حصہ مین ماستا بھری ان کے خطوط پیاری بیٹی کے نام ہین ان خطون مین عورتون کے خراب عقاید اور بیہودہ خیالات کی اصلاح ہے بعد مین متفرقات خطوط ان ہی مضامین کے ہین جو اوپر بیان ہوئے ۔

قیمت ۶ر

دیوان محک الامتحان کاؤنی المعروف بہ برہم گیان جتاونی

اس کاؤنی کے دو حصہ ہین اور لالہ جنامل صاحب نے بجواب کاؤنی بنارسی تصنیف فرمایا ہے جس مین عمدہ عمدہ خیالات اور اچھے اچھے عربی اُردو فارسی ۔ ہندی مشکل مشکل یعنے دو حرفی سہ حرفی و الفاظ غیر منقوط جنکا شعر و مصرعہ لطف کلام سے خالی نہین ہے درج ہین ۔

نصف حصہ ۲ر

رسالہ کبوتربازی ۔ اسمین کبوتربازی کی ابتدا پہچاننا رنگونکا بیان ۔ مرض اور علاج ۔ مزاج کبوتر سے واقفیت ۔ اڑانا ۔ سدھانا ۔ کھلانا وغیرہ وغیرہ اس خوبی سے لکھا گیا ہے جو تحریر مین نہین آسکتا ۔ آخر مین بلبل ۔ طوطا ۔ پدڑی بٹیر وغیرہ جانورونکا کھیل بھی درج ہے ۔

۳ر

مشکوٰۃ الانوار ترجمہ کتاب **لتسہیل مشارق الانوار** کی نسخہ مع ترجمہ **تحفۃ الاخبار** تصنیفات [illegible]

قلوب کے کلید مطالب مطلوب ہے مولانا عبد الغفور صاحب نے اس سلسلہ سے ترتیب دیا ہے ۔ کہ اسکے مطالب کی تلاش مین کوئی دقت واقع نہین ہوتی ۔ شایقین یہ خوبی اور ترتیب کبھی مشارق الانوار مین جو ابتک مختلف مطابعون مین طبع ہوتی رہی ہین نہ دیکھینگے ۔ طالبان و عاشقان حدیث کہ ہر مین اور ہر ایک اس دولت لازوال کے حاصل کرنے مین دل کہو لکر دست تمنا بڑھائین ۔

قیمت ۶ر

گلشن شہرت معروف بہ آئینہ مسمریزم اول حصہ

اس مین مسمریزم کے اصل حالات مع تصاویر درج ہین ۔ کاغذ ولایتی خوشخط ۔ چھاپہ صاف ۔

۱۰ر

مسدس حیرت اول مع مقدمہ بجواب مسدس حالی ۔

۱۰ر

مسدس حیرت ۔ سوم حصہ

اس مین ایک نئی بات اور یہ ہے کہ اول مولانا حالی صاحب کا ایک بند نقل کیا ہے بعد اسکی [illegible]

۶ر

[illegible]

[illegible]

۲ر